

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, January 23, 2007

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty minutes past four in the evening with Mr. Acting Chairman (Mir Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یسبح للہ ما فی السّمٰوٰت وما فی الارض لہ الملک ولہ الحمد و هو علی کل شیء قَدِیر۔
هو الذی خلقکم فمنکم کافر ومنکم مومن واللہ بما تعملون بصیر۔ خلق السّمٰوٰت
والارض بالحق وصورکم فاحسن صورکم و الیہ المصیر۔ یعلم ما فی السّمٰوٰت
والارض و یعلم ما تسرون وما تعلنون واللہ علیم بذات الصدور۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ جو مخلوقات
آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتی ہے اسی کی حکومت ہے اور اسی کی تعریف
ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اسی نے تو تمہیں پیدا کیا ہے پھر کوئی تم میں سے کافر ہے اور
کوئی مومن اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ دیکھ رہا ہے۔ اسی نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, January 23, 2007

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty minutes past four in the evening with Mr. Acting Chairman (Mir Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یسبح للہ ما فی السّمٰوٰت وما فی الارض لہ الملک ولہ الحمد و هو علی کل شیء قَدِیر۔
هو الذی خلقکم فمنکم کافر ومنکم مومن واللہ بما تعملون بصیر۔ خلق السّمٰوٰت
والارض بالحق وصورکم فاحسن صورکم و الیہ المصیر۔ یعلم ما فی السّمٰوٰت
والارض و یعلم ما تسرون وما تعلنون واللہ علیم بذات الصدور۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ جو مخلوقات
آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتی ہے اسی کی حکومت ہے اور اسی کی تعریف
ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اسی نے تو تمہیں پیدا کیا ہے پھر کوئی تم میں سے کافر ہے اور
کوئی مومن اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ دیکھ رہا ہے۔ اسی نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر

بنایا ہے اور تمہاری صورت بنائی، پھر تمہاری صورتیں ابھی بنائیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ جانتا ہے جو تم پھپھاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور اللہ ہی سینوں کے بھید جانتا ہے۔

سورة تغابن آیات ۱ تا ۴

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Acting Chairman: Now, we take up questions.

عمر ایوب صاحب تشریف نہیں رکھتے اس لیے ان کا انتظار کر لیتے ہیں اور دوستوں کی اجازت سے اگلا سوال لے لیتے ہیں، سوال نمبر 92

92. *Dr. Muhammad Ismail Buledi: (Notice received on 28-11-2006 at 14:53 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the number of officers promoted from grade 19 to 20 and from grade 20 to 21 during the last five years with province wise break up?

Minister Incharge of the Establishment Division: Establishment Division is administering the following Groups:

- (1) Secretariat Group
- (2) District Management Group
- (3) Police Service of Pakistan

In all 262 officers were promoted from BS-19 to BS-20 and 154 officers from BS-20 to BS-21. The year wise and Province/Region wise breakup of these officers is at Annexure-‘A’.

Annex-A

STATEMENT SHOWING NUMBER OF OFFICERS PROMOTED DURING THE LAST FIVE YEARS

FROM BS-19 TO BS-20							
S. NO	NAME OF PROVINCE/ REGION	2001	2002	2003	2004	2005	Total
1	Punjab	32	18	42	37	29	158
2	Sindh – R	02	05	05	02	06	20

3	Sindh - U	02	01	02	05	05	15
4	NWFP	12	07	09	06	08	42
5	Balochistan	02	01	03	04	04	14
6	FATA	04	-	-	02	01	07
7	NORTHERN AREAS	-	-	02	02	-	04
8	AJK	01	-	-	01	-	02
	TOTAL	55	32	63	59	53	262

FROM BS-20 TO BS-21

S. NO	NAME OF PROVINCE/ REGION	2001	2002	2003	2004	2005	Total
1	Punjab	07	36	25	17	15	100
2	Sindh - R	01	04	02	02	05	14
3.	Sindh - U	-	01	03	-	04	08
4	NWFP	03	07	01	03	06	20
5	Balochistan	01	-	-	-	02	03
6	FATA	01	01	-	-	-	02
7	Northeren Areas	-	01	-	-	-	01
8	AJK	-	01	02	02	01	06
	TOTAL	13	51	33	24	33	154

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، جناب والا! میرا سوال تھا کہ Grade 19 to

20 and 20 to 21 میں آنے والے افسروں کی تعداد صوبہ وار بیان کی جائے۔ اس میں تین

گروہیں District Management Group, Secretariat Group and Police Service of

Pakistan ہیں۔ اس میں آپ دکھیں کہ 262 افسروں میں سے بلوچستان کے 14 ہیں، شمالی علاقہ

جات کے 4 ہیں، قانا کے 2 ہیں اور سرحد کے 42 ہیں۔ اسی طرح آگے دکھیں تو جو Grade 20

to 21 کی figure ہے اس میں بلوچستان کے صرف 3 افسر ہیں۔ جناب چیئرمین! بلوچستان،

پاکستان کا چھوٹا صوبہ ہے، وہاں یہ تعداد ہے اور ان تین میں سے بھی پتا نہیں ہے کہ یہ افسران

بلوچستان کے ہیں یا انہوں نے بلوچستان کا صرف domicile لیا ہوا ہے۔ میں وزیر صاحب سے

یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان میں current issue میں لوگ اس کو محسوس کر رہے ہیں کہ ہر

field میں ہمیں نظر انداز کیا جا رہا ہے اور یہ بات اب بین الاقوامی سطح پر بھی کی جا رہی ہے کہ

بلوچستان کو ہر میدان میں نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ Grade 20 to 21 and 21 to 22 میں ہماری نمائندگی نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس کا ازالہ کب کریں گے۔ اس مسئلے کو آپ کسی کمیٹی کو refer کریں اور ہمارے ساتھ meeting کریں کہ جو افسران بلوچستان کے promote ہوئے ہیں کیا وہ originally بلوچستان کے ہیں اور اس کے علاوہ ہمارا کوئی بھی مکمل نہیں ہے۔ بلوچستان کو چھوٹے صوبے کی حیثیت سے مزید accommodate کرنا چاہیے تاکہ اس کا احساس کمتری دور ہو سکے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شیر انگن نیازی صاحب۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی (وفاقی وزیر پرانے پارلیمانی امور)، جناب چیئرمین! یہ Rules of Business جو ہیں یا جو اس کا special Rule 73 ہے یا جو اس کا Act ہے، Services Act 73، Services Rule 73 ہیں۔ اس کے بعد صورت حال یہ ہے کہ higher cadres ہیں اور 17 cadre پر جا کر یہ Superior Services کے امتحانات ہوتے ہیں یا Federal Public Service Commission merit-wise category کی علیحدہ علیحدہ سے وہ recruit ہوتے ہیں، ان کے نمبر ہیں اور census کی بنیاد پر ہیں، یہ آپ کو بھی پتا ہے اور سب کو پتا ہے۔ اس مرتبہ دو فیصد کوٹا بڑھا دیا گیا ہے پہلے سے ایک فیصد پنجاب سے کاٹ کر۔ یہاں جب یہ آتے ہیں 19، 20 grade میں اور 20 سے 21 grade تک تو یہ Federal Government Servants تمام Public Service Commission of Pakistan کی qualification دیکھتا ہے، quantification ایک لفظ استعمال ہوتا ہے کہ number 75 سے above اگر اس کے aggregate ہوں گے تو he will be considered for promotion اور اس کی inquiries دیکھی جاتی ہیں، اس کی efficiency دیکھی جاتی ہے۔ پھر یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ ڈپٹی سیکرٹری کتنا عرصہ رہا ہے۔ حالانکہ یہ تین cadres ہیں، ان میں بھی مختلف ہیں، ایک سیکرٹریٹ ہے، ایک general cadre ہے اور ایک District Management and Police ہے۔ اس میں مختلف طریقے سے ان کو جانچا جاتا ہے کہ کیا انہوں نے academies میں training لی ہے اور کوئی services کی ہیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، رضا صاحب! پہلے وہ بات کر لیں پھر آگے بڑھتے ہیں۔
 نیازی صاحب کو سن لیا کریں پھر ہم آگے بڑھیں گے۔ ایک منٹ ان کو جواب دینے دیں۔
 ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، یہ Federal Public Service Commission کا کام ہے۔ جس ratio سے quota مقرر ہے اس طریقہ کار سے recruit ہوتے ہیں اور upgradation ہوتی ہے through Public Service Commission and finally the Prime Minister accepts it, then it is notified. تو اس میں کسی قسم کا ان کو نقصان نہیں ہے۔ یہ جو بلیدی صاحب کہہ رہے تھے، فرما رہے تھے کہ ہمیں دکھایا جائے، ان کو نہیں دکھایا جاسکتا۔ یہ قانون میں کہیں نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ایک گزارش ہے۔ آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔
 میں ہاؤس کو تھوڑا confidence میں لے لیتا ہوں۔ ڈاکٹر مالک صاحب، ڈاکٹر اسماعیل بلیدی صاحب، رضا صاحب، میڈم پری گل صاحبہ، سب نے ہاتھ اٹھایا، بلوچستان سے تعلق ہے آپ کا بھی اور میرا بھی۔ پچھلے دنوں Special Committee constitute کی گئی تھی ایس ایم ظفر صاحب کی سرکردگی میں۔ یہ ساری چیزیں اس میں آرہی ہیں اور مجھے یہ بات کہنی پڑ رہی ہے کہ ڈاکٹر شیر انگن نیازی نے بھی support کیا تھا اس وقت کہ اگر کہیں بھی زیادتی ہو رہی ہے تو جس کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہوگی میں اس کا ساتھ دوں گا۔ کل اس کی میٹنگ ہے۔ اس میں نیازی صاحب بھی ہوں گے۔ آپ سارے اراکین please come and attend that meeting. یہ میٹنگ کل ہو رہی ہے ایس ایم ظفر صاحب کی صدارت میں۔ یہ Special Committee constitute ہونی تھی۔ کل اس کا اجلاس ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، ہمیں اس میں شامل کریں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، نہیں، شامل ایسے نہ کریں کہ he orders and it

should be included. Under what rule?

(مداخلت)

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، جناب! ہم اپنا حق مانگتے ہیں کوئی بھیک نہیں مانگتے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اسماعیل بلیدی صاحب! سنئے۔ یہ جذباتی بنا رہے ہیں آپ کو اور آپ جذباتی بن رہے ہیں۔ Game تو کل ہوگی ایس ایم ظفر صاحب کے سامنے۔ ادھر ہم نے اپنا case جیتنا ہے۔ آپ ادھر کیوں اپنی energy ضائع کر رہے ہیں۔

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، تو پھر وزیر صاحب کو سمجھائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، انہوں نے آپ کو off track کر دیا ہے اسی طرح جس طرح Europeans hockey میں پاکستان کو چکر دے کر ہرا دیتے ہیں۔ آپ ایسی غلطی نہ کریں۔ کل آپ ایس ایم ظفر صاحب کی میزنگ میں آجائیں۔ نیازی صاحب خود ہوں گے اس میں۔

ڈاکٹر شیر افغن خان نیازی، ایسے کیسے آجائیں۔ We will not allow him.

Mr. Acting Chairman: If S. M. Zafar sahib invites him then.

ڈاکٹر شیر افغن خان نیازی، میں ex-officio member ہوں، میں object کرتا ہوں۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: All the members, I think, S. M. Zafar sahib

نے ساروں کو کہنا ہے، جو بھی اس میں تھے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Sir, I am an ex-officio member, Minister in charge, therefore, I can object to it.

Mr. Acting Chairman: You can't object in the House.

نیازی صاحب آپ ادھر بے شک object کریں۔

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the Opposition): Mr. Chairman, he is insulting the Chair by mean that he will not allow him. Sir, allowing somebody to come and he is saying that he would not allow him.

جناب قائم مقام چیئرمین، ایس ایم ظفر صاحب نے invite کر دینا ہے اور نیازی صاحب بھی سنیں گے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، رضا صاحب کیا ممبر ہیں؟ Why is he advocating him.

Senator Mian Raza Rabbani: I am advocating for the Chair.

جناب قائم مقام چیئرمین، نیازی صاحب آپ مزے نہ لیں۔ نیازی صاحب آپ مزے لیتے ہیں سب کو بھیز کر۔ یہ جوانی والی باتیں ابھی بھی کر رہے ہیں۔
(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: S. M. Zafar sahib is the Chairman of the Committee and I know he is going to invite all of you.

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، نیازی صاحب آپ تشریف رکھیں۔ آپ بیٹھ جائیں جناب۔ 2007 الیکشن کا سال ہے اس میں بہت کچھ لگنے لگا ہے ہم سب کو۔ کل ایس ایم ظفر صاحب جو کمیٹی کے چیئرمین ہیں آپ کو let down نہیں کریں گے۔ آگے بڑھیں questions بہت زیادہ ہیں۔ کچھ اراکین نے بھی کہا ہے کہ جلدی کریں کیونکہ انہوں نے مجلس میں بھی جانا ہوتا ہے۔ یہ بھی ان کی درخواست ہے۔ میری بات سنیں نیازی صاحب آپ کو off track کر دیتے ہیں اور آپ off track ہو جاتے ہیں۔ کاش آپ 1971ء میں جنرل نیازی کی جگہ ہوتے دھاکا میں تو آپ زیادہ اچھاڑتے۔ جی رحیم مند و خیل صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مند و خیل، جناب والا! اسی مسئلے پر سپیشل کمیٹی بنی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی بالکل you are right.

سینیئر عبدالرحیم خان مندوخیل ، اس کمیٹی کے چیئرمین ایس ایم ظفر صاحب ہیں۔ لہذا اس میں اس ہاؤس کے تمام ممبران کا حق ہے کہ وہ سپیشل کمیٹی میں بات کریں۔
 جناب قائم مقام چیئرمین ، وہ بالکل ہوگا۔ آپ بے فکر ہو جائیں۔ نیازی صاحب کی بات سنیں۔ کل ان کو سن لیں۔
 سینیئر عبدالرحیم خان مندوخیل ، جناب والا! نیازی صاحب کو ذرا سنبھال کر رکھیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین ، میڈم پری گل صاحبہ۔
 (مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین ، آپ کو کیا مشکل ہو رہی ہے۔
 سینیئر احمد علی ، جناب والا! مجھے مشکل یہ ہو رہی ہے کہ تین دن سے میں دیکھ رہا ہوں کہ دس questions محمد طلحہ ، دس questions محمد بلیدی آخر کسی اور کے سوال ہوتے ہی نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین ، آپ تو لکھنا ہی بھول جاتے ہیں۔ آپ کمیٹی کی میٹنگ attend کرتے ہیں۔ P.M. سے ملتے ہیں واپس چلے جاتے ہیں۔ سوال کرتے ہی نہیں ہیں۔
 سینیئر احمد علی ، جناب والا! اس کا پتا کریں یہ کوئی مسئلہ ہے ایسے نہیں ہو سکتا۔
 جناب قائم مقام چیئرمین ، آپ فائلیں تو دکھیں ، سوال کرنے والے صرف یہ دو سینیئر ہیں۔

سینیئر احمد علی ، نہیں جناب والا! سب سوال کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین ، میڈم پری گل۔

سینیئر آغا پری گل ، جناب والا! پہلی بات تو یہ ہے کہ جب بلوچستان سے متعلق کمیٹی کا اجلاس ہے تو اس میں بلوچستان کے سینیٹروں کو ضرور شامل کریں۔
 جناب قائم مقام چیئرمین ، بالکل۔

سینیئر آغا پری گل، بالکل سب آئیں اچھی بات ہے۔ کم از کم ان کا مسئلہ ہے کمیٹی میں وہ مسئلہ حل ہونا چاہیے۔ مگر نیازی صاحب دل بڑا کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، بہت بڑا دل ہے ان کا۔ دل کا اپریشن کروا کے آئے ہیں۔ چوبیس لاکھ خرچ کر کے آئے ہیں۔ اگر چار پانچ بلوچستان کے لوگ آجائیں گے تو کیا پرابلم ہو جائے گا۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ نیازی صاحب کو چاہیے کہ تمام بلوچستان کے سینیٹروں کو بلائیں۔ دوسری بات، جس طرح بلیدی صاحب نے پوچھا ہے کہ بلوچستان کے کتنے لوگ، کیا ہیں، کون سے گریڈ میں ہیں؟ اس کے جواب میں انہوں نے ایسے ہی تنکے سے تھوڑا بہت بتا دیا ہے۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب بلوچستان سے 20، 21 اور 22 گریڈ کے لوگوں کا وہاں ہے یہاں اسلام آباد میں تبادلہ ہوتا ہے تو یہاں پر ان کو نہ سیکرٹری بنایا جاتا ہے، نہ ہی کوئی عہدہ دیا جاتا ہے بلکہ OSD بنا کر دوبارہ بلوچستان بھیج دیتے ہیں۔ یہ کتنی زیادتی ہے، اللہ جانے اس کا main Minister کون ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین، پرائم منسٹر کے حساب میں جاتے ہیں، Prime

Minister is running the office.

سینیئر آغا پری گل، بالکل، میں Prime Minister سے بھی یہ درخواست کرتی ہوں اور پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ بلوچستان سے 21، 22 گریڈ کے لوگ یہاں پر promote ہو کر آتے ہیں تو ان کو OSD بنا کر واپس بلوچستان بھیج دیا جاتا ہے، یہ کتنا بڑا ظلم ہے؟ پھر آپ لوگ کہتے ہیں کہ ہم بلوچستان کو کونا دے رہے ہیں، بلوچستان کو ترقی دے رہے ہیں۔

(مداخلت)

سینیئر آغا پری گل، احمد علی صاحب! آرام سے بیٹھیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، احمد علی صاحب! خیال سے بیٹھیے گا، آپ میڈم کے

آگے ہیں۔ Women Protection Act کے بعد آپ لوگ خیال سے رہیں۔

سینیئر آغا پری گل، جب بھی ہم لوگ اپنے صوبے کی بات کرتے ہیں تو یہ ضرور

تھوڑا سا مرج مصالحہ لگاتے ہیں، تیلی لگانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہنگامہ ہو۔ آپ بھی بولیں، ہم کتنی خاموشی سے آپ کے سندھ کے مسئلے سنتے ہیں، ایم کیو ایم کی باتیں سنتے ہیں، بس ٹھیک ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ زیادتی کیوں ہوتی ہے؟ یہ بتایا جائے۔ ہمارے کافی لوگ OSD بن کر بلوچستان میں بیٹھے ہوئے ہیں، کتنا بڑا علم ہے؟ کیا منسٹر صاحب یہ بتا سکتے ہیں؟

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، بالکل بتا سکتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ میڈم۔۔۔

سینیٹر آغا پری گل، مگر صحیح بتانا ہے، اس طرح نہیں کہ یہاں، وہاں سے بتادیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی نیازی صاحب بڑے دل والے ہیں، بڑا جواب دیں گے۔

سینیٹر آغا پری گل، نیازی صاحب تو دل والے ہیں مگر یہ کہ question کا صحیح جواب ہو۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، صحیح ہو گا، آپ بے فکر رہیں۔

سینیٹر آغا پری گل، مگر نیازی صاحب تو یہاں سے، وہاں سے جمع کر کے بتا دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نیم میں ایک ہی تو all rounder رہ گئے ہیں، آپ اس

کو بھی نہیں پھوڑتے۔ اچھا اب سنیں، کل آرہے ہیں، اس میٹنگ میں۔۔۔

سینیٹر آغا پری گل، نہیں ابھی بتائیں، کل کی بات، کل ہو گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نیازی صاحب! ابھی بتائیں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، آپ بیٹھ جائیں تو میں بتا دیتا ہوں۔

سینیٹر آغا پری گل، میں بیٹھ گئی ہوں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، مہربانی، شکریہ۔ جناب چیئرمین! یہاں گراف بنا ہوا ہے،

بڑی آسانی سے we can look into it کیونکہ population کے حوالے سے civil services

میں CSS exam کے بعد induction کا نمبر بہت کم ہوتا ہے۔ جب upgradation ہوتی ہے 17 to above 22 تو اس میں بہت سے انٹیرس ایسے ہوتے ہیں جو سیکریٹری یا ایڈیشنل سیکریٹری تک پہنچتے، پہنچتے ریٹائر ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ان کی تعداد کم ہو جاتی ہے۔ انہوں نے پانچ سال کا پوچھا ہے، پانچ سال کا سیدھا سا گراف بنا ہوا ہے، میں ان کو بتا دیتا ہوں کہ BPS 19 سے BPS 20 تک Public Service Commission selection and promotion کرتا ہے اور ان کی promotion کی summary بناتا ہے تو اس کی approval Prime Minister دیتا ہے۔ بلوچستان کا یا صوبوں کا جو حق بنتا تھا، اس حوالے سے آپ گراف نمبر A دیکھ لیں کہ اس میں بلوچستان پہلے دو اور پھر ایک، یہ 5 years کا year wise ہے۔ پھر بلوچستان میں تین چار اور چودہ ہوئیں۔ اب اگر BPS 20 سے BPS 21 کے لیے دیکھیں تو بلوچستان میں پہلے سال ایک، اس کے بعد دو اور نوٹل تین اس حد تک پہنچے ہیں۔ میرے اپنے پارلیمانی امور کا he belongs to Balochistan. He is the only شیخ Acting Secretary in BPS 20...

Mr. Acting Chairman: He lived most of his life over here.

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب! یہاں پر میں ایک بات بتا دوں۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی ڈاکٹر مالک صاحب۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب والا! یہ بات سن لیں اس کے بعد جو مرضی

کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ بات سن لیں پھر جو مرضی ہے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، ہاں جو مرضی ہے۔ میں خود دو دفعہ پرائم منسٹر صاحب

کے پاس۔۔۔

(مداہلت)

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، دیکھیں بی بی! آپ نے کہا تھا۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نیازی صاحب! پلیز۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، مجھے بات کرنے دیں، اس کے بعد جو مرضی آئے کریں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ پوچھ رہے ہیں۔۔۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، میں صحیح جواب دے رہا ہوں۔ آپ گراف دکھیں، وہاں

بنے ہوئے ہیں۔ جناب چیئرمین! I went to Prime Minister twice...

جناب قائم مقام چیئرمین، یہ بات غور سے سن لیں، Prime Minister کے پاس twice گئے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، شیخ غضنفر جو Acting Secretary ہے اس کو آپ

regular بنائیں، یہ DMG group کے ہیں، یہ اس کا حق بنتا ہے۔۔۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، سنیں تو سہی، پلیز رضا صاحب! منسٹر صاحب کو سنیں تو

سہی۔ سنیں تو سہی I will help you out میں خود آپ کی مدد کروں گا۔ مہربانی کر کے سنیں۔ میری ایک گزارش ہے۔ سنیے مہربانی کر کے۔ جی میڈم پری گل۔

سینئر آغا پری گل، جناب! ہمارے بلوچستان کے اکیس اور بائیس گریڈ کے افسر بچپس، تیس سال نوکری کر کے یہاں پر ترقی پہ آتے ہیں۔ میں نے ان سے یہ پوچھا ہے کہ بجائے یہاں پر سیکریٹری لگانے کے آپ وائس OSD بنا کر بلوچستان بھیجتے ہیں۔۔۔۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، مجھے محترمہ ایک کا نام بتا دے جس کو او ایس ڈی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ ایک کا نام بتا دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میں تھوڑی اس چیز پر روشنی ڈالوں گا۔ مجھے personally بھی بہت سی چیزوں کا علم ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، ایک کا نام بتا دیں۔ ایک کا نام۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیراگلن خان نیازی، میں کہتا ہوں پارلیمانی افیئرز کا سیکریٹری۔۔۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، میڈم، مرتضیٰ صاحب، بیدی صاحب پلیر میری طرف بھی دیکھ لیں۔ سینیہ پلیر۔۔۔۔۔ میری طرف بھی دیکھ لیں یا کسی غاتون کو ادھر بٹھا دیں۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیراگلن خان نیازی، میں ان کو بتاتا ہوں کہ پارلیمانی امور کا سیکریٹری بلوچستان کا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اچھا۔ پلیر تشریف رکھیں۔

سینیئر آفا پری گل، جناب! یہ کہتے ہیں نام، تو میں نام بتاتی ہوں۔ دیکھیں جب میں سوال کرتی ہوں تو پوری اس کی تیاری کر کے سوال پوچھتی ہوں۔ جناب غیاث الدین کو او ایس ڈی بنا کر واپس بھیجا گیا۔ آفا نیز کو او ایس ڈی بنا کر واپس بھیجا۔ کیا بات کرتے ہو شیراگلن؟ ہم جب سوال کرتے ہیں تو پورا سوچ سمجھ کر سوال کرتے ہیں۔ ایسے نکلے میں نہیں اٹھتے ہیں۔

(مداخلت)

سینیئر کامران مرتضیٰ، ان سے جو نیئر اوپر چلے جاتے ہیں۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیراگلن خان نیازی، جناب والا! غیاث الدین وزارت تعلیم میں جنرل صاحب کے پاس ہیں۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ بک فاؤنڈیشن میں لگے ہیں۔

سینیئر آفا پری گل، ابھی چیئرمین لگایا ہے وہ بھی لڑائیاں کر کے۔ وہ پہلے او ایس ڈی بنا تھا۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، اگر چھوڑیں گے تو میرے پاس بھی بہت انفارمیشن

ہے۔

سینیئر کامران مرتضیٰ، جناب! اپنی انفارمیشن ان کو بتائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں۔ اندرون خانہ مجھے بھی بہت سی چیزیں پتا ہیں۔

جی ڈاکٹر مالک صاحب۔

سینیئر ڈاکٹر عبدالملک، جناب چیئرمین! میرے خیال میں ڈاکٹر صاحب بات کر رہے ہیں کہ اصلی ڈاکٹر کون اور نقلی ڈاکٹر کون ہے۔ میں اصلی ڈاکٹر ہوں اور پھر اصلی سیاستدان کون، نقلی سیاستدان کون، میں ایک چیز واضح کرنا چاہتا ہوں کہ فلور پر کم از کم ڈاکٹر صاحب facts کو یوں بھٹلایا نہ کریں۔ یوں اس طرح میرٹ کو رکھوایا جیسے پاکستان میں میرٹ کے علاوہ اور کوئی چیز ہی نہیں۔ یہ جتنے سی ایس ایس کی آپ بات کر رہے ہیں اس میں آپ مجھے بتائیں کہ یہاں ڈی ایم جی گروپ میں کتنے میجر، کرنل اور کیپٹن induct ہوئے ہیں، اس میں ان لوگوں کا کونا کہاں ہے؟ آیا آپ اس کو اس طرح رکھ رہے ہیں کہ واقعی پاکستان میں میرٹ کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب! اس طرح نہیں ہے۔ ہمیں پتا ہے ہم دس میجروں کے نام آپ کے سامنے لیں گے جنہوں نے سی ایس ایس نہیں کی ہے اور وہ اس وقت سیکریٹری یول پر ہیں نمبر ایک۔

نمبر دو جناب یہ ہے کہ آپ اس کو اس طرح کہہ رہے ہیں۔ ہم کہتے ہیں فرض کریں ایک آدمی کو بلوچستان میں کسی زمانے میں ہر صوبے میں ڈی ایم جی اور صوبائی ایک کونا تھا۔ گریڈ ۱۷ میں اگر ساٹھ فیصد پی سی ایس ہوگا تو چالیس فیصد ڈی ایم جی ہوگا۔ گریڈ ۱۸ میں پچاس فیصد ڈی ایم جی اور پچاس فیصد پی سی ایس ہوگا۔ اب تو جناب! یہاں تو پھوڑو بلوچستان میں بھی کل چار پانچ سیکریٹری ہیں جو بلوچستان کے ہیں۔ یہاں پر رولز کو بڑا سختی سے رکھا ہوا ہے کہ جی ہم میرٹ پر عمل کر رہے ہیں۔ بلوچستانیوں کو تو یہاں پر کسی کو آپ ----- دو تین نام ہم نے بھیجے ہیں، ایک کا نام دے دیں۔ ایک نام غیاث الدین جو بلوچستان کا سب سے زیادہ honest officer تھا اس کو آپ نے نیشنل بک فاؤنڈیشن میں لگایا ہے۔ میں آپ کو کئی بلوچستانیوں کے

نام دوں کا تو آیا جن لوگوں کو آپ یہاں بلاتے ہیں ان کو properly کوئی جگہ دی ہے یا شعبہ عمدہ جو بلوچستان سیکریٹریٹ کو treat کر رہا ہے، وہاں پر تو آپ نے ۱۸ گریڈ کے لوگوں کو لگایا ہوا ہے۔ یہاں پر تو مارو گولی جی اگر وہ شیر انگن صاحب کہتا ہے کہ میں غلط کہہ رہا ہوں تو میں اس کے ساتھ تفصیل کے لئے بیٹھ جاؤں گا۔ اب تو تمام -----

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، جلدی آگے بڑھیں ورنہ اسی question hour میں ہی پھنس کے رہ جائیں گے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب! جو خود مختار ادارے ہیں ان میں تمام نوکریاں ریٹائرڈ فوجیوں کو یا حاضر سروس فوجی ہیں، این ایچ اے میں خلائ کو لگانا ہے، خلائ جگہ خلائ کو لگانا ہے، خلائ جگہ خلائ کو لگانا ہے۔ باقی ہمارے لئے بچتا کیا ہے؟ سارے ریٹائرڈ جنرل ہیں یا ان کے رشتہ دار ہیں۔-----

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ۔ بیٹھیں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب والا! ان کے سوال کا جواب میں تھوڑا سا دینا چاہتا ہوں۔ Armed forces سے 10% quota شہید بھٹو نے مقرر کیا تھا he inducted the Army personnel in the Civil Government اور وہ بھی ابھی تک پورا نہیں ہے۔ یہ نیا سوال ڈال دیں کہ total civil services میں Armed Forces personnel کی کیا proportion ہے اور کتنے civil servants ہیں جو CSS exam سے آنے یا PCS سے promote ہو کر Federal Government میں آئے۔ یہ نیا سوال دے دیں۔

Mr. Acting Chairman: Thank you Niazi sahib. Memon sahib, you want to add to the knowledge of the House.

سینیٹر مختار احمد میمن، جناب چیئرمین! یہ بحث کافی دیر سے ہو رہی ہے اور اس پر کچھ committees بھی بیٹھی ہیں، میں چاہوں گا کہ ہمارے منسٹر صاحب اگر اس پورے subject کو study کرنے کے بعد جو اس میں بڑی مہارت بھی رکھتے ہیں، information بھی

ہے اور ان کا experience ہے، اگر اس پورے سلسلے میں یہ numbers کو دیکھیں تو 262 میں سے صرف 104 تین صوبے سے ہیں اور 158 ایک صوبے سے ہیں۔ پھر اگر ہم 20 اور 21 کو دیکھتے ہیں تو 100 ایک صوبے سے ہیں جبکہ 54 تین صوبوں سے ہیں۔ میرا یہ خیال ہے کہ اگر وہ صرف یہ statement دیں کہ ان دونوں 19 اور 20 اور 20 سے 21 میں کوئی ایسے promotable لوگ تینوں صوبوں سے نہیں تھے تو میرے خیال میں یہ واضح ہو جائے گا کہ ایسی کوئی چیز نہیں ہوئی ہے کہ جس میں تین صوبوں کو روکا گیا ہے۔ اگر یہ statement واضح طور پر ایسی یہ floor پر کر دیں کہ promotable لوگ نہیں تھے اور نہ ہیں، اس وجہ سے وہ ان numbers میں نہیں ہیں۔ کیا یہ statement کر سکتے ہیں، اگر آج نہیں کر سکتے تو یہ کمیٹی کل ملنے والی ہے، ان کے سامنے یہ پیش کر دیں تاکہ یہ شک و شبہ جو کہ federation کو کمزور کر رہا ہے وہ نہ ہو۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نیازی صاحب اس کا final جواب دے دیں۔ کل پھر دیکھ لیں گے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I do solemnly swear that under what the statement have been given is true, to my knowledge in a way that whosoever was to be promoted, according to merit by the Federal Public Service Commission duly recommended, approved by Prime Minister, no discrepancy has happened. It has been done rightly, those who were to be promoted, have been promoted and there were no others to be promoted, they were not promoted from other provinces who deserved to be promoted then promoted.

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں مرتضیٰ صاحب اس کو تو چھوڑیں، کل select committee میں S.M. Zafar صاحب کے سامنے یہ مسئلہ آ رہا ہے۔ اس میں ہمارے دونوں اطراف سے members ہیں۔

سینیئر ایس احمد بلور، جناب چیئرمین! مختونستان کا کیا بنے گا۔
 ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، آپ مختونستان بنوائیں اور constitutional amendment ہو۔

سینیئر ایس احمد بلور، جناب! ان کے officers کا کیا بنے گا۔
 جناب قائم مقام چیئرمین، بلور صاحب یہ 19, 20 grade اور مختونستان 19, 20 grade سے مختونستان بڑی چیز ہے۔ آپ بھی کمال کرتے ہو۔
 (مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب والا! یہ خیر کا نام تجویز کریں، مختونستان کا رکھیں، مختونخواہ ہو it is through the law اور constitutional amendment ہو۔

Mr. Acting Chairman: Thank you Niazi sahib. Tomorrow select committee will be meeting

ان سے coordinate کر لیں۔ کامل آغا صاحب کل S.M.Zafar صاحب والی Select Committee میں special meeting سے coordinate کر لیں۔
 سینیئر کامران مرتضیٰ، جناب! اس کو کمیٹی میں refer کر دیجیے۔

Mr. Acting Chairman: The matter is already there.

مسٹر طلحہ میرے خیال میں چوہدری شہباز صاحب کو جلدی فارغ کریں، ان کے control میں population نہیں ہے لیکن ان کو جلدی فارغ کریں۔
 سینیئر محمد طلحہ محمود آریان، جناب! میرے سوال میں اور ان کے جواب میں صرف ایک منٹ لگے گا اور پورے تین سوال ختم ہو جائیں گے۔

Mr. Acting Chairman: We come back. Question No. 89, Talha Mahmood.

89. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 28-11-2006 at 14:52 p.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

- (a) *the rate at which customs duty, sales tax and income tax was charged on automobile batteries imported since July, 2005; and*
- (b) *the amount collected as the said duty and taxes from importers of those batteries during the said period with importer-wise break-up indicating also the number of batteries imported by each importer?*

Mr. Omar Ayub Khan: (a) Following rate of duty/taxes has been charged on import of automobile batteries imported since July, 2005:—

(i)	Customs Duty	35%
(ii)	Sales Tax	15%
(iii)	Income Tax	6%

(b) importer-wise break-up showing number of batteries imported alongwith duty and taxes collected is at Annex-A.

Annex-A

IMPORTER-WISE
AUTOMOBILE BATTERIES IMPORTED SINCE JULY, 2005

S. No.	Name of Importer	Quantity	Customs Duty (in Rupees)	Sales Tax (in Rupees)	Income Tax (in Rupees)
1.	A.B. Enterprises	254	4429	2562	1263
2.	Ali Enterprises	6006	1067579	617670	284128
3.	Ali's Traders.	2650	61751	35728	15161
4.	Allied Engineering	10	11357	6571	2335
5.	Autonet Technologies	18598	6196735	3585258	1648840

6.	Azkis Cosmopolitan	10	13251	7667	3527
7.	Chaudhry Sugar Mills	3	10893	6302	810
8.	Dewan Motor (Pvt) Ltd.	1	1688	977	442
9.	Euro Asia Machinery	5	36781	21280	9788
10.	Fouzie Trading Corp.	5400	125120	72391	34361
11.	Good Will Traders.	420	7150	4111	1859
12.	H.K. Traders.	1	15415	8919	4103
13.	Javedan Resources Corp.	90	72900	42178	18941
14.	Magoon Brothers.	150	2865	1657	741
15.	Nafey Batery (Pvt) Ltd.	1500	100196	57970	16665
16.	Nazir son's	9750	1721068	995759	458051
17.	S. Aftab Ahmed.	100	15946	9227	4222
18.	Sherazi Trading.	4	4978	2880	1325
19.	United Enterprises.	9179	1785185	1032857	475097
20.	Zaryah International	20	16455	9520	931
21.	K.K. Power Int'l	5	63559	36774	16916
22.	M/s Atlas Battery	10003	3801917	2199680	1011833
23.	M/s Autonot Technology	2	2610	1510	695
24.	M/s Dewan Motors (Pvt) Ltd.	16	52900	29821	61
25.	M/s Feroz Arif	14694	2746126	1588841	730710
26.	M/s Ishaque Ali	98	16472	9531	4384
27.	M/s Kohinor Engineering Works.	4	670	388	178
28.	M/s Liaquat Ali Sheikh	10,000	117601	68041	31299
29.	M/s Mecca Enterprises	18,000	230696	133590	61450
30.	M/s Muhammad Akram	5,000	53594	31008	14263
31.	M/s Najam Raiz	5600	83260	48172	22159
32.	M/s Raja Qaiser Shafique	3800	83272	48179	22162
33.	M/s Shafuddin	275	4651	2691	1237
34.	M/s Shafqat Iqbal	3400	760570	440044	202421
35.	M/s Shahzada Hayat Magoon	3	654	379	174
36.	M/s Shaikh Muhammad Shafique	500	10474	6060	2787
37.	M/s Waqas Shahzada	15,900	89153	51582	23726
38.	M/s Shahnawaz (Pvt) Lfd.	141	483062	279484	76850
39.	M/s K.K. Power Int'l.	5	63559	36774	16916
40.	M/s Zeshan Electric Cable, Faisalabad.	32	560	324	149

Mr. Acting Chairman: Any supplementary. Mr. Talha

Mehmood.

سیئر محمد طلحہ محمود آریان، جناب! میرے خیال میں جواب بالکل complete

نہیں ہے۔ یہ جواب دے دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی عمر ایوب صاحب۔

جناب عمر ایوب خان (وزیر مملکت برائے خزانہ)، بہت شکریہ جناب چیئرمین۔ میں

سب سے پہلے ہاؤس سے معذرت چاہوں گا کہ میں گاڑی میں آ رہا تھا تو ایک delegation میرے

حلے سے آ گیا تھا، میرا حلقہ قریب ہے تو ان کے ساتھ deal کی تو ذرا دیر ہو گئی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں، نہیں اس دفعہ time پورا دیں 2007ء ہے۔

جناب عمر ایوب خان، ٹھیک ہے جناب، thank you very much آپ کا بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! یہ جو فائل ہے یہ کل میرے پاس آئی تھی اور اس میں صرف سوال نمبر 89 نہیں ہے، میں طلحہ صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ question No. 89, 90 اور 91 یہاں club کر دیں تو یہ ایک ہی بنتا ہے۔

سینئر محمد طلحہ محمود آریان، جی ایک ہی بنتا ہے لیکن اس کے ساتھ ایک سوال اور ہے جس کا ابھی تک جواب نہیں آیا۔ یہ پچھلے Friday کو ہو چکا ہے لیکن اس میں میرے اس سوال کا جواب نہیں تھا اور ابھی تک وہ جواب نہیں بھیج سکے۔ یہ list No. 3 میں سوال نمبر 68 ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ٹھیک ہے۔

جناب عمر ایوب خان، جناب! میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ پرموں ہمیرے پاس ایک فائل CBR کی طرف سے آئی تھی، گو کہ میں اس کو directly look after نہیں کرتا لیکن پارلیمنٹ کے لئے I am responsible تو اس میں، میں نے observe کیا۔ جناب! سوال آیا تھا کہ batteries پر duty کس طرح assess کرتے ہیں تو اس کا انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں کے پاس بین الاقوامی دنیا کا جو rate ہے، وہ ہمیں پتا نہیں ہے۔ Battery کا یہ ہے کہ اس کے جتنے amperes ہیں، ہم لوگ amperes پر اس کی duty لگاتے ہیں اور فلاں، فلاں slab ہے۔ جناب چیئرمین! اس میں یہی لکھا تھا۔ جب آپ کو بین الاقوامی دنیا میں اس کی value نہیں پتا تو how can you assess duty? دنیا میں ایک date price ہوتی ہے، scan price ہوتی ہے، CBR بھی کرتا ہے۔ میں نے وہ note لے کر، واپس بھیجا پھر میری طلحہ صاحب سے بات بھی ہوئی ہے۔ میں گزارش یہ کروں گا کہ اگر آپ اور House اجازت دیتا ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین، جی۔

جناب عمر ایوب خان، کیونکہ it is a very important issue اور Chairman,

Standing Committee on Finance and Revenue بھی بیٹھے ہیں۔ جناب! میری

suggestion ہو گی یا ہم یہ refer کر دیں to the Standing Committee on Finance and Revenue وہاں پر یا sub-committee یا یہ جس طرح بھی مناسب سمجھیں تو جناب! CBR سے بھی لوگ آجائیں گے، چیئرمین صاحب Senator صاحب کو وہاں بلا سکتے ہیں اور جناب! industry کے اور لوگوں کے ساتھ اس کو threadbare discuss کر کے ایک اچھا لائحہ عمل بنایا جاسکے گا۔ that is my suggestion.

سینیٹر محمد طلحہ محمود آریان، جناب! مجھے منظور ہے، یہ بالکل ٹھیک ہے، بہت ہی زبردست proposal ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، احمد علی صاحب۔

سینیٹر احمد علی، 7 تاریخ کو CBR کی meeting بلانی ہوئی ہے، ہم اس کو اس میں لے لیتے ہیں اور طلحہ صاحب کو بھی invite کر کے ساتھ ساتھ اس کو discuss کر لیتے ہیں۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود آریان، جناب! اس طرح 3 list No. 68.

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ بھی ان کو سمجھا دیں گے۔

سینیٹر احمد علی، آپ بھی 7 تاریخ کو بارے دس بجے ادھر آجائیں۔

Mr. Acting Chairman: That is very wise of the honourable

Minister.

سینیٹر محمد طلحہ محمود آریان، جناب! مجھے منظور ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، Minister صاحب کہتے ہیں کہ اس کا کوئی سر پیر نکلا

چاہیے، جلد بازی میں نہ ہو۔

جناب عمر ایوب خان، جناب! اس کی بنیادی طور پر وجہ یہ ہے کہ question ہو

گیا، یہاں پر answer آ جانے کا، 'supplementaries' ہو جائیں گے، ہم اس کے root cause

تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ So, let us discuss it threadbare اور ہم لوگ اس کا کوئی

positive result نکال سکیں گے۔

Mr. Acting Chairman: Chair agrees with you and the Chairman of the Committee agrees with you and the honourable... 7th of February.

سینیئر احمد علی، میں نے ان کو date دے دی ہے، آپ دونوں ساڑھے دس بجے آ

جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، کتنے بجے؟

سینیئر احمد علی، ساڑھے دس بجے۔

سینیئر محمد طلحہ محمود آریان، بالکل صحیح ہے۔ جناب! یہ done ہو گیا ہے، thank

you very much sir.

سینیئر احمد علی، جناب! done ہو گیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ہاں بس ٹھیک ہے، 'thank you very much.'

سینیئر محمد طلحہ محمود آریان، جناب! list No. 3 کا question No. 68 بھی

ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ اس میں شامل کر دیں گے۔

سینیئر محمد طلحہ محمود آریان، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ اس کا جواب with permission of the

House ساتھ لے جائیں۔

سینیئر محمد طلحہ محمود آریان، جی ایک ہی ہے 'relevant' ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی وہ احمد علی صاحب بھی سن رہے ہیں۔

سینیئر محمد طلحہ محمود آریان، جی، thank you very much.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much for facilitating the

House.

ڈاکٹر بیدی صاحب ! question No. 93. Question taken as read. یہ تو بہت بڑا جواب

سے، جتنی آبادی، اتنا جواب۔ جی چوہدری شہباز صاحب۔

93. ✓ *Dr. Muhammad Ismail Buledi: (Notice received on 28-11-2006 at 14:53 p.m.)

Will the Minister for Population Welfare be pleased to state the funds released for population welfare during the last 5 years with province-wise break-up and the details of its utilization?

Ch. Shahbaz Hussain: The Summary and details of province-wise break-up of the funds released and their utilization for the last five years is given at Annex-I and II respectively.

Annex-I

SUMMARY

STATEMENT SHOWING BUDGET ALLOCATION AND EXPENDITURE UTILIZATION

Components	2001-2002 TO 2005-2006 (Rupees in million)				
	Allocation	Releases	Revised Allocation	Expenditure	% against Revised Allocation
2001-2002	1,800.000	1,543.812	1,543.728	1,454.204	94
2002-2003	2,300.000	1,919.384	1,938.384	1,796.846	93
2003-2004	3,114.889	2,338.889	2,346.368	2,169.004	92
2004-2005	2,586.000	2,430.130	2,431.413	2,139.758	88
2005-2006	4,370.864	4,368.304	3,581.184	3,047.422	85
Grand Total:-	14,171.753	12,600.519	11,841.077	10,607.234	90

ANNEX - II

STATEMENT SHOWING BUDGET ALLOCATION AND EXPENDITURE UTILIZATION

Components	2001-2002 (Rupees in million)				
	Allocation	Releases	Revised Allocation	Expend-iture	% against Revised Allocation
MoPW (HQ)	59.400	54.904	59.400	53.059	89
Directorate of Clinical Training	1.000	0.975	0.975	0.933	96
AV Cell attached with CT	1.063	0.541	0.796	0.517	65
P&P, Lahore	3.600	3.200	3.200	2.810	88
CW&S, Karachi	10.000	6.897	8.989	5.410	60
DPWO, Ibd	11.000	10.843	11.000	10.980	100
NA	5.000	3.000	3.000	3.000	100
TGI	6.000	0.908	2.508	0.821	33
AJK	17.000	17.000	17.000	17.000	100
NIPS	25.000	17.500	24.466	17.339	71
Consultancy	2.000	-	2.000	-	-
Communication Strategy	52.000	29.050	30.000	27.343	91
Non-Clinical Training	15.000	13.533	13.570	12.787	94
Clinical Training	43.937	38.373	38.118	36.916	97
NRIFC	6.000	5.997	5.997	5.941	99
CRD	245.000	211.000	211.000	202.802	96
PWP, PUNJAB	662.000	561.386	561.386	530.196	94
PWP, SINDH	300.000	292.242	273.860	266.606	97
PWP, NWFP	225.000	176.355	176.355	169.666	96
PWP, BALOCHISTAN	110.000	100.108	100.108	90.076	90
TOTAL:	1,800.000	1,543.812	1,543.728	1,454.204	94

(Rupees in million)

Components	2002-2003				
	Allocation	Releases	Revised Allocation	Expend-iture	% against Revised Allocation
MoPW (HQ)	70.670	57.856	57.856	57.525	99
P&P, Lahore	4.130	4.130	4.130	3.684	89
CW&S, Karachi	7.200	6.917	6.917	4.658	67
DPWO, Ibd	15.000	14.154	14.154	13.989	99
NA	5.000	5.000	5.000	4.983	100
TGI	7.000	0.992	1.620	0.992	61
AJK	19.000	16.100	16.100	16.100	100
NIPS	40.000	27.769	27.859	27.611	99
Consultancy	1.000	-	-	-	-
Monitoring	1.000	-	-	-	-
Communication Strategy	60.000	58.820	58.820	51.322	87
Non-Clinical Training	22.000	21.449	21.449	20.211	94
Clinical Training	70.000	64.278	64.278	60.385	94
Construction of Works	10.000	-	-	-	-
NRIFC	10.000	9.915	9.915	9.255	93
CRD	472.000	401.000	401.000	401.000	100
PWP, PUNJAB	746.000	646.926	646.926	556.337	86
PWP, SINDH	360.000	292.436	303.716	294.810	97
PWP, NWFP	255.000	201.346	201.347	177.835	88
PWP, BALUCHISTAN	125.000	90.296	97.297	96.149	99
TOTAL:	2,300.000	1,919.384	1,938.384	1,796.846	93

(Rupees in million)

Components	2003-2004				
	Allocation	Releases	Revised Allocation	Expend-iture	% against Revised Allocation
DPWO, Ibd	17.000	16.057	16.057	16.249	101
NA	9.000	6.662	6.662	6.446	97
TGI	7.000	0.891	2.000	1.572	79
AJK	24.000	20.140	20.140	21.073	105
NIPS	40.000	20.000	20.000	17.601	88
Consultancy	1.000	-	-	-	-
Monitoring	2.000	-	-	-	-
ADB- RHP (Federal) - PCU	6.000	-	-	-	-
Population Policy Research Unit	9.389	-	-	-	-
Pop. Education	2.000	0.100	-	-	-
Higher Education	10.000	-	-	-	-
Strengthening of PWAs	78.000	-	-	-	-
Communication Strategy	60.000	78.000	78.000	77.225	99
Non-Clinical Training	54.000	31.166	31.166	26.780	86
Clinical Training	80.000	72.753	72.753	68.983	95
Construction Work	10.000	-	-	-	-
NRIFC	12.000	10.700	10.700	9.353	87
CRD	501.500	373.900	373.900	373.824	100
FATA	25.000	12.500	12.500	6.379	51
Purchase of Land of RTIs	26.000	-	-	-	-
PWP, PUNJAB	1,048.000	806.000	806.000	709.653	88
PWP, SINDH	518.000	437.000	443.470	455.568	103
PWP, NWFP	379.000	283.020	283.020	226.149	80
PWP, BALUCHISTAN	196.000	170.000	170.000	152.149	89
TOTAL:	3,114.889	2,338.889	2,346.368	2,169.004	92

(Rupees in million)

Components	2004-2005				
	Allocation	Releases	Revised Allocation	Expenditure	% against Revised Allocation
DPWO, Ibd	22.000	20.404	20.404	19.912	98
NA	20.000	17.458	17.458	14.943	86
TGI	10.000	3.583	4.866	3.583	74
AJK	40.000	40.000	40.000	40.000	100
NIPS	25.000	17.414	17.414	17.413	100
Consultancy	1.000	2.600	2.600	2.600	100
Monitoring	2.000	-	-	-	-
ADB- RHP (Federal) - PCU	45.000	-	-	-	-
Pop. Education	2.000	0.820	0.820	0.820	100
NATPOW	1.000	-	-	-	-
Communication Strategy	75.000	77.897	77.897	77.531	100
Non-Clinical Training	40.000	38.315	38.315	37.462	98
Clinical Training	79.000	77.279	77.279	77.689	101
Construction Work	10.000	-	-	-	-
NRIFC	12.000	13.101	13.101	11.963	91
CRD	195.000	183.344	183.344	183.344	100
FATA	37.000	24.500	24.500	15.482	63
PWP, PUNJAB	977.000	959.000	959.000	774.407	81
PWP, SINDH	451.000	524.000	524.000	492.039	94
PWP, NWFP	358.000	260.415	260.415	204.179	78
PWP, BALUCHISTAN	184.000	170.000	170.000	166.391	98
TOTAL:	2,586.000	2,430.130	2,431.413	2,139.758	88

(Rupees in million)

Components	2005-2006				
	Allocation	Releases	Revised Allocation	Expenditure	% against Revised Allocation
DPWO, Ibd	26.000	26.000	24.391	25.880	106
NA	67.000	67.000	56.685	26.209	46
AJK	91.000	91.000	91.000	62.918	69
Establishment of RHS Center- AJK	40.000	40.000	40.000	33.729	84
Construction of RTI at AJK	30.000	30.000	30.000	10.262	34
NIPS	25.000	25.000	22.900	22.896	100
Consultancy	0.500	0.500	-	-	-
Monitoring	-	-	-	-	-
ADB- RHP (Federal) - PCU	145.142	145.142	18.932	14.347	76
PPRU	-	-	-	-	-
Pop. Education	5.062	5.062	2.875	2.207	77
Upgradation of NRIFC	25.000	25.000	3.850	1.190	40
NATPOW	49.000	49.000	49.000	-	-
Communication Strategy	70.973	70.973	74.973	66.678	89
Non-Clinical Training	53.713	53.713	51.193	46.950	92
Clinical Training	103.000	103.000	93.244	96.252	103
Construction of PH	-	-	102.984	102.984	100
NRIFC	16.209	16.209	15.369	14.777	96
CRD	158.000	158.000	129.469	129.469	100
FATA	42.000	42.000	22.978	22.026	96

Construction of PWTI, Lhr	30 000	30 000	-	-	-
Construction of PWTI, Khr	30 000	30 000	-	-	-
PWP, PUNJAB	1,540 000	1,540 000	1,276 880	1,054 869	83
Establishment of RHSC	150 000	150 000	-	2 295	-
ADB- RHP	29 135	29 135	-	-	-
PWP, SINDH	691 000	691 000	634 598	638 952	101
Establishment of RHSC	70 000	67 440	60 440	53 160	88
ADB- RHP	28 620	28 620	24 220	0 047	0
PWP, NWFP	479 000	479 000	417 000	357 605	86
Establishment of RHSC	25 000	25 000	21 715	-	-
ADB- RHP	28 437	28 437	13 808	-	-
PWP, BALUCHISTAN	300 000	300 000	283 000	261 717	92
ADB- RHP	20 530	20 530	20 530	-	-
TOTAL:	4,370 864	4,368 304	3,581 184	3,047 422	85

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، میں ان سے پوچھوں پھر آپ ان کو کہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ supplementary پوچھیں۔

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، جی ہاں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، Reference دیں کیونکہ جواب صفحہ نمبر ۹ سے شروع

ہو رہا ہے اور صفحہ نمبر ۱۳ تک جا رہا ہے۔

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، جناب! اس annexure-1 میں Minister

صاحب نے expenditure کی جو list دی ہے، 'allocation and expenditure اس میں' میں

Minister صاحب سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ زیادہ اخراجات show کر رہے ہیں۔ کیا ان کو کم

کرنے کا کوئی پروگرام ہے کہ ان کو کم کریں؟ نمبر۔

جناب قائم مقام چیئرمین، کس مخصوص چیز پر زیادہ اخراجات کر رہے ہیں؟

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، اس میں انہوں نے جو detail دی ہے، اس میں

تفصیل تو نہیں دی ہے لیکن انہوں نے جو 2002, 2003, 2004, 2005, 2006 تک، میں سمجھتا

ہوں کہ اتنے سالوں میں جو انہوں نے expenditure figures دیے ہیں یہ بہت زیادہ ہیں کیونکہ

اگر اس کو کم کریں، ان کو دوسری مد میں یعنی بہبود آبادی میں لگائیں تو اس طرح وہ اس کا

جائزہ لے سکتے ہیں کہ نہیں؟

دوسرا یہ کہ بلوچستان کے حوالے سے انہوں نے Annexure-2 میں جو allocation 100 دی ہے figures کے مطابق وہ بلوچستان کے لیے بہت کم ہے اور Annexure میں جو نیچے دیے ہیں اس میں ----

جناب قائم مقام چیئرمین، یہ آپ سارے اکٹھے کر رہے ہیں، آپ ان کو club کر رہے ہیں؟

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، جی ہاں، یہ میں سمجھتا ہوں کہ جو بلوچستان کے متعلق اس نے figures دیئے ہیں یہ بہت کم ہیں اور Minister Sahib سے میں کہتا ہوں کہ ان کو بڑھانے کا کوئی پروگرام ہے کہ نہیں ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ چاہتے ہیں کہ بلوچستان میں Family Planning پر پوری طرح عمل ہو اور ہماری آبادی نہ بڑھے۔ آپ یہ چاہتے ہیں؟ آبادی بڑھے گی تو پھر زیادہ خرچہ نہ کریں، کم کریں۔ ہاں دوسری مدتوں میں گازیوں وغیرہ پر خرچ نہ کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، یہ اور بھی بہت سارے ہیں، صرف آبادی کا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی جناب شہباز صاحب۔

چوہدری شہباز حسین (وفاقی وزیر برائے بہبود آبادی)، جناب چیئرمین! ایک تو honourable Senator Sahib نے کہا ہے کہ پیسے زیادہ خرچ ہو رہے ہیں۔ میں ان کی اطلاع کے لیے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پیسے requirement کے مطابق بہت کم خرچ ہو رہے ہیں۔ ہم آئندہ بجٹ میں اس پروگرام کے لیے زیادہ پیسوں کی demand کریں گے۔ اس کے علاوہ بلوچستان کا جہاں تک تعلق ہے بلوچستان کو اس کی آبادی کے مطابق پیسے پورے مل رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے total budget کا 3/4th صوبے خرچ کرتے ہیں اور یہ محکمہ defederalized ہے۔ اس کے پیسے Federal Government مہیا کرتی ہے لیکن implementation صوبائی حکومت کرتی ہے اور بلوچستان کو

اس کی آبادی کے مطابق پورا حصہ مل رہا ہے۔ بہت شکریہ جی۔

Mr. Acting Chairman: Thank you, Madam Kausar Firdaus

Sahiba and then Rukhsana Zuberi Sahiba.

سینیئر ڈاکٹر کوثر فردوس، یہ abbreviations بہت زیادہ استعمال ہوتی ہیں۔ اگر

ان کی detail ہوتی تو کچھ سمجھ آتی کہ کیا، کیا جا رہا ہے۔ جو international accepted

abbreviations ہوتی ہیں وہ تو ٹھیک ہوتی ہیں لیکن ہر لفظ کو چھوٹا کر کے لکھ دینا اس سے

مفہوم سمجھ میں نہیں آتا۔ اس لیے میری گزارش ہے کہ آئندہ اس کا خیال رکھا جائے۔

جناب! یہاں پر Page No. 11 پر Table-2 میں Higher Education کے لیے بھی

10 million rupees رکھے گئے تھے جو کہ استعمال نہیں ہوئے۔ میرا ایک سوال تو یہ ہے کہ

Population Welfare کے لیے Higher Education کیا کرتا ہے یا اس کا کیا تعلق ہے

اور اگر 10 million رکھے گئے تھے تو استعمال نہیں ہوئے۔ Sir، دوسرا یہ کہ بلوچستان میں 92%

funds use ہوئے ہیں 2006ء میں۔ اسی طرح سے NWFP میں بھی 90% کے لگ بھگ

استعمال ہوئے ہیں۔ Sir میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب NFC Award کی تقسیم

population جن صوبوں میں پہلے ہی کم ہے اور رقبہ زیادہ ہے تو اس کا بھی کوئی

محافظ رکھا جاتا ہے یا کہ اسی طرح سے ایک ہی لافنی سے سب کو ہانکنے والی بات ہے کہ ہر جگہ پر

آبادی کم کر دو اور جو پہلے پریشان ہیں وہ اور ہوتے جائیں۔ مہربانی۔

Mr. Acting Chairman: Honourable Minister please.

چوہدری شہباز حسین، شکریہ جناب چیئرمین۔ ایک تو میں honourable Senator

Sahiba کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ مستقبل میں abbreviations استعمال نہیں کی جائیں گی اور

مکمل words دیے جائیں گے۔

دوسرا یہ کہ جہاں تک بلوچستان میں کم population کا تعلق ہے وہ اپنے نقطہ نظر

سے کم ہے لیکن Population Ministry کے اندازے کے مطابق growth وہاں کے وسائل

کی نسبت زیادہ ہے۔ اس لیے یہ پروگرام چاروں صوبوں میں وسائل کے مطابق implement

ہوتا ہے۔ میں محترمہ سینیئر صاحبہ سے بعد ادب اختلاف کرتا ہوں کہ وہاں کی آبادی کم ہے اس لیے 'آبادی وہاں کے وسائل کی نسبت زیادہ ہے۔ ہمیں ان وسائل اور آبادی کو balance کرنا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ہاں وہ non وسائل کی نسبت natural resources ہوں گے تو پھر آبادی بڑھے گی۔

سینیئر ڈاکٹر کوثر فردوس، اس میں Sir Higher Education والا بھی تھا ایک

حصہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی Higher Education میں Dr.

Ata-ur-Rehman is also clubbed in this Ministry.

چوہدری شہباز حسین، Higher Education کا ہمارے ہاں نہیں ہے لیکن یہ کہ ہم educate کرتے ہیں universities میں lecture کے لیے ہم جو adolescent matriculation students ہیں، ہم ان کو vision کرتے ہیں، lectures مہیا کرتے ہیں کہ ان کی آئندہ practical زندگی میں ان کا family size ان کے وسائل کے مطابق کس طرح ہونا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، چوہدری صاحب! یہ کوئی lecture ہم سینیئر ایم این اے کو بھی کرا دیں، ہماری information تو ساری ہے۔ سب سے زیادہ ماشاء اللہ بچے کس ایم این اے، سینیئر کے ہیں، یہ تو ہمیں بتادیں۔

چوہدری شہباز حسین، اب یہ سوال آپ کی طرف سے آئے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، Separately ایک letter آنے کا۔ میڈم رخسانہ

زبیری صاحبہ۔

سینیئر (انجینئر) رخسانہ زبیری، کیا honourable Minister for Social

Welfare بتانا پسند کریں گے کہ ان کی منسٹری میں allocation کے بعد جو revised allocations ان کو ملی، وہ کم تھی، substantially کم تھی تقریباً 15% more than اور

revised allocation کے بعد جب ان کو جو پیسے ملے وہ 90% تھے اور ہر سال ان کا جو expenditure ہے، جو allocation کا بھی expenditure ہے وہ کم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اگر آپ دیکھیں گے تو 2001-2 میں 94 تھا۔ اس کے بعد 93 ہو گیا، 92 ہو گیا اور اس سال 85 ہو گیا ہے۔ I mean what should we take it as nowhere we stand وہ بڑھانا چاہتے ہیں۔ جو پیسے ملے تھے وہ نہیں خرچ کر سکے اور جناب یہ یہاں کا مسئلہ نہیں ہے، ہر social sector میں چاہے وہ Ministry of Women ہو یا کہیں اور social sector میں پیسے خرچ نہیں ہو رہے۔ جہاں پر capital expenditure ہے، وہاں آپ دیکھتے ہیں کہ فوراً اربوں روپے خرچ ہو جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، Dr. Sahib you would like to add to it. پھر علیحدہ ہو جانے گا۔ اس کا جواب دے دیں وہ۔ چوہدری شہباز صاحب۔

چوہدری شہباز حسین، شکریہ جناب چیئرمین! پہلے تو محترمہ سینیئر صاحبہ نے یہ سوال Ministry of Social Welfare سے کیا ہے Population سے نہیں کیا اور کیا یہ سوال Population سے ہے یا Ministry of Social Welfare سے ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، یہ بڑے problems ہو گئے there are so many affairs; social affairs, political affairs اتنے زیادہ ہو گئے ہیں ابھی۔

سینیئر (انجینیئر) رخسانہ زبیری، جس منسٹر صاحب سے سوال پوچھا تھا وہی نام میں نے لیا ہے۔ دیکھ کر لیا ہے۔

چوہدری شہباز حسین، بہر حال جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ منی میں جب funds جو utilize نہیں ہوتے، ان کو surrender کرنا پڑتا ہے اور جون کے بعد جو جو projects ہوتے ہیں، وہ دوبارہ re-allocate ہوتے ہیں اور وہ funds project پر spend کیے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ڈاکٹر صاحب آخری supplementary سوال۔

Senator Dr. Muhammad Said: I would like to ask the

honourable Minister as to what was the average size of the family in Balochistan in 2001 and what is the family size now in 2006 after population welfare activities?

چوہدری شہباز حسین، شکریہ۔ جناب بلوچستان میں 2001 میں 2.48 was the growth rate اور آج 2.333 ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، کتنے نفر پر ایک گھرانہ ہوتا ہے؟ کتنے لوگوں پر ایک گھرانہ تھا؟ ۲۰۰۱ میں اور ۲۰۰۶ میں۔

Ch. Shahbaz Hussain: For this we need fresh question and definitely we will answer.

جناب قائم مقام چیئرمین، Fresh question دے دیں کیونکہ یہ چیز ذرا محنت

مانگے گی۔۔ Thank you, we move forward. Q. No. 94.

94. ✓ *Dr. Muhammad Ismail Buledi: (Notice received on 28-11-2006 at 14:53 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the number of Federal Secretaries belonging to Balochistan serving at Federal/Provincial level?

Minister Incharge of the Establishment Division: At present, only Shaikh Ghazanfar Hussain, a BS-21 officer of the District Management Group, having Balochistan domicile is posted as Acting Secretary, parliamentary Affairs Division.

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ کا کوئی سلیمنٹری ہے؟
سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، جناب میں نے پوچھا تھا کہ یہ بتایا جانے کہ وفاقی سطح پر کام کرنے والے، بلوچستان سے تعلق رکھنے والے وفاقی سیکرٹریوں کی تعداد کیا ہے؟

تو وزیر صاحب نے جواب میں بتایا ہے کہ شیخ غفصفر حسین District Management Group سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ بلوچستان کا domicile رکھتے ہیں اور BS-21 میں ہیں۔ وہ پارلیمانی امور ڈویژن میں Acting Secretary کے عہدے پر متعین ہیں۔ جناب چیئرمین! ہم بار بار یہ کہہ کر تھک گئے ہیں کہ بلوچستان کو کسی طرح کسی figure میں رکھیں لیکن یہ ہماری حکومت کے ارکان یا منسٹر صاحب، یا جو اتھارٹی رکھنے والے لوگ ہیں وہ بالکل نہیں لاتے۔ ابھی آپ بتائیں کہ 52 وفاقی سیکرٹریز پاکستان کے اسلام آباد میں ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، تاش کے 52 پتے۔

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، ہاں، ان میں سے جناب! المیہ یہ ہے کہ ایک بھی بلوچستان سے نہیں ہے۔ کیا یہ قلم نہیں ہے اور یہ کہتے ہیں کہ Balochistan is part of Pakistan۔ مجھے یہ بتایا جانے کہ اگر بلوچستان پاکستان کا حصہ ہے تو 52 سیکرٹریوں میں سے ایک بھی بلوچستان کا کیوں نہیں ہے۔ آپ مجھے practically کس طرح سمجھائیں گے کہ بلوچستان پاکستان کا حصہ ہے۔ جس ایک بندے کا نام دیا ہے شیخ غفصفر حسین، وہ بھی بلوچستان کا لوکل نہیں ہے بلکہ اس کے پاس صرف بلوچستان کا ڈومیسائل ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، بس ہو گیا۔ اب جواب بھی سن لیں۔

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، اس کو بھی انہوں نے ایسے بے کار محکمے میں لگایا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، کیا پارلیمانی امور کا محکمہ بے کار ہے؟

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، جی بالکل بے کار محکمہ ہے۔ اس لئے بے کار ہے کہ اس کا منسٹر بھی بے کار ہے۔ اس کو دوسری منسٹری نہیں دینی تھی اس لئے اس بے کار محکمے میں لگایا گیا ہے۔ مجھے پارلیمانی امور کا کیا پتا ہے کہ یہ کیا چیز ہے۔ میں نیازی صاحب سے کہتا ہوں کہ عدارا رحم کریں۔ کبھی کبھی یہ سچ بھی بولا کرتے ہیں لیکن وہ موڈ میں ہی نہیں ہوتا ہے۔ اگر یہ ہمیں مطمئن نہیں کریں گے تو ہم احتجاج کریں گے۔ ہمارا پھر یہاں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جواب بھی سن لیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، بولنے دیں۔

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، ہمارے ساتھ انصاف کرو۔ ہمارا سینیئر سیکرٹری جس کا تعلق بلوچستان سے ہے، منیر بادینی صاحب، درانی صاحب اور غیاث الدین 22 گریڈ کے قابل ہیں۔ ان کا promotion انہوں نے ابھی تک روکا ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ آپ کے پاس 22 گریڈ کے افسر نہیں ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر وہ ہمارا competition یہاں کے لوگوں کے ساتھ کریں گے تو پھر ہم دکھیں گے کہ بلوچستان والے کسی سے کم نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، بلوچستان کے سارے دوست ایک دفعہ questions کر لیں پھر نیازی صاحب جواب دیں گے۔ جی رضا صاحب۔

سینیئر رضا محمد رضا، جناب چیئرمین! پاکستان ایک فیڈریشن ہے۔ یہ قوموں کے صوبے ہیں اور ۵۰ سے اوپر فیڈرل سیکرٹریز ہیں۔ جب ہم بات کرتے ہیں تو ادھر سے آپ کوٹے کی بات کرتے ہیں۔ آپ نے ہمارا کونا کیا بنایا ہے۔ اب آپ کہتے ہیں کہ ہم بڑھا رہے ہیں لیکن کب بڑھائیں گے، وہ تو نہیں بڑھے گا۔ جناب! سیکرٹریز لیول احساس شراکت اور حصہ داری ہے اس فیڈریشن میں۔ یہ ہم کس ذریعے سے ثابت کرتے ہیں۔ ہم تو اس وفاق میں بار بار کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ بہت زیادتی ہو رہی ہے۔ یہ بذات خود اس بات کا سب سے بڑا ثبوت ہے کہ تمام فیڈرل سیکرٹریز میں نہ تو بلوچستان کا حصہ ہے جو اس کا share بنتا ہے بلکہ یہ تو برابر ہونا چاہیے۔ فیڈریشن میں قوموں کی نمائندگی اس لیول پر برابر ہونی چاہیے۔ اگر نہیں بھی ہے تو آپ کسی جونیئر آدمی کو rules relax کر کے promote کریں۔ اسی طرح آپ پشتونخواہ صوبے کو بھی دیں۔ جب سندھ کی بات آتی ہے تو صرف اربن والوں کی نمائندگی ہوتی ہے، جو ہمارا اصل سندھ ہے وہ اسی طرح ہے جس طرح بلوچستان ہے۔ اس طرح ہم مطمئن نہیں ہوں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نیازی صاحب! تمام club supplementaries کو کر لیں۔ اکٹھا جواب دیں۔ جی بنگرنی صاحب۔

سینیئر لیاقت علی بنگرنی، شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ فاضل وزیر محترم نے جو

جواب دیا ہے صفحہ نمبر ۱۵ پر اس کو اگر Question No. 92 and 94 کے ساتھ ملا کر پڑھیں۔ یہاں وہ فرماتے ہیں کہ جناب فی الحال جناب شیخ عصفہر حسین جس کا تعلق DMG Group سے ہے اور وہ BS-21 میں ہے۔ ٹھیک ہے جی بالکل صحیح ہے لیکن جناب چیئرمین! اگر آپ یہاں صفحہ نمبر ۱۱ پر نظر دوڑائیں تو انہوں نے 2001, 2002, 2003, 2004 and 2005 میں one fourth of Grade 19 to 20 promote کیے ہیں اور اس کے بعد جناب اسی صفحہ میں انہوں نے 20 to 21 میں 3 'یہ ہو گئے 17' جناب! اب گزارش یہ ہے کہ جب آپ کے پاس 7, 20 and 21

جناب قائم مقام چیئرمین، کچھ اس میں ریٹائر بھی ہو گئے ہوں گے۔

سینیئر لیاقت علی بنگرئی، نہیں جناب چیئرمین! اب اس وقت تازہ صورت حال ہم نے جو ان سے پوچھی تو ان کا جواب یہ ہے۔ اب ان 17 میں سے صرف ایک کو آپ وفاق میں لانے ہیں۔ باقی کچھ تو نام ہمارے کلر ان بھائی نے، رضا محمد رضا نے بھی لے لئے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ایک علم کی انتہا ہے۔ بار بار repetition ہو رہی ہے لیکن آپ یقین کریں کہ ہمارا دل جل رہا ہے۔ جناب قائم مقام چیئرمین، نیازی صاحب سے جواب لے لیں پھر میں کچھ add کروں گا۔ ایک منٹ جواب سن لیں۔ سینیئر عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب۔ یہی چیز آرہی ہے۔ repeat ہو رہی ہے۔ ہم جو دوست کہہ رہے ہیں۔ نیازی صاحب کا دل ہے ہمارے ساتھ، حالات ہمارے ساتھ نہیں ہیں۔

سینیئر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! یہ کوئٹہ کا مسند پاپولیشن کے حوالے سے، یہ تو پہلے بھی بڑی حد تک ہمارے صوبے کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے کہ 43% land mark رکھتے ہوئے اور وسائل رکھتے ہوئے اس کے باوجود ہمارے لئے پاپولیشن کا وہ معیار رکھا گیا ہے۔ باقی پسماندگی، غربت۔۔۔ لیکن ایک اہم مسئلہ یہ ہے جناب والا! کہ یہ federation ہے اور federation کے معنی یہاں federating units نہیں۔ ہم اپنے طور پر units ہیں federation کے، اس ہاؤس میں ہم برابری کی بنیاد پر بیٹھے ہوئے ہیں پاپولیشن کی بنیاد پر ہم نہیں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ فیڈریشن ہے اس حوالے سے Political Power میں یہ اس کی گارنٹی ہونی چاہیے یعنی ناماندہ bodies اور گورنمنٹ اور سنٹرل گورنمنٹ۔ اس میں ہم جب Provincial

Autonomy کی بات کر رہے ہیں۔ Provincial Autonomy کے معنی یہ ہیں کہ اس میں آپ نے ہمیں باقاعدہ Federating unit equal تسلیم کر کے اور Political Power میں سیکریٹریٹ جو ہے Central Secretariat یہاں تمام فیصلے عملی ہوتے ہیں، political فیصلے ہوتے ہیں اور ان کو apply کیا جاتا ہے تو اس حوالے سے ہماری نمائندگی Federating unit کی حیثیت سے نہیں ہے۔ یہ جو یہاں ایک فرد، یہ اس میں ہم نہیں کہتے کون ہے، کون نہیں ہے اور کتنے qualified اور کتنے qualified نہیں، Federation کے Secretariat میں ہمارا کوئی حصہ نہیں۔ لہذا میں وزیر صاحب سے یہ پوچھوں گا۔ جناب والا! Provincial Autonomy کی وہ بات کہتے ہیں ہم proposal رکھتے ہیں۔ ابھی وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم Provincial Autonomy کے بارے میں Bill لائیں گے۔

جناب والا! میں وزیر صاحب سے یہ پوچھوں گا یہ کیا ایسا فیصلہ --- یعنی Provincial Autonomy کے Bill میں یہ جو proposals ہیں اس میں Secretariat میں ہمارا equal share آپ لائیں گے؟ اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، سینیٹر میر ولی محمد بادینی صاحب ناراض ہو رہے تھے۔ ولی بادینی صاحب وہ Provincial Autonomy کا proposal آ رہا ہے۔ جوانی میں آپ نے بھی proposal دیا تھا کسی کو---

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، جوانی ان کے لئے چھوڑی تھی جناب۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی حکم کریں۔ نہیں نہیں میری نظریں ابھی آپ کی طرف ہیں۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، شکریہ جناب۔ یہ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں۔ یہ شیخ صاحب بھی بلوچستان کا نہیں ہے۔ یہ ڈومیسائل ہے لیکن اس کے باوجود اب جو ہمارے Prime Minister نے کابینہ سے پاس کرایا ہے 6% ہمارا۔۔۔ یہ مہربانی کر کے Minister صاحب جواب دیں گے جیسے بھی دیں گے وہ دے دیں لیکن یہ مہربانی کر کے جلدی اس پر عملدرآمد شروع کرائیں۔ مختصر بات ہے باقی تو ساری باتیں ہو گئی ہیں۔ ابھی یہ شیخ صاحب کے پاس جو ڈومیسائل

ہے ایسے کئی ڈومیسائل ادھر پڑے ہیں۔ اگر آپ ان کو ڈھونڈ لیں تو بہت نزدیک ملیں گے۔
جناب قائم مقام چیئرمین، کامران مرتضیٰ ذرا short رکھیں ٹائم کم ہے۔
Questions رہ جائیں گے۔

سینیئر کامران مرتضیٰ، دراصل چار سال سینیٹ کو ہو گئے ہیں۔ ۱۱ مارچ کو چار سال پورے ہو جائیں گے۔ یہ سوال بار بار ان چار سالوں میں ہم نے دیکھا ہے۔ دس دفعہ یہ سوال آیا ہو گا اور ہر دفعہ سوال کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آپ کو یہ احساس دلایا جائے کہ کیا ہو رہا ہے۔ مگر چار سالوں میں یہ گورنمنٹ یہی تھی۔ بادینی صاحب نے بھی ایسی support کیا ہے۔ چار سالوں میں گورنمنٹ بھی یہی تھی۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ لوگ بھی ہمارے بلوچستان کا حصہ ہیں۔
سینیئر کامران مرتضیٰ، جی ہاں! ہم آپ کا حصہ ہیں۔ ہم آپ کو یہ احساس دلارہے ہیں کہ بار بار جب سوال کیا جاتا ہے تو ہم آپ کو احساس دلاتے ہیں کہ جناب! یہ کچھ ہو رہا ہے۔ اگر فرض کر لیجے کہ یہ گھر ہوتا، ایک باپ کے بیٹے ہوتے، ایک ماں کے بیٹے ہوتے اور ان چار بیٹوں کے ساتھ ان چار بچوں کے ساتھ برابر سلوک نہ کیا جا رہا ہوتا، ایک کو اچھے کپڑے ملتے ایک کو برے کپڑے ملتے، ایک کو گوشت ملتا دوسرے کو دال ملتی تیسرے کو سبزی ملتی تو پھر یہ چار بھائی اکٹھے نہ رہ پاتے۔ اب ۵۲ سیکرٹریز میں صورت یہ ہے کہ ایک آدمی Acting Secretary کے طور پر کام کر رہا ہے وہ بھی full سیکرٹری نہیں ہے۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ بھی نیازی صاحب کی مہربانی ہے۔
سینیئر کامران مرتضیٰ، وہ بھی نیازی صاحب کی مہربانی ہے بلکہ اس کو کھڑے لائن لگایا ہوا ہے۔ اس کو kick promotion کہتے ہیں، یہ kick promotion پر ہے۔ اس کو دھکا دے کر آگے لگا دیا ہوا ہے۔ جناب! ہم بلوچستان والے اس پر یہاں نہیں بیٹھنا چاہتے۔ اس پر ہم ایک نوکن بائیکاٹ کرنا چاہتے ہیں اور پھر اس ہاؤس کو یہ احساس دلانا چاہتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی میڈم ریسٹھانہ یحییٰ صاحبہ، میڈم کچھ کہنا چاہتی ہیں۔
سینیئر ریسٹھانہ یحییٰ بلوچ، جناب چیئرمین! شکریہ I also support my baloch

brothers on this issue کہ ہماری نمائندگی بہت کم ہے تو میں ان کی support کرتی ہوں۔
(ڈیک بجائے گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین، بار اعمان صاحب۔

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Mr. Chairman ,
thank you very much.

میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں Article 27, sub Article 1 آئین پاکستان کی طرف
it is a very serious issue which they have raised in the House and this
does not need an answer. Answer is already there in the written form, we
have read it and we know that it is a routine clerical answer that this is the
constitutional issue. It needs to be addressed like that:

"No citizen otherwise qualified for appointment in the service of
Pakistan shall be discriminated against in respect of any such
appointment on the ground only of race, religion, caste, sex, residence or
place of birth."

And now if you look at it carefully, it gives different categories on the
basis of which a person can be discriminated.

میں صرف دو باتوں کی طرف آپ کی توجہ in the light of this constitutional
provision چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے ایک سابق سربراہ
نے جو ۱۲ اکتوبر ۹۹ء کے روز راولپنڈی کے کور کمانڈر تھے انہوں نے writ petition فائل کی جو
on the record ہے اور اس میں انہوں نے کہا کہ مجھ سے ظلم ظلم بددیانتیاں اور دھاندلیاں
کروانے کے لیے مجھ پر پریشر ڈالا گیا اور میں نے کام نہیں کیا۔ اس میں ایک اور چیز انہوں نے
کہی کہ چھوٹے صوبوں کے ساتھ بشمول بلوچستان، زیادتی کرنے کے لیے مجھے کہا گیا اور ظلم
ظلم وجوہات سے میں یہ ساری بات سامنے لا رہا ہوں this is one, second is سندھ میں صورت

حال یہ ہے کہ دو درجن میں سے صرف دو یا تین سیکرٹریز عام سول سروس کے ہیں باقی سارے فوجی حضرات ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسا issue نہیں ہے کہ آپ زبانی کہہ دیں کہ ہم میکا پراجیکٹ دے رہے ہیں، کوئی charity نہیں دے رہا ہے، کسی کے گھر سے کچھ نہیں آ رہا اپنی جیب سے کوئی بھی نہیں دے رہا وہ قوم کا پیسا ہے جو ایک فنڈ میں اکٹھا ہوتا ہے، وہاں پول سے نکلتا ہے تو اس کا برابر حصہ ملنا چاہیے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اس پر وزیر صاحب جواب دینے کی بجائے اگر کوئی یقین دہانی کرانے کی پوزیشن میں ہوں کہ اس پوزیشن کو وہ rectify کریں گے اور وہاں کے لوگوں کو اتنے دنوں میں appoint کیا جائے گا پھر تو یہاں پر بیٹھنے کا کوئی جواز ہے اور چونکہ ان کے پاس ایسا کوئی اختیار نہیں ہے اس لیے ہمارے حمایت کرتے ہیں اور نوکن واک آؤٹ کرنا چاہتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اعموان صاحب! جواب تو سن لیں۔ جواب سن لیں۔ اس کے بعد واک آؤٹ کریں۔

(اس مرحلے پر اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، مندوخیل صاحب دوستوں کو جلدی واپس لائیے گا۔

(اپوزیشن کے دوبارہ ایوان میں آنے کے بعد کی کارروائی)

جناب قائم مقام چیئرمین، جی نیازی صاحب! اسماعیل بلیدی main mover ہیں

وہ آگئے ہیں۔

ڈاکٹر شیرانگل خان نیازی، بابر اعموان کو بلائیں جی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ اس کو پھوڑیں جی۔ پنڈی میانوالی کی جنگ

پھوڑیں۔ آپ جو سوال کرنے والا ہے اس کا جواب دیں۔ نیازی صاحب! Mover تو آگئے ہیں۔

Ismail Buledi is the mover.

ڈاکٹر شیرانگل خان نیازی، اعموان صاحب آپ تشریف لے آئیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اعموان صاحب! آپ سے نیازی صاحب کو بہت پیار

ہے۔

ڈاکٹر شیراگلن خان نیازی، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب والا! انہوں نے آرٹیکل ۲۷ کی حق۔ اپڑھی تھی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آرٹیکل پر تو بعد میں آئیں پہلے تو کہہ دیں کہ صرف ایک ہے اور کیوں نہیں ہیں۔

ڈاکٹر شیراگلن خان نیازی، جناب والا! وہ تو انہوں نے پڑھ لیا ہے۔ میں پہلے آرٹیکل ۲۷ کی حق۔ اپڑھتا ہوں۔

No citizen otherwise qualified for appointment in the service of Pakistan shall be discriminated against irrespective of any such appointment on the ground only of race, religion, caste, sex,

آگے کیا ہے residence or place of birth یہ انہوں نے صحیح طور پر نہیں پڑھا اور میرے خیال میں سوچا بھی نہیں ہے۔

Actually the assumption was made in 1973 due to this Act, seeing disproportionate population among four federating units. Therefore, to give concession to those provinces where the population was too meagre than they shall be having less representation at the federal level. Therefore, the quota system was injected. Now Mr. Mian Nawaz Sharif when it expired the date after 20 years, more 20 years have been extended therefore, Mr. Awan should learn out of it that place of birth, it does not give any right to any person to be appointed. This is the first thing. Secondly

ایک سیکریٹری صاحب وہ جن کا فرما رہے تھے غضنفر شیخ صاحب اور یہاں پر جو ہمارے mover ہیں وہ کہہ رہے تھے کہ بے کار منسٹری ہے major controlling it is the main, Parliamentary Ministry of Parliament, Senate and National Assembly. اگر یہ

قومی اسمبلی redundant ہے، بے کار ہے then he is right اگر آپ سب بے کار ہیں اور ویسے ہی بیٹھے ہیں۔ یہاں بھتہ لینے کے لئے تشریف لائے ہیں، کام کرنے کے لئے نہیں آئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جناب نیازی صاحب! آپ جواب دیں۔
ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، خان صاحب! آپ کو بھی دیکھنا پڑتا ہے کیونکہ آپ بھی لوگوں کو دیکھتے ہیں۔ وہ جب بولتے ہیں تو آپ ادھر دیکھتے ہیں۔ جناب والا! میں بتاتا ہوں کہ how many civil servants are from Balochistan میں پڑھ دیتا ہوں۔

Parliamentary Affairs Ministry کا ایک Acting Secretary ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ main regulatory Ministry ہے 'Election Commission of Pakistan' اسی کے ساتھ منسلک ہے، یہ جو Houses بنتے ہیں اس کا قانون میں بناتا ہوں۔ اس کے tribunals ہم بناتے ہیں۔ جتنے bills جاتے ہیں وہ ہمارے پاس آتے ہیں، ایجنڈے پر میں ذاتا ہوں۔ یہ Rules of Procedure جو بنا رہے ہیں، یہ اسی وزارت کا کام ہے، قومی اسمبلی کے بن چکے ہیں اور سینیٹ کے ابھی بنتے ہیں۔ How he says that it is a useless Ministry.

تیسری بات یہ ہے شیخ محسن حسین صاحب DMG کے ہیں، Grade 21 کے Acting Secretary, Parliamentary Affairs Ministry ہیں۔ دوسرے جناب غیاث الدین احمد ہیں جن کے متعلق ابھی مخزنہ فرما رہی تھیں کہ وہ OSD ہیں یہ National Book Foundation کے Managing Director ہیں۔ نمبر تین، جناب نیر آغا DMG Basic Pay Scale 21 کے ہیں، یہ Chief Commissioner, Afghan Refugees under States & Frontier Ministry ہیں۔ جناب سمیع الحق ظہبی Additional Secretary, Environment Division کے ہیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، بلیدی صاحب! سوال یہ ہے کہ

number of Federal Secretaries belonging to Balochistan at

Federal/Provincial level.

وہ additional information ہے۔ نماز سے پہلے میں کچھ اور اس ایوان کے سامنے حال احوال رکھوں گا۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب سمود گوہر
Additional I.G. Government

Joint Secretary, States & Frontier of Punjab, Lahore

Region ہے۔ جناب شوکت حیات ذی آئی جی ' National Highways and Pakistan

Motorway Police ہے۔ جناب محمد نصر اللہ خان ' Deputy Director General,

Intelligence Bureau ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نیازی صاحب! تشریف رکھیں - Message is loud

and clear.

سینیئر آغا پری گل، جب وہ promote ہو کر اسلام آباد آئے تو یہاں سے ان کو OSD بنا کر بلوچستان بھیج دیا، ان کو promotion نہیں دی تو ظاہر ہے ہم لوگوں نے پھر وہاں پر لڑائی کی، بلوچستان نے ہی بنایا، وہ یہاں فیڈرل گورنمنٹ اسلام آباد میں تو اس وقت نہیں ہیں۔ جناب چیئرمین! آپ بھی ذرا انصاف کریں، میں نے نیازی صاحب سے یہ پوچھا تھا کہ ہمارے اکیس اور بائیس گریڈ کے افسر یہاں اسلام آباد آتے ہیں تو آپ ان کو واپس بلوچستان OSD بنا کر بھیجتے ہیں، ظاہر ہے اب وہ بے چارے یہاں سے بلوچستان چلے گئے تو بلوچستان والوں نے انہیں کچھ لگانا ہی تھا۔ ان کو نہ لگاتے۔

سینیئر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، جناب چیئرمین! میں صرف ایک جملہ آپ کی اجازت سے کہوں گا۔ جس طرح سے مریضوں کو self medication سے منع کیا جاتا ہے اس طرح ضروری نہیں ہے کہ ہر انگریزی پڑھنے والا ساری آئین اور قانون کی کتابیں پڑھے۔ میں صرف یہ جواب دینا چاہتا ہوں کہ

خود کو یہ دانا سمجھتا ہے بہت نادان ہے
اس کی نادانی کی یہ سب سے بڑی پہچان ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میں House کو in confidence لینا چاہوں گا کیونکہ

Select Committee. کل بیٹھے گی specially members who will be attending

eye reports کل آج the Select Committee. Charity begins at home. کا مسند ہو

گیا ہے۔ Officers کے بارے میں بھی intelligence reports مانگی جاتی رہیں۔ انہیں جنس

کتنی قابل ہے، کسی نے ایف اے بریو و چارلی ٹی وی پروگرام اگر دیکھا تھا تو وہ report دیکھ لیں۔

اپنے سے میں شروع کرتا ہوں کیوں آدمی ڈرے۔ جان ہماری جو سگریٹ نہیں پیتا کہتے تھے کہ

he also drinks. میں وہ چیزیں آپ کو بتا رہا ہوں جو حقیقت ہیں اور جو میں خود جانتا ہوں۔

officers کے بارے میں یہ بھی لکھا گیا ہے they are eveningers. Eveninger is

something else and efficiency is something else, merit has to be done,

we have to be just and we have to give the rightful share to all the

provinces | کر یہ ملک ہم نے چلانا ہے۔

Thank you very much. Now the House is adjourned for 25 minutes for Maghrib prayers. The remaining questions, will become part of House proceedings and their replies will be taken as read. Now, we will go for prayers. All the questions are now part of the House proceedings. Thank you very much.

90. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 28-11-2006 at 14:52 p.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

- (a) the number of automobile batteries and its parts imported since July 2005 with head-wise and ampere-wise details;*
- (b) the names of countries from which those automobile batteries and its parts were imported indicating also the number of batteries and its parts imported from each country; and*
- (c) the names of importers of those items?*

Mr. Omar Ayub Khan: (a) Since July, 2005 133267 number of automobile batteries and 10869414 number of parts have been imported upto 31-12-2006. Amperage wise/battery wise details are not available in customs database. However, the broad spectrum of amperage from the country of export is:—

China	2.5 ampere (for motorcycle)
Korea	40—180 ampere
Thailand	30—200 ampere
Japan	28—100 ampere

(b) Automobile Batteries		Automobile Battery Parts	
China	54708	China	10765690
Malaysia	—	Malaysia	34737
Korea	39882	Korea	—
Switzerland	10	Switzerland	—
Thailand	22900	Thailand	21112
Japan	9753	Japan	647
Germany	2365	Germany	35047
Hong Kong	—	Hong Kong	1000
Australia	—	Australia	2842
Italy	18	Italy	4989
Singapore	33	Singapore	—
Taiwan	3550	Taiwan	3348
UK	22	UK	02
Spain	23	Spain	—
Netherlands	02	Netherlands	—
France	01	France	—
(c) Automobile Batteries		Automobile Battery Parts	
1. A.B. Enterprises.		1. Ali's Business machines (Pvt.) Ltd.	
2. Ali Enterprises.		2. Allied Industrial Equipment.	

Automobile Batteries

Automobile Battery Parts

- | | |
|--------------------------------|--------------------------------------|
| 3. Ali's Traders. | 3. Atlas Battery. |
| 4. Allied Engineering. | 4. Epoxy Industries. |
| 5. Auto net Technologies. | 5. F.A. Corporation. |
| 6. Azkis Cosmopolitan. | 6. Fazil Sons Corporation. |
| 7. Chaudhry Sugar Mills. | 7. Galvanic International. |
| 8. Dewan Motor (Pvt.) Ltd. | 8. Hissa Enterprises. Nafey Battery. |
| 9. Euro Asia Machinery. | 9. National Battery Industries. |
| 10. Fouzia Trading Corp. | 10. Nishat Mills Ltd. |
| 11. Good Will Traders. | 11. Pakistan Accumulaors. |
| 12. H. K. Traders. | 12. Safa International. |
| 13. Javedan Resources Corp. | 13. Trade Sea Company. |
| 14. Magoon Brothers. | |
| 15. Nafey Battery (Pvt.) Ltd. | |
| 16. Nazir Son's. | |
| 17. S. Aftab Ahmed. | |
| 18. Sherazi Trading. | |
| 19. United Enterprises. | |
| 20. Zaryab International. | |
| 21. Shaikh Mohammad Shafiq. | |
| 22. Shahfaqt Iabal. | |
| 23. Feroz Arif. | |
| 24. Atlas Battery. | |
| 25. Ishaq Ali. | |
| 26. Raja Qaiser Shafiq | |
| 27. Shafiuddin. | |
| 28. Najam Riaz. | |
| 29. Muhammad Akram. | |
| 30. Shahzada Huayat Magoon | |
| 31. Liaquat Ali Sheikh | |
| 32. Waqas Shahzada | |
| 33. Kohinoor engineering Works | |
| 34. Exide Pakistan | |
| 35. Adamjee Automobiles | |
| 36. Al-Mecca Enterprises | |
| 37. K.K. Power International | |
| 38. Shahnawaz Private Ltd. | |
| 39. Dewan Motors Private Ltd. | |
| 40. Zeeshan Electric Cable. | |
-

91. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 28-11-2006 at 14:52 p.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

- (a) *the procedure being adopted for evaluation of automobile batteries being imported from abroad;*
- (b) *the per battery evaluation assessed by the concerned authorities of CBR of the batteries imported since July, 2005 with head-wise and ampere-wise details; and*
- (c) *the comparison of the said evaluation with the prices of automobile batteries in the countries from which the same were imported?*

Mr. Omar Ayub Khan: (a) Automobile batteries and its parts, like other imports, are assessed in terms of section 25 of the Customs Act, 1969. However section 25A of the said Act provides that Collector on his own motion or the Director of Customs Valuation on a reference made to him, may determine the customs value of any goods or class of goods imported in Pakistan, and value so determined is applicable value for assessment of relevant period of import. In case of automotive batteries the value has also been notified for certain brands *vide* letter No. Misc/2/2005/-VA/6590 dated 05-10-2006 and the same is enclosed as Annex-A.

- (b) Per battery head/Ampere-wise assessed value is as under:—
 - (i) From China normally the batteries of motorcycles of 2.5 ampere were imported and assessed in the range of US\$ 0.75/pc to 1.10/pc depending upon the quantity and supplier.
 - (ii) From Lorea the batteries were imported in the range of 40—180 amperage and were assessed @ US\$ 8.74/pc—US\$ 16.20/pc.
 - (iii) From Thailand the batteries were imported in the range of 35—200 amperage and were assessed @ US\$ 13.37/pc US\$ 56.74/pc.
 - (iv) From Japan the batteries were imported in the range of 28—100 amperage and were assessed @ US\$ 7.50/pc—US\$ 17.50/pc.

Value of certain brands has been determined by Director (Valuation) under Section 25A (Annex-A) and these are being assessed accordingly.

- (c) The prices of automotive batteries prevailing in countries of export are not available with the Central Board of Revenue.

Annex-A

**GOVERNMENT OF PAKISTAN
DIRECTORATE GENERAL OF CUSTOMS VALUATION & PCA
CUSTOM HOUSE KARACHI**

o.Misc/2/2005-VA/6590

Karachi, the 05-X-2006

he Collectors of Customs,
ppraisalment/ MCC (CARE)/ Preventive,
ort Muhammad Bin Qasim,
Karachi.

he Collectors of Customs,
ryports Lahore/ Faisalabad/ Sambrial Sialkot/
ujranwala, Multan/ Rawalpindi/ Queeta/ Hyderabad/
Peshawar.

**subject : Determination of Customs Values of Automotive Batteries
under section 25-A of the Customs Act, 1969.**

Please refer to the subject cited above.

The Directorate of Customs Valuation & PCA received a complaint from M/s.Pakistan Battery Manufacturing Association, through Central Board of Revenue, Islamabad letter C.No.7(14)S/Val/2005, dated 03-07-2006 that import of Automotive Batteries is being made on highly under-invoiced values. The contents of the complaint were examined and an exhaustive exercise was conducted to arrive at assessable Customs values of Automotive Batteries.

2. By adopting various methods to arrive at correct values including analysis of historical database, International market price trends, work back analysis and manufacturing cost analysis, the following values are being determined for assessment of the imported goods i.e. Automotive Batteries classified under H.S.Code No.8507.1000 ;

HANKOOK BRAND AUTOMOTIVE BATTERY OF KOREAN ORIGIN						
S.No.	Old Model No.	New Model No.	Capacity	Weight	Type	Determined Customs Values
01.	MF42B19L	42B19L	40 to 44AH	9.5 to 10.5 kgs	Maintenance free	US\$ 18.40
02.	MF50B24R	55B24R	45 to 64AH	11 to 13 kgs	Maintenance free	US\$ 22.60
03.	MF50B24L	55B20L	45 to 64AH	11 to 13 kgs	Maintenance free	US\$ 22.60
04.	MF50B24RS	55B20RS	45 to 64 AH	11 to 13 kgs	Maintenance free	US\$ 22.60
05.	MF90D26R	80D26R	75 to 89AH	17 to 19 kgs	Maintenance free	US\$ 32.00
06.	MF90D26L	80D26L	75 to 89AH	17 to 19 kgs	Maintenance	US\$ 32.00

S.No.	Old Model No.	New Model No.	Capacity	Weight	Type	Determined Customs Values
07.	MF100(Diesel)	—	100 to 119AH	21.5 to 24 kgs	Maintenance free	US\$ 46.00
08.	NS40 NS40Z & NS40ZL	31B20R 36B20R, 36B20L	29 to 39AH	6 to 7.5 kgs 6 to 7.5 kgs	Lead Acid Battery	US\$ 15.15 US\$ 15.15 US\$ 15.15
09.	NS-60	—	40 to 44AH	7.6 to 8.5 kgs	—	US\$ 17.50

PANASONIC BRAND AUTOMOTIVE BATTERY OF THAILAND ORIGIN

S.No.	Old Model No.	New Model No.	Capacity	Weight	Type	Determined Customs Values
01.	TF39B-19	—	20 to 39AH	8 to 9.5 kgs	Maintenance free	US\$ 18.60
02.	TF46B-24	NS60P	45 to 64AH	11 to 13 kgs	Maintenance free	US\$ 23.00
03.	TF46B-24	NS60LP	45 to 64AH	11 to 13 kgs	Maintenance free	US\$ 23.00
04.	TF46B-24	NS60(S)P	45 to 64AH	11 to 13 kgs	Maintenance free	US\$ 23.00
05.	TF65D-26	NS70P	65 to 74AH	15.5 to 16.5 kgs	Maintenance free	US\$ 26.65
06.	TF65D-26	NS70LP	65 to 74AH	15.5 to 16.5 kgs	Maintenance free	US\$ 26.65
07.	TF80D-26	NX110SP	65 to 74AH	15.5 to 16.5 kgs	Maintenance free	US\$ 27.60
08.	TF80D-26	NX110-SLP	65 to 74AH	15.5 to 16 kgs	Maintenance free	US\$ 27.60
09.	TF105D-31	TP105D31	90 to 99AH	19.5 to 21 kgs	Maintenance free	US\$ 36.80
10.	TF105D31	TP105D31	90 to 99AH	19.5 to 21 kgs	Maintenance free	US\$ 36.80
11.	TF600-38	—	100 to 119AH	21.5 to 24 kgs	Maintenance free	US\$ 39.50
12.	N200-APH	—	180AH and above	31 kgs	Lead Acid Battery	US\$ 67.00
13.	N200-PI	—	180AH and above	31 kgs	Lead Acid Battery	US\$ 67.00

BOSCH BRAND AUTOMOTIVE BATTERY OF EUROPEAN ORIGIN

S.No.	Old Model No.	Capacity	Weight	Type	Determined Customs Values
01.	0093A5403J	40 to 44 AH	9.5 to 10.5 kgs	Maintenance Free	US\$ 21.43
02.	0093A5454E	45 to 64 AH	11 to 13 kgs	Maintenance free	US\$ 25.83
03.	0093S5551N	45 to 64 AH	11 to 13kgs	Maintenance free	US\$ 42.12
04.	0093S56615	65 to 74 AH	15.5 to 16.5 kgs	Maintenance free	US\$ 59.67
05.	0093S59032	90 to 99 AH	19.5 to 21 kgs	Maintenance free	US\$ 75.50
06.	0093S6003N	100 to 119 AH	21.5 to 24 kgs	Maintenance free	US\$ 87.45

YUASA BRAND AUTOMOTIVE BATTERY OF JAPANESE ORIGIN

S.No.	Old Model No.	Capacity	Weight	Type	Determined Customs Values
01.	N-70	65 to 74 AH	12.9 to 14 kgs.	Lead Acid	US\$ 25.50

95. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: (Notice received on 28-11-2006 at 14:55 p.m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state as to whether it is a fact that Pakistan's trade deficit was 2.13 billion dollars during July-August this year while during the corresponding months of last year it was 1.56 billion dollars, if so, the reasons for that increase?

Mr. Humayun Akhtar Khan: It is a fact that Pakistan's trade deficit was 2.13 billion dollars during July-August, this year as compare to the corresponding months of last year which was 1.56 billion dollars.

Reasons for increase in trade deficit during July-August, 2006-2007 is as under:—

- (i) Increase of US\$ 540 million in imports of petroleum and petroleum products from US\$ 1009 million in July-August, 2005 to US\$ 1549 million in July-August, 2006. This was due to increase in prices as well as quantities of the imported products. This accounts for 94.4% of increased deficit of US\$ 572 million during the said period as compared to corresponding period last year.
- (ii) The import of raw material for textile sector also went up by US\$ 12.6 million during the said period from US\$ 180.8 million in July-August, 2005 to US\$ 193.4 million in July-August, 2006.
- (iii) Pakistan's economy has been growing at an average rate of almost 7% per annum during the last four years. Higher growth always increases the demand for imports resulting in a wider trade deficit.

96. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** (Notice received on 28-11-2006 at 14:55 p.m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state the steps taken by the Government to pay better returns to tobacco growers in NWFP by multi-national cigarette manufacturing companies?

Mr. Humayun Akhtar Khan: (i) MLO 487 ensures protection to growers through laying down that prices paid during one year for tobacco shall not be less than the prices paid for the same tobacco during the previous year.

(ii) Pakistan Tobacco Board ensures strict enforcement of MLO 487 and other provisions which ensure on time payment of adequate prices to growers.

(iii) The law also lays down that companies shall enter into contract/agreement with the genuine growers and shall be bound to purchase all the contracted tobacco.

97. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** (Notice received on 28-11-2006 at 14:55 p.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the steps being taken by the Government to encourage overseas Pakistanis to adopt legal channels for their remittances to Pakistan?

Mr. Omar Ayub Khan: The following steps have been taken at State Bank level to encourage overseas Pakistanis to adopt legal channels for their remittances to Pakistan:—

- Banks have been instructed to establish 'Home Remittances Cell' with dedicated professional personnel including IT experts.
- Banks have been instructed to submit their annual strategic plans for mobilization of remittances to the State Bank.

- A complaint and monitoring cell has been established with in SBP to entertain the complaints of remitters/beneficiaries with respect to timely delivery of remittances and other related issues.
- In consultation with the Government, a policy was devised to give incentive to the Banks to accelerate Home Remittances. In this regard, in order to share related costs of handling remittances, an amount of Pak Rupees not exceeding SR 25/- is being paid to banks against each remittance of US\$ 100/- or more. The incentive also enables banks to reduce their charges to the remitters so that they are encouraged to use the banking channels for transfer of money. The banks are, however, re-imbursed in Pak Rupees and not in Saudi Rials.
- Remittances business is a good source of earning for the Exchange Companies. To make this function of Exchange Companies more effective and fruitful, Exchange Companies have been allowed to make agreements with Foreign Entities/parties. The terms of agreement are as per mutual consent of the parties and SBP has not specified any terms and conditions in this regard except to have prior approval. However, as a regulator, SBP makes its every best to ensure that the standing of the foreign entity should be satisfactory to avoid any rise of indulgence in Money Laundering.

98. ***Mr. Liaqat A. Bangulzai:**(Notice received on 28-11-2006 at 15:30 p.m.)

Will the Minister for Population Welfare be pleased to state:

- (a) *the details of funds spent by the Government for controlling the population growth rate in the country during the last five years; and*
- (b) *the rate of success in achieving the goal of control over population growth rate?*

Ch. Shahbaz Hussain: (a) The details of funds spent by the government for controlling the population growth rate in the country during the last five years is as under:—

(Rupees in million)

Years	2001-2002 to 2005-2006			
	Allocation	Releases	Revised Allocation	Expenditure
2001-2002	1,800.000	1,543,812	1,543.728	1,454.204
2002-2003	2,300.000	1,919.384	1,938.384	1,796.846
2003-2004	3,114.889	2,338.889	2,346.368	2,169.004
2004-2005	2,586.000	2,430.130	2,431.413	2,139.758
2005-2006	4,370.864	4,368.304	3,581.184	3,047.422
Grand Total:	14,171.753	12,600.519	11,841.077	10,607.234

(b) The Population growth rate has declined from 2.06% in the year 2001 to 1/86% (projected) in the year 2006 which can be termed as success in achieving the goal of control over population growth rate.

Source: (1) Federal Bureau of Statistics, Pakistan Demographic Survey 2001 and 2003.

(2) Planning Commission, Population Projections 1998—2023.

99. ***Mr. Liaqat A. Bangulzai:** (Notice received on 28-11-2006 at 15:30 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) *the number of vacant posts of Section Officers at present; and*

(b) *the time by which the next Promotional Examination for Section Officers will be held?*

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) At present 359 posts of Section Officers are lying vacant.

(b) Federal Public Service Commission (FPSC) has already been requested to hold the Promotional Examination by December, 2006. The Commission has also issued Public Notice for holding of the examination from 26-12-2006.

100. ***Mr. Liaqat A. Bangulzai:**(Notice received on 28-11-2006 at 15:30 p.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the names and designations of the persons working in the Ministry of Finance and Revenue whom honourariums were paid during 2005-06 indicating also the number of basic salaries paid in each case and the extraordinary services rendered by them in addition to their routine official functions due to which honourariums were paid?

Mr. Omar Ayub Khan: (I) names/designation and number of basic salaries to whom budget honorarium were granted is at Annex-I

(II) The honourarium was granted in recognition of performance/contribution towards the preparation of Federal budget, which is a very tough and time consuming exercise, spread over several months.

(Annexure has been placed on the Table of the House as well as library).

101. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:**(Notice received on 30-11-2006 at 11:35 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

- (a) the last annual report of the Federal Public Service Commission presented in the Senate indicating also the date on which the same was presented in the Senate;*
- (b) the years for which the report of the FPSC have not been presented in the Senate indicating also the reasons for non presentation of the same; and*
- (c) the time by which the remaining reports of FPSC will be presented in the Senate?*

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) The last Annual Report of FPSC for the year-2002 was on the order of the day in the Senate on May 4, 2004.

(b) The reports for the year 2003, 2004 and 2005 have not yet been presented to the Senate. The report for the year 2003 was submitted to the President's Secretariat on 3-12-2004 whereas reports for 2004 and 2005 were presented by the Chairman, FPSC to the President on 13-11-2006.

(c) After the President approves laying of the said reports before the Senate, the same will be forwarded to the Parliamentary Affairs Division for needful to be done.

102. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:**(Notice received on 30-11-2006 at 11:35 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

- (a) *the sanctioned strength of the members of the Federal Public Service Commission including the Chairman;*
- (b) *the names of the persons presently working as members of the FPSC; and*
- (c) *the number of vacancies of members in that commission and the time by which the same will be filled in?*

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) The FPSC (Composition and Conditions of Service) Regulations 1978 provides as under:—

“The Commission shall consist of a Chairman and not more than eleven Members.”

(b) The names of present Members of the FPSC are as under:—

- (i) Dr. Mutawakkil Kazi
- (ii) Saiyed Mohib Asad.
- (iii) Lt. Gen. (Retd.) Syed Abdul Ahad Najmi
- (iv) Mr. Muhammad Aziz Khan
- (v) Rear Admiral (Retd.) Muhammad Nashat Raffi, HI(M).
- (vi) Ms. Fazila Aliani.

(c) In accordance with provision as at (a) above, the Commission may have less then eleven Members so it is not possible to say that there are vacant or unfilled positions, as such.

103. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:**(Notice received on 30-11-2006 at 11:35 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

- (a) the qualifications and experience required for appointment as Secretary, Federal Public Service Commission; and*
- (b) whether it is a fact that the post of the Secretary has not been filled on regular basis; if so the date of the vacancy and the reasons for not filling the said vacancy?*

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) A BS-21 officer having the requisite length of service/experience as prescribed under the rules may be appointed against such position.

(b) No. The post of the Secretary, Federal Public Service Commission (FPSC) is filled on regular basis.

104. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** (Notice received on 30-11-2006 at 12.20 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

- (a) the number of persons employed in the public sector in accordance with the last census with province-wise break-up; and*
- (b) whether the said employment figures are published monthly, if not, the reasons thereof?*

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) According to Annual Census conducted with reference date 1st July, 2005, the actual strength of all categories of Federal Government Employees is 3,58,130. The Province-wise break-up is as under:—

Punjab	1,77,828
Sindh	58,089
NWFP	83,261
Balochistan	11,091

AJ&K	4,398
NA	21,565
FATA	1,898
Total :	3,58,130

(b) The Pakistan Public Administration Research Centre (PPARC), Establishment Division conducts census of Federal Government employees as well as employees of Corporation/Bodies annually, because data collection and compilation is a time-consuming exercise and completing it every month is not possible.

105. ***Prof. Khurshid Ahmed:** (Notice received on 1-12-2006 at 11.30 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

- (a) *the rules under which direct appointments as Assistant Superintendents of Police are made;*
- (b) *whether it is a fact that all vacant posts of ASPs are not filled in by the persons belonging to police group and having special training in that field, if so, its reasons;*
- (c) *the names of persons belonging to other groups who were appointed as ASPs since 1st January, 2006;*
- (d) *the criteria laid down for appointments of the persons belonging to other groups as ASPs; and*
- (e) *the names and place of domicile of ASPs presently posted in Balochistan?*

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) Direct appointments as Assistant Superintendent of Police (BS-17) are made under provisions of Rules 5 and 6 of the PSP (Composition, Cadre and Seniority) Rules, 1985 (Annex-I).

(b) No.

(c) No person of other Groups has been appointed as ASP, since 1st January, 2006.

(d) Persons belonging to other Groups are not appointed as ASPs. However, under Rule 9(2) of PSP (Composition, Cadre and Seniority Rules, 1985 they can be posted for 12 months against a police cadre post (Annex-II). There is no specified criteria for appointment under this rule.

(e) The names and place of domicile of ASPs, presently posted in Balochistan are attached (Annex-III).

Annex-I

S. R. O. 1033(I)/85.—In exercise of the powers conferred by section 25 of the Civil Servants Act, 1973 (LXXI of 1973), the President is pleased to make the following rules, namely:—

1. **Short title and commencement.**—(1) These rules may be called the Police Service of Pakistan (Composition, Cadre and Seniority) Rules, 1985.

(2) They shall come into force at once.

2. **Definitions.**—In these rules, unless there is anything repugnant in the subject or context,—

(a) “Cadre post” means a post specified in the Schedule;

(b) “Commission” means the Federal Public Service Commission;

(c) “Schedule” means the schedule to these rules;

(d) “Service” means the Police Service of Pakistan referred to in rule 3.

3. **Change in nomenclature and composition.**—(1) Notwithstanding anything contained in the All Pakistan Services (Change in Nomenclature) Rules, 1973, the Police Group in the All Pakistan Unified Grades is renamed as the Police Service of Pakistan.

(2) The Police Service of Pakistan shall consist of:

(a) persons appointed or deemed to have been appointed to the Police Service of Pakistan in accordance with the Police Service of Pakistan (Composition and Cadre) Rules, 1969;

(b) persons, other than those mentioned in clause (a), appointed to the Police Group whose names appeared in the gradation list issued on

the 28th August, 1980 and persons appointed in the Police Group after the date but before the commencement of these rules; and

(c) persons appointed to the Service in accordance with these rules.

4. **Cadre strength.**—(1) The cadre strength of the service shall be as specified in the Schedule.

(2) The President, or a person authorized by him in this behalf, may, from time to time, and in the case of posts in connection with the affairs of a Province after consultation with the Governor of the Province, remove from or include any post in the Schedule.

5. **Initial appointment.**—(1) Initial appointment to the service against cadre posts in basic Grade 17 shall be made on the basis of the results of the competitive examinations held for the purpose by the Commission.

(2) Unless the appointing authority in any case otherwise directs, a person appointed to the Service under sub-rule (1) shall be appointed to the Service as a probationer in accordance with the rules which the Federal Government may make from time to time, including rules and orders relating to training during probation, and shall be required to undergo such departmental training and pass such departmental examinations as may be specified by the Federal Government or the Government of the Province to which he is allocated.

6. **Appointment of officers of Armed Forces.**—Officers of the Armed Forces of the rank of Captain and Major or equivalent shall be eligible for appointment to the Service in accordance with the procedure laid down by Government and against the cadre posts reserved for them from time to time.

7. **Appointment of members of Police cadre if a Province.**—Members of the Police cadre of a Province shall be appointed to the Service on the basis of selection made on the recommendation of the Governor:

Provided that appointment of members of the police cadre of a Province under this rule shall not exceed 40% of the senior cadre posts in that Province as specified in the Schedule.

***[7-A. Appointment of members of Pakistan Railway Police.**—Member of the Pakistan Railway Police shall be appointed to the service on the basis of selection made on the recommendation of the Ministry of Railways:

*Added vide Estt. Division Notification No. S.R.O. 258(1)/92, dated 16-4-1992.

Provided that the appointment of members of the Police cadre of Railways under this rule shall not exceed 40% of the senior cadre posts of Pakistan Railway Police as specified in the Schedule].

****[7-B. Appointment of members of Police cadre of the Islamabad Capital Territory.—**Members of Police cadre of the Islamabad Capital Territory shall be appointed to the service on the basis of selection made on the recommendations of Ministry of Interior:

Provided that appointment of members of Police cadre under this rule shall not exceed 40% of the senior cadre posts in the Islamabad Capital Territory Police as specified in the schedule].

8. Appointment by promotion.—Members of the Service shall be eligible for promotion to higher posts in accordance with the Civil Servants (Appointment, Promotion and Transfer) Rules, 1973, and the administrative instructions issued from time to time.

9. General.—(1) A cadre post shall ordinarily be filled by a member of the Service.

(2) Nothing in sub-rule (1) shall be construed as preventing the posting to a cadre post of a person who is not a member of the Service:

Provided that no such person shall be so posted for a period exceeding twelve months except with the previous sanction of the authority competent to make appointment to the post.

10. Liability to serve.—A member of the Service shall be liable to serve anywhere in Pakistan in any post and to hold, if he is so directed, more than one post at the same time.

11. Seniority.—(1) The members of the Service referred to in clauses (a) and (b) of sub-rule (2) of rule 3 shall retain the same seniority as is shown in the gradation list as it stood immediately before the commencement of these rules.

(2) Persons appointed to the Service in accordance with these rules shall count seniority from the date of regular appointment against a post in the Service subject to the following conditions namely:—

- (a) persons selected for initial appointment on the basis of the same competitive examination shall on appointment reckon seniority *inter se* in accordance with the merit position obtained in that examination;

****Added vide Estt. Division Notification No. S.R.O. 1360(1)/98, dated 24-11-1998.**

- (b) officers of the Armed Forces selected for appointment to a cadre post on regular basis in a batch shall on appointment retain their seniority *inter se*:

Provided that officers of the Armed Forces appointed in basic Grade 17 in a year shall be treated as senior to probationers appointed in the same year on the basis of the competitive examination held by Commission.

- (c) members of the police cadre of a particular Province selected in a year shall on appointment to the Service take seniority *inter se* as in the Provincial cadre and in keeping with that sequence, each such member shall reckon his date of regular appointment to the Service from the day the respective vacancy arose in the senior cadre posts reserved in that Province for such officers as specified in the schedule:

Provided that, if the date of regular appointment of officers of two or more Provinces be the same, their seniority *inter se* shall be determined on the basis of their date of regular appointment to the post of Superintendent of Police;

- (d) officers selected for promotion in the same batch shall on promotion retain their seniority as in the lower post; and
- (e) *the general principles of seniority set out in the Establishment Division O.M. NO. 1/16/69-D. II dated the 31st December, 1970, shall apply in matters covered by these rules.

12. The Police Service of Pakistan (Composition and Cadre) Rules, 1969, are hereby repealed.

THE SCHEDULE POLICE SERVICE OF PAKISTAN CADRE STRENGTH

[See rule 4 & 7]

1. THE FEDERATION

1. Senior posts:

(A) Islamabad Capital Territory:—

Inspector General of Police.....	1
Senior Superintendent of Police.....	1

*The principles of seniority stand replaced by Civil Servants (Seniority) Rules, 1993 reproduced under (Sl. No. 138, Chapter-II).

Superintendent of Police.....	1
Assistant Inspector General of Police.....	1

Annex-III

**PSP/BS-17 OFFICERS (ASPs) POSTED/UNDER TRANSFER TO
GOVERNMENT OF BALOCHISTAN**

Sl. No.	Name of ASP	Domicile
1.	Mr. Usman Akram Gondal	Punjab
2.	Mr. Zeeshan Asghar	Punjab
3.	Rai Babar Saeed	Punjab
4.	Mr. Qamar-uz-Zaman	Sindh
5.	Mr. Faizullah Karejo	Sindh
6.	Mr. Afzal Ahmad Kosar	Punjab
7.	Mr. Haider Ashraf	Punjab
8.	Mr. Shakir Hussain Dawar	FATA
9.	Mr. Karamullah	Sindh
10.	Mr. Qsim Ali	NWFP
11.	Mr. Farrukh Ali	Sindh
12.	Mr. Abdul Hameed Sanjrani	Sindh
13.	Mr. Muhammad Saleed	NWFP
14.	Mr. Athar Ismail Amjad	Punjab
15.	Syed Fareed Ali	Punjab
16.	Mr. Imran Mahmood	Punjab
17.	Mr. M. Kashif Mushtaq Kanjoo	Punjab
18.	Mr. Omar Shahid Hamid (yet to join)	Punjab
19.	Mr. Nasir Mukhtar Rajput (yet to join)	Punjab
20.	Mr. Ehsan Manzoor (yet to join)	Balochistan

106. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** (Notice received on 4-12-2006 at 13.50 p.m.).

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the number of persons working in the National Electric Power Regulatory Authority with province-wise break-up?

Minister Incharge of the Cabinet Division: 141 persons are working in NEPRA. Province-wise break-up of employees is given below:—

Sl. No.	Province	No. of Employees
1.	Punjab	98
2.	NWFP	22
3.	Sindh	10
4.	Balochistan	07
Total:		137

Four employees are from FANA (2) and AJK (2).

107. ***Dr. Safdar Ali Abbasi:** (Notice received on 9-12-2006 at 11.20 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

- (a) the number, names and nature of appointment of the officers in BPS 17 and 18 appointed in Inter Provincial Co-ordination Wing, Cabinet Division, since 1st January, 2006; and*
- (b) whether provincial quota was observed in those appointments, if not, its reasons?*

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) Nil.

- (b) Not applicable.

اجلاس کی کارروائی وقفہ نماز مغرب کے بعد زیر صدارت جناب قائم مقام چیئرمین میر جان محمد

فلان جہلی شروع ہوئی

LEAVE OF ABSENCE

جناب قائم مقام چیئرمین، بسم الله الرحمن الرحيم - We restart. I go to the leave applications جناب نعیم حسین ہتھ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ انیس جنوری کو اجلاس میں شرکت نہ کر سکے جس کے لیے انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، جناب نثار احمد میمن صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ اٹھارہ اور انیس جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، اس لیے انہوں نے ان تہائیکوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، جناب مشاہد حسین سید نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ ۲۲ جنوری تا اختتام مالیہ اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، محترمہ سینیہ رؤف صاحبہ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۲ جنوری تا ۲۶ جنوری ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، پروفیسر غورخید احمد نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج

مورخ تیس جنوری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، جناب فاروق حامد نانک نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر
مورخ بائیس اور تیس جنوری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور
ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، جناب سکندر اقبال صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ بعض
سرکاری مصروفیات کی بنا پر مورخ ۲۲ جنوری تا حالیہ مکمل اجلاس شرکت نہیں کر سکیں گے۔
چوہدری ظفر اقبال وزانج نے اطلاع دی ہے کہ وہ ناسازی طبع پر آج مورخ ۲۲ جنوری کو اجلاس میں
شرکت نہیں کر سکیں گے۔

Privilege motion کل move ہوا تھا۔ اگر privilege motion پر بات کر لینے
دیں۔ کل رانجھا صاحب Chair کر رہے تھے۔ ان سے پوچھا ہے۔ جو نکات کل رضا ربانی صاحب نے
اٹھائے تھے، ان کے بارے میں ان سے بات ہوئی ہے۔ Minister for Parliamentary
Affairs سے بھی بات ہوئی ہے۔ I think, Ranjha sahib and myself, we have

ab discussed it. The motion is referred to the Privileges Committee.

adjournment motion پر آجائیں؟ جی بھنڈر صاحب۔

سینیئر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب! actually record پر آنا چاہیے کہ I rule

the motion in order and refer it to the Standing Committee.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much.

We are lucky to have some senior parliamentarians with repeat کرتا ہوں۔

us. I rule the motion in order and refer it to the Privileges Committee.

میڈم پری گل صاحبہ۔

POINT OF ORDER IMPROPER T.V COVERAGE AND ACTIVATION OF
COMMITTEE SYSTEM.

سینیئر آغا پری گل، جناب! میرا ایک point of order ہے کیونکہ ہمارے جتنے بھی سینیٹرز ہیں ہم واپڈا کمیٹی کے ممبر بھی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ پورے سال، ڈیڑھ سال سے Standing Committee کی کوئی میٹنگ نہیں ہوئی۔ میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ کیا مسئلہ ہے، اتنے مسائل ہیں ہمارے مگر آج تک ہماری ایک بھی میٹنگ نہیں ہوئی۔ ہمارے اتنے سارے کام ہیں۔

سینیئر میاں رضا ربانی، جناب! پریس گیلری میں صحافی نہیں ہیں، آپ کسی سے request کریں کہ وہ ان کو مناکر لائیں۔ سبیل قلندر صاحب جو اغوا ہوئے ہیں اس سلسلے میں صحافی واک آؤٹ کر رہے ہیں۔ کل بھی یہ مسئلہ اٹھایا گیا تھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، عظیم طارق صاحب House میں ہیں؟ I think he is not in the House راجہ صاحب! ان کو inform کریں کہ وہ بھی بائیں and one member from the Opposition benches بھی چلا جائے۔ جی میڈم۔

سینیئر آغا پری گل، جناب چیئرمین صاحب! میں آپ سے یہ request کرنا چاہتی ہوں کہ ہم لوگ ۴، ۵ کمیٹیوں میں ممبر ہیں۔ خاص طور پر جو واپڈا کمیٹی ہے، انفارمیشن ہے اور دوسری کمیٹیاں ہیں جن کے آج تک کوئی چیئرمین ہی نہیں ہیں کیونکہ ہمارے جتنے بھی واپڈا کے اور دوسرے مسائل ہیں، آج تک نہ ہمارا کوئی کام ہو رہا ہے اور نہ آپ لوگ Standing Committees کے چیئرمین بنا رہے ہیں۔ میں آپ سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ جلد از جلد Standing کمیٹیوں کے چیئرمین بنائیں۔

دوسرا point میرا یہ ہے کہ ہم یہاں پر جتنی تقریریں کرتے ہیں اور point of order پر بات کرتے ہیں T.V. نے ایک تقاشا بنایا ہوا ہے۔ لوگوں نے ہمارا مذاق اڑانا شروع کر دیا ہے کہ سارے سینیٹرز ایسے بیٹھے ہوتے ہیں جیسے کسی ماتم میں بیٹھے ہیں۔ جناب! میں آپ سے request کرتی ہوں کہ آپ ذرا Information Minister سے کہیں کہ سینیٹ نے کیا ظلم کیا ہے۔ اب جتنے بھی سینیٹرز points of order پر اٹھتے ہیں، اپنے علاقوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

اپنے علاقے کی باتیں کرتے ہیں۔ آج تک کسی سینیٹر کو انہوں نے اس طرح کھڑے ہو کر بتایا نہیں کہ یہ فلاں سینیٹر نے اپنے علاقے کی نمائندگی کی ہے۔ غلم ہے جناب! لوگ کہتے ہیں کہ آپ لوگ تو ایسے پیٹھے ہوئے ہیں جیسے فاتحہ پڑھ رہے ہوں۔ یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ دو سال سے ہم چیخ رہے ہیں اور جب شیخ رشید صاحب منسٹر تھے تب بھی ہم چیختے رہے۔ ہم لوگوں کو اسی طرح پیٹھے ہوئے دکھاتے ہیں۔ آج آپ ضرور دیکھیں۔ آپ دیکھیں جتنے بھی سینیٹرز ہیں ایسے غمگین اور پریشان پیٹھے ہوئے ہیں۔ جتنے بھی لوگ ہیں اپنے points of order اٹھتے ہیں کم از کم ان کا نام تو لینا چاہیے، ان کو نمائندگی دینی چاہیے تاکہ ان کے عوام کو پتا چلے کہ کس نے کیا کہا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، صحیح بات ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، کچھ بھی نہیں، جناب اتنا غلط ہے اس لئے میں کہتی ہوں کہ۔۔۔۔۔ جناب ایک منٹ میری بات سنیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ہماری Information Committee active ہے یا نہیں ہے راجہ صاحب۔

سینیٹر آغا پری گل، سارا دن ہم ہاؤس میں بیٹھتے ہیں، سارا دن ہم ہاؤس میں بیٹھ کر نمائندگی کرتے ہیں۔ شام تک نمائندگی۔۔۔ منسٹر صاحب ایک منٹ بولتا ہے تو TV پورا coverage منسٹر کو دے دیتا ہے اور ہم لوگوں کا جو پورا دن ہے وہ سارا برباد ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں آپ سے request کرتی ہوں۔ میں آپ سے request کرتی ہوں کہ ٹھیک ہے منسٹر کو دکھائیں۔ بے شک دکھائیں۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ اتنا دکھاتے ہیں کہ پبلک ان کو نہیں دیکھنا چاہتی۔

سینیٹر آغا پری گل، نہیں مگر یہ جناب! دو منٹ کے لئے آیا کچھ بولا اور چلا گیا اور ہم لوگ جو صبح سے لے کر شام تک بیٹھتے ہیں ہمیں کوئی بھی نہیں دکھاتے۔ آپ اس پر ruling دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں میں کر رہا ہوں۔ میں آپ کو سننے کے بعد۔۔۔۔۔

سینیئر آغا پری گل، کمیٹیوں کو بھی فوراً بحال کیا جائے۔ اب یہ تو نہیں ہے کہ کوئی resign کر کے نکل جاتا ہے تو آپ کمیٹیاں وہیں پر ختم کر دیں دوسرے Chairmen بنا دیں۔ پرانے ہمارے یہ جو بیٹھے ہیں ان کو بنا دیں۔۔ میرے دو points of order ہیں جو بہت ضروری ہیں۔ آپ ذرا ایک تو نیلی ویشن کو ٹھیک کریں اور دوسرا یہ ہے کہ press میں بھی ہماری coverage بہت کم آتی ہے۔ تو یہ میں آپ سے request کرتی ہوں کہ سینیئرز کو عزت دی جائے اور بوڑھے سینیئرز کا احترام کیا جائے۔ صحیح طریقے سے ان کو جتنی بھی coverage ہے وہ دی جائے۔ چاہے یہ ہے چاہے وہ ہے۔ صحیح coverage ہونی چاہیے تاکہ یہ اپنے حلقے میں جا کر کم سے کم اپنے لوگوں کو کچھ منہ تو دکھا سکیں۔ وہ لوگ سارے بھستے ہیں لوگ کہتے ہیں کہ آپ ماتم میں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، کامل علی آغا صاحب۔ عظیم طارق صاحب نہیں ہیں وہ سائیڈ تو handle کریں journalists کی۔ کسی کو بھیجیں۔ میڈیم کٹوم، امجد عباس صاحب۔

سینیئر محمد امجد عباس، Going along with Agha Pari Gul اور جو کمیٹی کی بات کی ہے Senate functions with the Committee اور کمیٹی ابھی تک بحال نہیں ہے تو سینٹ بھی اسی طرح سے بحال نہیں ہے۔ I request to you کہ Committees کو complete کیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، گلشن سعید صاحبہ support کر رہی ہیں سیمیں صدیقی صاحبہ بھی میڈیم گلشن سعید بات کر لیں پھر آپ کو موقع دیں گے۔

سینیئر گلشن سعید، جناب چیئرمین! یہ میں کہوں گی کہ Interior کی کمیٹی، Health کی کمیٹی، Information and Broadcasting Committee یہ تمام اتنی important کمیٹیاں ہیں کہ سارے کام رکے ہوئے ہیں۔ اتنے سوالات ہیں جو کمیٹی میں جانے چاہئیں اگر اپوزیشن نہیں مانتی کہ انہوں نے کمیٹیاں نہیں لینی تو پھر ادھر والے ممبرز کو دے دیں۔ کام تو چلے۔ پھر اگر وہ کام نہیں کرنا چاہتے تو کم از کم ادھر تو کام ہو۔ آپ please اس کو seriously لیں۔ ابھی جو پری گل نے بات کی ہے coverage کی واقعی ایک منٹ

کے لئے دکھاتے ہیں دور سے اور سب ایسے چپ بیٹھے ہوتے ہیں جبکہ قومی اسمبلی کے لوگوں کو تقریر کرتے ہوئے ناموں کے ساتھ بتاتے ہیں کہ کس نے کیا کہا۔ یہ بڑا فرق ہے ہزار دفعہ یہ بات کہی گئی ہے مگر کوئی نوٹس نہیں لیتا۔ آپ please اس پر serious نوٹس لیں اور اس کے بعد orders issue کریں اور یہ کمیٹیوں کا معاملہ بھی اب حل ہونا چاہیے۔ اگر اپوزیشن والے کمیٹیاں نہیں لیتے تو ادھر benches میں غاصے لوگ بیٹھے ہونے ہیں جن کو کمیٹیاں دی جا سکتی ہیں۔

جناب قائم مقام چیئر مین، صبح بات ہے شکریہ جی۔ 'Thank you' سینیئر پیر زادہ

صاحب۔

سینیئر ڈاکٹر عبدالحق پیر زادہ، یہ جتنے مسائل بھی یہاں پیش ہوتے ہیں ظاہر ہے یہ پارلیمنٹ میں بھی پیش ہوتے ہیں اور جب پارلیمنٹ میں مسائل بڑی وضاحت سے پیش ہوتے ہیں اور یہاں وضاحت سے پیش نہیں ہو سکتے ہیں یا ان کا ٹیلی ویژن میں نہیں آتا ہے تو یہ ایوان بالا کا حق ہے اور جس کو جناب پامال کیا جاتا ہے۔ ایوان بالا کی بے عزتی ہوتی ہے۔ میں ان کی تائید کرتا ہوں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ایک ایک کمیٹی کے پاس تین تین 'چار چار' پانچ پانچ' چھ چھ وزارتیں ہیں جب دس کمیٹیوں کے چیئر مین اب تک مقرر نہیں ہونے ہیں تو ان وزارتوں کا کیا بنے گا۔

جناب قائم مقام چیئر مین، نیازی صاحب آپ please بیٹھ کر ساتھ بات کر لیں۔ آپ بھی مرتضیٰ صاحب بیٹھ جائیں رضا ربانی صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں اور ادھر بیٹھ کر settle کر لیں۔

سینیئر ڈاکٹر عبدالحق پیر زادہ، آخر ہماری جو ذمہ داری 'سینیئر کی' سینیٹ میں ہے وہ ذمہ داری اگر پارلیمنٹ کی ہوتی ہے اور سینیٹ سے پوری نہیں ہوتی تو یہ بھی سینیٹ کی بے حرمتی کی علامت ہے اور یہ ملک میں کہا جاتا ہے کہ پارلیمنٹ تو کام کر رہی ہے۔ ان کمیٹیوں میں یا ان وزارتوں میں سینیٹ کوئی کام نہیں کر رہی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، صحیح بات ہے۔

سینیئر ڈاکٹر عبدالحق پیرزادہ، دوسری بات یہ ہے کہ جتنی کمیٹیوں کے چیئرمین بنے ہیں میری request ہے آپ سے کہ جن کمیٹیوں کے چیئرمین ہیں ان کی activities صحیح نہیں ہیں یا مطلب ہے ان کی progress صحیح نہیں ہے یا وہ meetings نہیں بلاتے ہیں تو خدا کے لئے ان کمیٹیوں کے چیئرمین بدل کر ایسے چیئرمین لائے جائیں جو کہ ان کمیٹیوں کو فعال بنا سکیں تاکہ ایوان بالا کی عزت میں اضافہ ہو۔

جناب قائم مقام چیئرمین، صحیح بات ہے۔ شکریہ 'ڈاکٹر ساعد صاحب۔

سینیئر ڈاکٹر محمد ساعد، جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کی توجہ ایک بہت اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! ہم نے war against terror شرکت کی ہے and Mr. Chairman, we do not know on what terms and conditions, we have joined this so-called war against terror. والا !

انگریزی کا ایک محاورہ ہے۔ Every day chickens are coming home to roast. آج باجوڑ پر بمباری ہے۔ دوسرے دن جنڈولہ پر، تیسرے دن زم زولہ پر اور ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ ساؤتھ وزیرستان کے ہیڈ کوارٹرز جنڈولہ پر بھی بمباری ہوگی۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میں آپ کو روکنا نہیں چاہتا تھا لیکن وہ کمیٹیوں کا بڑا pertinent معاملہ تھا، اس پر مجھے تھوڑا بات کرنے دیں کیونکہ that is very important and Senate becomes inertia as the committees are not functioning.

سینیئر ڈاکٹر محمد ساعد، ٹھیک ہے۔ You may give the floor to me - afterward.

جناب قائم مقام چیئرمین، اس سلسلے میں، میں کہنا چاہتا ہوں کہ معزز سینیٹرز نے بالکل proper notice لیا ہے۔ میری گزارش ہے کہ please complete this process. یہ تو premature سے over mature بات ہوگی تو اب eleventh month میں، especially میں Leader of the Opposition سے

request کروں گا کہ please settle this issue that let's make the Senate's Committees functional. کیا پتا کہ کبھی ہم بھی اپنی زندگیوں میں دیکھیں جیسے USA کی سینٹ کمیٹیاں اچھے بھلوں کی کھچانی کر رہی ہوتی ہیں۔ خواہش تو یہ ہوتی ہے اس لئے please complete them اور میری آپ لوگ سے اور راجہ صاحب (جناب سیکرٹری، سینٹ سیکرٹریٹ) please get it completed before the next session. First March پہلے اپنے سارے چیئرمین کو بلائیں، اپنے چیئرمین elect کریں and let the committees become functional. On first March, we should give this report over here. آغا صاحب! آپ بھی help کریں۔ جہاں تک Opposition کا تعلق ہے، we have given it to them as a good-will gesture. اس کے بارے میں آپ ذرا ہاؤس کو حال، احوال دے دیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور)، دیکھیں جی، جناب چیئرمین! ہم نے اپوزیشن کے ساتھ جو کمیٹیز طے کی تھیں ہم اس پر قائم ہیں اور ان کمیٹیز کے آج تک ایکشن رکے ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ واقعی ایک بہت بڑا قومی نقصان ہو رہا ہے اور مختلف جو issues ہیں ان committees کے متعلقہ pending پڑے ہوئے ہیں۔ آج بھی میری صدر صاحب اور رضا ربانی صاحب سے بات ہوئی ہے۔ Within Opposition کوئی ان کے معاملات طے ہونے باقی ہیں تو انہوں نے کہا ہے کہ ایک دو دن میں ہم decide کر کے آپ کو بتاتے ہیں۔ انشاء اللہ یہ معاملہ طے ہوگا آپ دیکھیں گے کہ within a week تمام committees complete ہو جائیں گی لیکن چونکہ ہم under taking دے چکے ہوئے ہیں ہم اس کو violate نہیں کرنا چاہتے اور اس کی وجہ سے پچھلے ایک سال سے committees pending پڑی ہوئی ہیں۔ ہم نے ایکشن کے فوری بعد یہ offer کر دی تھی اور agreed decision تھا اور اس کے بعد ہمیں اپوزیشن کی طرف سے نام تجویز کیے جانے تھے جو کہ ابھی pending ہیں۔ یہ صورت حال ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج بھی جو بات چیت ہوئی ہے محترم اپوزیشن کے ساتھ وہ hopeful ہے اور انشاء اللہ ایک دو دن میں جو فیصلہ ہوتا ہے ہم انشاء اللہ آپ کو بتائیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، بابر غوری صاحب۔

سینیٹر بابر خان غوری (وزیر برائے جہاز رانی و بندرگاہیں)، جناب چیئرمین! اس میں میرا جو کمیٹی کے حوالے سے مشاہدہ ہے چونکہ ان کو functional ہونا چاہیے، ابھی بات ہے اور آپ نے یہ remarks بھی دیے ہیں کہ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ US Senate کی طرح وہاں کی جو Committees ہیں اس طرح ہوں۔ جناب والا! جو problem آ رہی ہے کہ جو Committees functional ہیں اور جو کام کر رہی ہیں اور جو کرنا بھی چاہ رہی ہیں تو بیوروکریسی کی طرف سے جو response ہے، بعض اداروں کے چیئرمین ہیں، بعض افسران ہیں، ان کے یہ remarks بھی ہیں کہ وہ کمیٹی کو ignore کرتے ہیں بلکہ وہ صاف منع کر دیتے ہیں کہ ہم اس کمیٹی میں نہیں آ رہے۔ جہاں یہ working ہو رہی ہے اس کے ساتھ یہ working بھی کی جانے کہ ان کے خلاف کیا کارروائی کی جائے۔ کمیٹی already decisions لیتی ہیں اس کے حوالے سے پھر کیا فیصلہ کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے جو یکم مارچ کی تاریخ دی ہے اس میں اگر اس پر بھی تھوڑی working ہو جائے کہ اب اس کے اوپر بھی ہمیں فیصلہ کرنا ہے کہ اس House کی جو Committees فیصلے کرتی ہیں ان کو جو نہیں مانتے ان کے خلاف کیا سزا تجویز کی جائے۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالملک، جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں ایک چیز عرض کروں کہ غوری صاحب نے یہ تو فرمایا کہ بیوروکریسی کمیٹیوں کو ignore کر رہی ہے۔ میں Ports and Shipping کی کمیٹی میں ہوں، آج تک غوری صاحب نے کبھی گوارا نہیں کیا کہ وہ اس کی meeting میں آجائیں یا اس کی recommendations پر خود کوئی دھیان دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، یہ سب معاملات ہم آپس میں طے کریں گے۔ We

will have to sort these things out. جی۔

سینیٹر بابر خان غوری، جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ معزز رکن نے جو بات کی ہے یہ بالکل غلط ہے اور میں اس کی نفی کرتا ہوں۔ ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ جتنا ہم ان کو honour کرتے ہیں اور accommodate کرتے ہیں اور میرے ممبران اس کو سیاسی طور پر استعمال

کرتے ہیں اس کی میں اجازت نہیں دوں گا۔ کمیٹی کے اندر سیاست نہیں چلے گی۔ یہ تنقید برائے تنقید کریں گے میں اس کو نہیں مانوں گا۔ میں یہ بات floor of the House کہہ رہا ہوں۔ آپ تعمیری تنقید کریں آپ بتائیں کہ یہ آپ کی سحرشات ہیں، میں ضرور مانوں گا۔ جب آپ اپنے personal agenda پر جائیں گے تو وہ نہیں ہو گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، انہوں نے کہا ہے کہ غوری صاحب خود meetings میں نہیں آتے۔

سینیٹر بابر خان غوری، جناب! ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ میں ہر کمیٹی میں جاتا ہوں۔ جب آپ اپنے طور پر کوئی meeting رکھتے ہیں اور جب آپ Ministry سے معلوم کرتے ہیں Ministry کہتی ہے کہ Minister out of country ہے یا ہماری کوئی اور commitment ہے۔ اسی وجہ سے ہم ان کو کہتے ہیں آپ جب بھی کوئی meeting رکھیں تو اس میں coordination ہونی چاہیے۔ آپ وزارت سے معلوم کر لیں تاکہ ہماری participation یقینی ہو سکے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، Coordination ہونی چاہیے۔ میڈم گلشن سعید صاحبہ آپ Chairperson ہیں۔

سینیٹر گلشن سعید، جناب والا! غوری صاحب نے کبھی ignore نہیں کیا۔ جب کبھی یہ available ہوتے ہیں ضرور آتے ہیں۔ یہ تھوڑا سا بخل سے کام لے رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، ڈاکٹر اسماعیل بیدی صاحب! میڈم کو بات کرنے

دیں۔

سینیٹر گلشن سعید، آپ دو کمیٹیوں میں تشریف لائے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میڈم ادھر دیکھ کر بات کریں۔ میڈم گلشن سعید صاحبہ! میری طرف دیکھ لیں، ڈاکٹر اسماعیل بیدی اور مجھ میں تھوڑا فرق ہے۔ آپ پہلے میڈم کو توسن لیں۔

سینیٹر گلشن سعید، جناب چیئرمین! اگر وہ ملک سے باہر گئے ہونے ہوں یا بہت ہی کوئی اہم جس طرح Cabinet meeting ہے وہ ایسی مجبوری آجائے تو یہ حاضر نہیں ہوتے۔ دیکھیں ہم نے کمیٹی کی meeting کے لئے پہلے سے تاریخ طے کی ہوتی ہے مگر ایسا کبھی نہیں ہوا کہ غوری صاحب یہاں موجود ہوں اور کمیٹی میں نہ آئیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، پھر بھی coordination کر لیں تو اچھی بات ہے۔
سینیٹر گلشن سعید، یہ دونوں کمیٹی کے نئے ممبر ہیں، میں کمیٹی کی کافی پرانی ممبر ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میں خود بہت غیر حاضر رہا ہوں کمیٹی کی meetings سے میں پہنچ نہیں پایا ہوں۔ جی احمد علی صاحب۔ جی۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالملک، جناب چیئرمین! میں ایک بات عرض کرتا ہوں۔ شیطان کہتا ہے مجھے اس آدمی پر بہت ہنسی آتی ہے جو سامنے سامنے جھوٹ بول رہا ہو۔ میں گواہ ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، احمد علی صاحب۔

سینیٹر احمد علی، یہ بات بالکل درست نہیں ہے۔ میری کمیٹی کی جتنی بھی meetings ہوئی ہیں سب میں Ministers تشریف لائے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تم مہینے میں تین meetings اگر کرو گے تو کس طرح کام چلے گا۔ آپ کو دیکھنا پڑتا ہے، وزراء کو بتانا پڑتا ہے کہ فلاں دن آپ available ہیں یا نہیں ہیں، وہ اپنی consent دیتا ہے کہ ہاں میں available ہوں پھر meeting call کی جاتی ہے۔ ہم اس وجہ سے دس دفعہ meeting postpone کرتے ہیں کہ Minister available نہیں ہوتا۔ اس کو ذرا دیکھنا پڑتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، Coordination کرنا پڑے گا جو کہ بڑا ضروری ہے۔ میڈم گلشن سعید صاحبہ آپ اپنے final remarks دیں پھر بخار میمن صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر گلشن سعید، یہ صحیح کہہ رہے ہیں کہ ہماری ایک میننگ جو گواہ میں ہوئی تھی وہ چونکہ requisition پر ہوئی تھی اور اس وقت غوری صاحب باہر گئے ہونے تھے اس لیے نہایت سکے تھے۔ آپ وہ ایک مثال تو نہ دیں۔ آپ دونوں ابھی کمیٹی کے ممبر بنے ہیں، چھ ماہ ہونے

ہیں آپ کو ممبر بنے ہوئے۔ وہ کمیٹی میں موجود ہوتے ہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، بابر خان غوری۔

سینیئر بابر خان غوری، جس کمیٹی میں ضرورت ہوتی ہے، یہ طے ہوتا ہے اور coordination سے ہوتا ہے تو اس کے اندر وہ ضرور آتے ہیں لیکن جب کوئی بھی meeting ہوتی ہے تو target صرف یہ ہوتا ہے کہ وزیر صاحب کیوں نہیں آئے، سیکریٹری کیوں نہیں آئے، فلاں کیوں نہیں آئے۔ اس کے علاوہ دوسرا ایجنڈا نہیں ہوتا۔ ممبرز کا focus ہونا چاہیے کہ اس کمیٹی کے اندر جو issues ہیں ان کو resolve کریں نہ کہ بدتمیزی کی جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نثار میمن صاحب۔

سینیئر نثار احمد میمن، میں اپنے دوستوں کو بتاتا ہوں کہ Defence & Defence Production Committee کی ہر meeting میں پچھلے دو سال سے راؤ سکندر صاحب Senior Minister بذات خود شریک ہوتے رہے ہیں۔

سینیئر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ، بابر غوری صاحب ایک، دو میٹنگوں میں جو غائب ہوئے ہیں، ان کا ریکارڈ موجود ہے کہ انہوں نے اس کی وجہ بتائی ہے لیکن ان کمیٹیوں کا کیا بنے گا جبکہ قائم ممبر یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہم نے یہ چیز یکجہنی ہے، اس چیز کی تحقیق کرنی ہے اور چیئرمین یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ وزیر صاحب نہیں مانتے۔ وزیر صاحب کو بلایا جاتا ہے تو وہ نہیں آتے یا ان کو کہا گیا کہ فلاں جگہ کا ہمیں معائنہ کراؤ، وہ نہیں مانتے، اس کا کیا کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ہم اس کو sort out کریں گے۔ محترمہ انیسہ زیب طاہر

خیلی۔

سینیئر انیسہ زیب طاہر خییلی (وزیر مملکت برائے تعلیم)، جناب چیئرمین! آپ کے حکم کے مطابق میں پریس گیلڈی میں گئی اور معلومات کیں تو ہمارے صحافی برادران کی اکثریت نے صوبہ سرحد میں سینیئر صحافی (روزنامہ ایکسپریس) سہیل سکندر صاحب کے گزشتہ بیس دنوں سے لاپتہ ہونے پر اور تسی بخش صورت حال سامنے نہ آنے پر اس وقت بائیکاٹ کیا ہوا ہے اور خاص طور پر کل ہمارے بعض معزز ممبران اپوزیشن اور سرکاری نیچوں نے سینیٹ کے فلور پر اس بات کو

اٹھایا تو بقول ہمارے صحافی برادران کے کہ وزیر مملکت برائے داخلہ اس وقت موجود تھے لیکن انہوں نے اسے ایک صوبائی معاملہ کہہ کر ball صوبہ سرحد حکومت کی court میں ڈال دی ہے جبکہ ان کے بقول جو political انتظامیہ ہے، خاص طور پر خیبر ایجنسی کے حوالے سے یا گورنر صوبہ سرحد یا داخلہ کی جو وزارت ہے اس کو خاص طور پر Chair کی طرف سے تکثیف کی جانی چاہیے کہ وہ فی الفور اس کی بازیابی کے لیے اقدامات کریں اور سینٹ کو رپورٹ پیش کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وہ رپورٹ کرا لیتے ہیں۔ Raja Sahib, we will get-

it done

(مداخلت)

سینیئر انیسہ زیب طاہر خیل، گورنر صوبہ سرحد یا وزارت داخلہ کے ذریعے ایک رپورٹ منگوا لی جائے تاکہ پتا چلے کہ کیا اقدامات کیے گئے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: I think, on 26th, let the Interior Minister come and answer this.

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، جناب چیئرمین! بابر غوری صاحب جو فرما رہے تھے، میں اس کمیٹی کا ممبر ہوں بلکہ چار کمیٹیوں کا ممبر ہوں۔ ہمیں کسی کمیٹی سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ صرف بابر غوری صاحب سے ہے، میں نے کراچی میں احتجاجاً ایک کھنٹے کا walk out کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ خود لاپرواہی کر رہے ہیں اور دوسروں پر الزام لگا رہے ہیں اور یورو کریسی بھی ایسا ہی کرتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہماری کمیٹیاں جن issues پر اپنا فیصلہ دیتی ہیں ان پر bureaucracy عملدرآمد نہیں کرتی۔ میں ان کی بات کی تائید کرتا ہوں۔ یہاں میں ایک بات آپ سے کہتا ہوں کہ تربت سے خارجہ فلائٹ کے لئے Defence Committee میرے خیال میں خارجہ میں صاحب بیٹھے ہونے ہیں، نے چار دفعہ یہ ہدایت کی اور written ہدایت بھی کی اور چیئرمین پی آئی اے کو بلا کر بھی کہا اور ابھی recently پچھلے مہینے کی سات تاریخ کو چیئرمین پی آئی اے کو بلایا تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ last week of January ابھی بھی وہ flight کا

schedule نہیں دے رہے ہیں۔ یہ تو privilege motion بھی بنتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کمیٹی کے چیئرمینوں کا کیا اختیار ہے؟ ان کا کیا دائرہ کار ہے؟ اس پر آپ ruling دیں۔ اگر اسی طرح رہا تو پھر ہم کمیٹیوں میں کیوں جائیں۔

تیسری بات یہ ہے کیونکہ میرا پہلا دن ہے تو جو بلوچستان میں گرفتاریاں ہیں، اختر بینگل اور دوسرے ورکروں کی-----

جناب قائم مقام چیئرمین، یہ معاملہ پہلے دن discuss ہو چکا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، میں سمجھتا ہوں کہ ان کو فوری طور پر رہا کیا جائے اور یہ انتہائی ظلم کر رہے ہیں۔ وہ سیاسی ورکر ہیں، ان کے ساتھ کیوں اس طرح کی زیادتیاں کر رہے ہیں کہ ایک سابقہ وزیر اعلیٰ کو بھی ایک عام جیل خانے میں رکھا ہے۔

Mr. Acting Chairman: Bhinder sahib, please put advice on so many things.

PRE-BUDGET SENATE SESSION

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب! میں اپنے خیال کے مطابق ایک انتہائی اہم معاملے کے متعلق سینیٹ کے سامنے ایک استدعا پیش کرنا چاہتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ اکثر اوقات جب بجٹ پر تقریریں ہوتی ہیں تو ہم ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں بجٹ کے ساتھ associate نہیں کیا جاتا اور یہ بات صحیح بھی ہے کہ ہمیں پوری طرح سے associate نہیں کیا جاتا۔ جب بجٹ بن جاتا ہے، بیوروکریسی بنا کر لے آتی ہے تو پھر حکومت کا question of prestige بن جاتا ہے کہ ایک روپیہ ادھر سے ادھر نہیں ہوگا۔ اگر ایک روپیہ ادھر سے ادھر ہوگا تو نیا بجٹ بنانا پڑے گا۔ ہم نے بسا اوقات جناب! یہ تجاویز دی ہیں کہ pre-budget sessions ہونے چاہئیں۔ اس وقت اتفاق سے یہ صورت ہے کہ legislation کا زیادہ کام نہیں ہے۔ میرے خیال کے مطابق صرف ایک دو Bills ہیں جو Mediation Committee سے بھی ہو کر آئے ہیں اور اس میں شاید زیادہ وقت نہ لگے اور بچانے اس بات کے کہ پھر ہم یہ کھ کریں اور جا کر ہم جون میں یہ کہیں کہ ہماری رائے کوئی نہیں لی گئی اور حقیقت جناب! یہ ہے

کہ میں اگر یہ عرض کروں کہ آج نہیں، میں اس حکومت کی بات نہیں کرتا، کبھی بھی بجٹ popular will کی عکاسی نہیں کرتا۔ کبھی سینیٹ یا قومی اسمبلی میں بجٹ کو present کر کے رائے لے کر بجٹ نہیں بنایا جاتا۔ بیوروکریسی سارا بجٹ تیار کرتی ہے اور مہر لگوائی جاتی ہے دونوں ایوانوں سے اور وہ بجٹ پاس ہو جاتا ہے اور وہ بجٹ نکل جاتا ہے۔ آج جناب! موقع ہے کہ آج جنوری کے مہینے میں ابھی process شروع نہیں ہوا، ایک pre-budget session اپنا کریں۔ سیشن سے میری مراد تو یہ ہے کہ وقت دیں۔ ایک ہفتہ اگر آپ مختص فرمائیں اور Leader of the House اور Leader of the Opposition اگر اس بات سے agree کریں تو بجٹ کی proposals سے متعلق جو تقاضے آپ بیان کرنا چاہتے ہیں پچھلے بجٹ کے متعلق، جو آپ نئی reflection لانا چاہتے ہیں آئندہ بجٹ سے متعلق، اس کے متعلق بجٹ ہو جائے۔ آج اگر آپ direction دیں گے تو شاید آپ کی پندرہ مشاورت میں سے ایک منظور ہو جائے اور popular will آپ کے بجٹ میں represent ہو جائے لیکن اگر آپ نہیں کریں گے تو جو بجٹ آنے کا اس پر بحث کر کے اس ایوان میں اپنے سارے دلائل پیش کر کے ہم چلے جائیں گے۔ بجٹ وہی ہو گا جو بیوروکریسی بنانے گی اور جو بنا کر بھیج دے گی۔

میری تجویز ہے آپ سے 'Leader of the House سے اور Leader of the Opposition سے کہ ایک ہفتے کے لئے ہی کم از کم ایک pre-budget session، session نہیں کھنا چاہیے، 'pre-budget days' کہہ لیجیے، ان میں آپ تجاویز لیجیے۔ Opposition بھی تجاویز دے، حکومتی پارٹی بھی تجاویز دے، جیسے general discussion ہوتی ہے۔ میں یہی کہوں گا کہ میں GDP پر بات نہ کروں، میں budget allocation پر بات نہ کروں، ہماری جو five years planning ہے اس پر بات نہ کروں، میں اور چیزوں پر بات نہ کروں، میں صرف اپنے علاقے کی ہی بات کروں۔ اگر میں اپنے علاقے کی ہی بات کروں، اگر میں علاقے کی ہی بات کروں اور کہوں کہ مجھے پل، سکول اور دوسری چیزیں چاہئیں جو کہ نہیں مل رہی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی popular will ہوگی اور اس کا بھی ایک موقع ہوگا کہ اس کو بجٹ میں reflect کیا جائے۔ یہ اگر ہم آج نہیں کریں گے تو بعد میں، جون میں اس کا کوئی فائدہ نہیں جب ہم بجٹ پر بحث کریں گے اور تجاویز دیں گے۔ ہم Finance Committee میں بے شمار تجاویز

دیتے ہیں اور تین دن محنت کرتے ہیں لیکن سوائے قانونی amendments کے اور کوئی درخور اعتنا نہیں ہوتی۔ اگر آپ آج کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک مثبت قدم ہوگا اور سینیٹ کی بھی اس میں contribution ہوگی۔ قومی اسمبلی والے جانب ان کا کام جانے لیکن میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ سینیٹ کا ایک ہفتے کا سیشن اس بات کے لئے مختص کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شیر انگل صاحب آپ ذرا پوزیشن واضح کر دیں۔

ڈاکٹر شیر انگل خان نیازی، ایک تو یہ ہے کہ منسٹر 145 کے تحت may not

attend اور may attend والی بات ہے یہ shall نہیں ہے، اس میں mandatory نہیں ہے۔

اگر ان کے ساتھ وجہ ایک ہے جو وہ پوری نہیں کرتے۔ جو بھی یہاں پریسینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ

ہو رہی ہے 'Rule 174' اگر آپ نکال لیں تو very important اس میں یہ ہے کہ بغیر وزیر کی

consultation کے سینیڈنگ کمیٹی کی میٹنگ convene نہیں ہو سکتی۔ تاریخ نہیں رکھی جا

سکتی۔ یہاں پر یہ صورت حال چل رہی ہے کہ جو بھی سینیڈنگ کمیٹی کی میٹنگ fix کرتے ہیں وہ

چیئرمین خود کر لیتا ہے متعلقہ وزیر یا ex-officio member کو consult نہیں کرتے۔ اس وجہ

سے وزیر صاحب کو علم ہی نہیں ہوتا کہ کیا ہو رہا ہے، کیا نہیں ہے۔ وہ may or may not

اب اس میں وہ Rule 145 کے تحت پابند نہیں ہے۔ Rule 174 is being ignored by

most of the Chairmen of the Standing Committees آپ directions issue

کریں کہ kindly they should and must consult اور جو میٹنگ convene کر رہا ہے

اس میں وہ دیکھیں کہ either the Minister has given his consent or not in black

and white تاکہ آئندہ اس قسم کی irregularity پیدا نہ ہو جائے۔ 145 کو club کر کے 174

کے ساتھ پڑھیں - The member in charge of the Bill or the minister or

member on whose motion any subject or matter was referred to the

committee may attend the meeting.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, if this is the interpretation

that is going to be given, I know he gives varied and lopsided

interpretation, then scrap the committee system.

اگر وزیر نے کمیٹی کے سامنے آکر accountable نہیں ہونا، اگر وزیر on the floor of the House accountable نہیں ہے، question hour میں وہ نہیں آتا، پھر وہ کمیٹی کے سامنے جا کر بھی accountable نہیں ہے تو پھر کل کو سیکرٹری بھی نہیں آنے گا۔ سیکرٹری بھی اگر نہیں آنے گا، اگر سیکرٹری آتا بھی ہے تو secretary is not empowered to

take a policy decision. Then what is the need of the committees.

کمیٹیوں کو ختم کریں۔ اتنی فوج نظر موج ہے وزیروں کی، اگر اس نے کمیٹیوں میں بھی نہیں آتا، اگر اس نے question hour میں بھی نہیں آتا، اس نے call attention notice میں بھی نہیں آتا، اگر اس نے adjournment motion میں بھی نہیں آتا، اگر کازمی میں بیٹھ کر صرف جھنڈا ہی اڑانا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ پھر parliament totally redundant ہے۔ اگر وزراء صاحبان اپنے آپ کو accountable نہ پارلیمنٹ کے سامنے سمجھ رہے ہیں، نہ سینڈنگ کمیٹی کے سامنے سمجھ رہے ہیں تو پھر سینڈنگ کمیٹیوں کا فائدہ کیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی لیڈر آف دی ہاؤس intervene کریں۔

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان)، جناب والا! اس کی interpretation اس طرح نہی سے کہ چونکہ may لکھا ہوا ہے لہذا اس کو نہیں آنا۔ یہ بات نہیں ہے۔ سوال جو اٹھایا گیا تھا وہ یہ تھا کہ وزیر صاحبان کو بلایا جاتا ہے اور بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنی مصروفیت کی وجہ سے نہیں آ سکتے۔ اس میں تجویز یہ پیش کی گئی تھی کہ اگر وزیر سے coordinate کر لیا جائے کبھی کس وقت مصروفیت نہیں ہے تاکہ اگر کوئی ایسا معاملہ ہے جہاں پر منسٹر کی حاضری ضروری ہے تو وہ ضرور حاضر ہو۔ یہاں پر may کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کوئی FIR ہے کہ اس نے آنا ہے۔ پارلیمنٹ کی practice ہے ہی ایسی، یہاں پر کوئی FIR والا معاملہ نہیں ہوتا۔ کچھ اقسام و تقسیم سے ہوتا ہے اور ہم بھی جب آپس میں بات چیت کرتے ہیں تو ہمارے سر پر کوئی ذنڈا نہیں ہوتا کہ آپ نے ضرور بات کرنی ہے۔ یہ parliamentary practice کا حسن ہے کہ بات چیت کرنے سے understanding سے، ایک دوسرے کو منانے سے، ایک دوسرے کی

بات سننے سے ہم معاملات کو طے کرتے ہیں۔ یہاں معاملہ یہ تھا کہ اگر وزیر کی حاضری کسی وجہ سے ضروری ہو، چاہے accountability کے لیے، چاہے کوئی ایسا اہم مسئلہ ہے، جس میں اس کا بیان لینا ضروری ہے۔ کوئی ایسا معاملہ ہے جہاں اس کی interference ضروری ہے تو پھر اس کو ضرور بلائیں لیکن اس سے پوچھ لیں کہ آپ کب آ سکتے ہیں تاکہ یہ نہ ہو کہ آپ میٹنگ کریں، وہ اس دن کسی اور جگہ پر مصروف ہو اور پھر میٹنگ کامیاب نہ ہو۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ ان rules کو اس spirit میں دیکھنا چاہیے جس کی یہ روح ہے یعنی اس کے پیچھے جو اصل روح کارفرما ہے، اس کو دیکھ کر Committee system کو چلایا جائے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you sir. I think it was very well put up by the Leader of the House . spirit behind the...

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، ہاں وہ تو we Committees کا understood ہے will go for further coordination and....

سینیٹر الیاس احمد بلور، جناب! میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جناب قائم مقام چیئرمین، بلور صاحب! رحیم مندوخیل صاحب کو ذرا بول لینے دیں کیونکہ وہ کافی دیر سے کھڑے ہیں۔ جی رحیم مندوخیل۔

سینیٹر عبد الرحیم خان مندوخیل، جناب! بڑی مہربانی۔ میں مجبوراً جناب والا!۔۔۔ جناب قائم مقام چیئرمین، جی جی، I am listening میرے کان آپ کی طرف ہیں۔

سینیٹر عبد الرحیم خان مندوخیل، جناب والا! سینیٹ کے تمام ممبرز کو جو rule Rule 76. "Leave to make a motion shall be asked for" میں پڑھوں گا۔ after questions and privilege motions if any and before other business entered on the orders of the day is taken up." میری عرض یہ ہے جناب والا! کہ یہ

House, اس کا business اس Rule 76 کے تحت چلتا ہے اور یہ rule اس آئین کے تحت، یہ پارلیمنٹ، یہاں ہم لوگ representatives آتے ہیں اور House کے سامنے اپنا business اور مسائل رکھتے ہیں اور پھر ان کو step by step rules کے تحت نبھانا پڑتا ہے۔ اب اس بار میں دیکھ رہا ہوں جناب والا! کہ business پر تو بحث ہی نہیں ہوتی۔ Adjournment motion, privilege motion جو ہیں وہ جب sitting ختم ہو رہی ہوتی ہے تو پھر ان پر آتے ہیں باقی صرف points of order ہی چلتے ہیں اور points of order نہیں جو rules میں ہے۔ Points of order اور problems کے لیے ہم نے zero hour رکھا ہے۔ اس میں ہمارے honourable Members ایک دم اٹھتے ہیں اور ایسے مسائل جن کے نہ منسٹر بیٹھے ہوتے ہیں، نہ کوئی ذمہ دار شخص ہوتا ہے اور ہم اپنے points of order لیتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں کہ پارلیمنٹ نے کام کیا اور پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا۔ یہ Adjournment motion کل آیا تھا، چیزیں نے اجازت دی، ہم دوستوں نے یہاں بحث کی لیکن اس میں یہ جو adjournment motions تھے وہ درمیان سے نکل گئے۔ آج پھر جیسا آپ فرما رہے ہیں کہ مجلس کے لیے honourable Members جائیں گے اور adjournment motion ہے، problem ہے، اس کے بارے میں کوئی تشویش نہیں ہے۔ یہاں لا تعلق مسائل اٹھائے جاتے ہیں اور اگر میں یہ کہوں کہ آئین کے تحت، rules کے تحت ہمارے honourable Members کو آپ نے جو point of order کی special اجازت دی، as a Chairman آپ نے اختیار استعمال کیا، ہم آپ کی عزت کرتے ہیں لیکن ان کو کوئی حق نہیں تھا بات کرنے کا۔ اس وقت ایک خاص stage پر آ کر، بات کرنے کا حق صرف adjournment motion والوں کے پاس تھا اور نئے نئے issue آئے۔ جناب والا! میں عرض کروں گا۔

(مداخلت)

سینیئر عبد الرحیم خان مندوخیل، جی، میں pick up کرتا ہوں، میں اس مسئلے کو۔ اس بار دیکھ رہا ہوں کہ تمام پارلیمنٹ points of order پر جس پر منسٹر کی طرف سے کوئی جواب نہیں آتا۔ آپ کو کل کے points of order یاد ہیں، Minister of State for

Interior کل یہاں آئے تھے۔ انہوں نے کچھ سوالات کے جوابات دیے، باقی کوئی منسٹر نہیں تھا۔ نہ کوئی بجلی والا، نہ کسی مسئلے کا، کوئی شخص نہیں تھا، کوئی ممبر نہیں تھا اور ہم یہاں باتیں کر رہے تھے۔ جناب والا! میری عرض یہ ہے کہ آپ مہربانی کریں، 'rules, business' کو seriously لیا جائے، ایسا نہیں ہے کہ بس ایسے ہی، جیسے کل کون سی ایسی چیز ہوئی جس کا کوئی record ہو۔ پریس میں ہے، میں نے پڑھا ہے کہ کوئی business نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی بالکل نیازی صاحب وہی لارہے ہیں۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، میں عرض کر رہا ہوں کہ business کو seriously لیا جائے۔ کل کونسا ایسا کام ہوا ہے جس کا کوئی ریکارڈ ہے۔ پریس میں، میں نے پڑھا ہے کہ کوئی business کی بات نہیں ہوئی۔ کل تمام دن پانچ گھنٹے لگے اور کوئی برنس نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، رحیم صاحب! آپ کی بات صحیح ہے۔ اب آپ اپنی تحریک اتوا، move کریں۔ جی بسم اللہ کریں۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب! عرض ہماری یہ ہے کہ اس چیز کو serious لیں۔ جو رول کے مطابق نہ ہو وہ business نہیں ہوتا۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، مندوخیل صاحب! تحریک اتوا پر بات کریں۔

ADJOURNMENT MOTION TERMINATION OF CONTRACT EMPLOYEES FROM P.I.A.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! پی آئی اے کے ایک سو بیستیس ملازمین کو سروس سے نکال دیا گیا ہے۔ یہاں الفاظ "contract employee" کے استعمال کرتے ہیں۔ اب اس کے کیا معنی ہیں؟ اس کے معنی ہیں کہ ان کو کوئی قانونی تحفظ حاصل نہیں ہے۔ بس انہوں نے کرائے پر لے لیا اور پھر اس کو کہا جاؤ، اب تمہاری کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یعنی ایسے ملازم کا کوئی حق نہیں کہ اس کی سروس ہے، اس کی چھٹی ہے، اس کی

پیشن اور دوسرے حقوق ہیں ، اس کو کوئی تحفظ حاصل نہیں ہے - 135 employees PIA کے انہوں نے ایک فقرے میں ختم کر دیے - جناب والا ! یہ اہم مسئلہ ہے ، public importance & interest کا مسئلہ ہے - فوری اور لوگوں کے روزگار کا مسئلہ ہے - مجموعی طور پر ہم یہ درخواست کرتے ہیں کہ اسے ہاؤس میں admit کر کے مکمل بحث کرائی جائے کہ لوگوں کو مجموعی طور پر contract کے نام پر بے روزگار کیا جا رہا ہے -

جناب والا ! فوکر طیارہ جو ملتان میں گر گیا تھا اس کے بعد فوکر طیارے بند کر دیے گئے۔ اس کے بعد یہاں اسلام آباد سے پشاور ، پشاور سے ڈیرہ اسماعیل خان ، ڈی آئی خان سے ٹوبہ ، ٹوبہ سے ملتان ، کومٹہ ، اور پھر back ، یہ تمام روٹس اب بالکل ختم ہو گئے ہیں۔ وہ طیارے اور flights نہیں چلتی ہیں۔ اس کے کیا معنی ہیں ؟ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہاں جو لوگ ہوں گے انہیں کل پھر نوٹس دے کر ایک مہینے کی تنخواہ ہاتھ میں پکڑا کر برطرف کر دیا جائے گا - یہ جناب والا ! بڑا serious اور رولز کے مطابق مسئلہ ہے اور public interest کا ہے - فوری ہے - ہم درخواست کرتے ہیں کہ اسے admit کر کے بحث کا وقت مقرر کیا جائے - شکریہ -

جناب قائم مقام چیئرمین ، اور کوئی محرک ہے ؟

سینیٹر میاں رضا ربانی ، جی جناب - جناب چیئرمین ! یہ نہایت اہم مسئلہ ہے جس میں پی آئی اے کے لاتعداد employees کو ایک بڑے systematic طریقے سے harass کیا جا رہا ہے and today Mr. Chairman, I can say without fear of contradiction that

PIA has become the black hole of Calcutta for its employees. وہاں پر لاتعداد employees بالخصوص جن کا تعلق cabin crew سے ہے ، ان کو heart attacks ہو گئے ہیں۔ وہ اس لئے کہ PIA کی جو اب management آئی ہے اس نے پہلے تو ان کے الاؤنسز اور تنخواہوں میں کوئی کمی کی اور اس کے بعد ان کے 12 working hour کھنٹوں سے چودہ کھنٹے کر دیے جو کہ IATA rules کی بھی خلاف ورزی ہے۔

جناب چیئرمین ! درحقیقت اس وقت 135 employees نہیں ہیں - 135 employees اس وقت تھے جب یہ تحریک اتواء move کی گئی تھی - آج صورت حال یہ ہے کہ

تین سو کنٹریکٹ ملازمین کو ایک منٹ کے نوٹس پر فارغ کر دیا گیا اور اس کے ساتھ forty three permanent employees کو بھی نوکریوں سے فارغ کر دیا گیا۔ اب جناب چیئرمین صاحب! دیکھنے کی بات یہ ہے کہ کہا یہ جا رہا ہے کہ یہ low paid employees کو اگر فارغ کیا جائے گا، اگر ان کے medical allowances کم کئے جائیں گے، اگر ان کے flying allowances کم کئے جائیں گے تو PIA جو خسارے میں ہے اس کی financial health بہتر ہو جائے گی۔ لیکن جناب چیئرمین! اس کے برعکس اور آپ کے توسط سے ہاؤس کے ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ جہاں پر PIA کی management نے کم تنخواہ دار لوگوں کو نوکریوں سے فارغ کیا، ان کی مراعات میں کمی کی۔ یہاں پر میں آپ کے سامنے یہ رکھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس کے برعکس اپنے favourites کو employment دی اور وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

ایک ہیں جناب علیم خان صاحب 'Chief Financial Officer and he is there' at a monthly package of 8 lac 50 thousand rupees. آٹھ لاکھ پچاس ہزار روپے کے monthly package پر۔ دوسرے ہیں جناب ظفر عثمانی، ان کو بھی باہر سے لایا گیا، یہ Ex-Paktel کے Director Commercial ہیں he is there at a monthly package of 5 lac 75 thousand rupees.

(Shame, shame)

تیسری ہیں عظمیٰ بشیر General Manager, Human Resources اور ان کو نیشنل بینک سے پہلے نکالا گیا تھا because she was involved in ghost employees scandal. اور ان کا package 3 لاکھ روپے مہینہ ہے۔ پھر اس کے بعد چیئرمین صاحب! یہ کہانی آگے چلتی ہے۔ ایک ہیں ندیم اکرم صاحب، وہ Director Information Technology ہیں اور ان کا package پانچ لاکھ روپے مہینہ ہے۔ پھر ایک Philip Moris ہیں، یعنی پاکستانی کافی نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، رضا صاحب میں اور آپ سینیئر کیوں بنے، ہم بھی PIA میں employee بن جاتے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! آپ Philip Moris کی کہانی سنیں گے تو

he is اور ہیں you will be shocked. Philip Moris, Flight Operation Consultant there at a monthly package of 10 thousand US dollars.

(Shame, Shame)

جناب قائم مقام چیئرمین، چھ لاکھ روپے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، پھر جناب چیئرمین! یہاں پر بھی بات آ کر ختم نہیں ہوتی۔

ایک رخسانہ اصغر صاحبہ ہیں، وہ Human Resource Consultant ہیں 5 thousand, I don't think even Wasim Sajjad sahib charges that, she gets 5 thousand rupees an hour.

(Shame, Shame)

پانچ ہزار روپے per گھنٹہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، PIA کو ایک ارب روپیہ ماہانہ نقصان ہے۔

(مداخلت)

Senator Mian Raza Rabbani: Then sir, Miss Silvia, who is their Frequent Flyer Consultant and she is also there for 5 thousand rupees per hour and there is Mr. Imran Maqsood, General Manager Revenue and he is there at a monthly package of 4 lac 50 thousand rupees.

جناب چیئرمین! یہ میں نے چند موٹی موٹی اسمیاں پڑھی ہیں اور چیئرمین کی اپنی تنخواہ لے لیں تو وہ بھی انہوں نے advance میں لے لی ہے کہ جیسے وہ تین سال کے advance میں پھنسا کر آئے ہیں۔

(Shame, shame)

جناب چیئرمین! نہ صرف یہ بلکہ افسوس اور عیاشی کی حد یہ ہے کہ وہ اپنی گاڑی کے لئے لفٹ لگوا رہے ہیں ground floor سے first floor تک جہاں پر کہ ان کا دفتر ہے، وہ گاڑی

اس لفٹ میں اٹھ کر وہاں تک جانے گی at the head office at Karachi جناب چیئرمین! میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم ان تمام باتوں کو چھوڑ دیتے ہیں، اگر وہ افسران جن کی فہرست میں نے ابھی اس House کے سامنے پڑھ کر سنائی ہے، اگر ان کے monthly package ہی کو اکٹھا کر لیں تو یہ 300 لوگ جو چھوٹی تنخواہ کے تھے، ان کو نکالنے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ آپ کے پاس کچھ نہ کچھ PIA کا پیسا بچتا۔ جیسے میں نے کہا کہ آج PIA مزدوروں کے لئے black hole of Calcutta بن چکی ہے، PIA کی جو انتظامیہ ہے، وہ مزدور کش انتظامیہ ہے۔ جناب چیئرمین! یہ تمام کا تمام چکر اس لئے کیا جا رہا ہے کہ آگے چل کر PIA کو privatize کر دیا جائے اور وہ جس کو privatize کرنا ہے، اس کا نام بھی ہمارے سامنے ہے۔ اس کی شرط یہ ہے کہ پہلے آپ کچھ departments out source کریں جن میں سے 6 departments کو انہوں نے already out source کر دیا ہے۔ اس کی دوسری demand یہ ہے کہ آپ PIA سے چھانٹی کریں اور یہ جو موجودہ M.D. ہے، وہ اس چھانٹی کے چکر میں لگا ہوا ہے۔ جناب چیئرمین صاحب! لہذا میں یہ کہتا ہوں کہ PIA کے اندر نہ صرف صوبہ سندھ بلکہ ملک بھر سے لوگ موجود ہیں۔ لہذا یہ Senate جو وفاق کا پاسان ہے جو وفاق کے interest کو represent کرتا ہے، یہ موزوں ادارہ ہے کہ یہ PIA کی اس کارکردگی کو، اس مزدور دشمن اور مزدور کش policy کو under review لے کر آئے۔ لہذا میری آپ سے یہ استدعا ہے کہ اس مسئلے کو یہاں پر take up کیا جائے تاکہ اس پر سیر حاصل بحث ہو۔

جناب قائم مقام چیئرمین، رضا صاحب! میرا خیال ہے کہ اس کے بعد آپ کو کچھ کہنا تو چاہیے۔ ہاں، آپ دونوں movers ہیں، please, make short statements میں Minister concerned کو کہوں گا۔ جی رانجھا صاحب سے بھی پوچھوں گا، بعد میں غوری صاحب سے بھی پوچھوں گا۔

سینیٹر رضا محمد رضا، شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب چیئرمین! میں عبدالرحیم مندوخیل صاحب اور جناب رضا ربانی صاحب Leader of the Opposition کی PIA کے حوالے سے تمام باتوں کی تائید کرتا ہوں۔ میں عبدالرحیم کی ایک وہ بات لیتا ہوں کہ یہ اس کا عملی ثبوت ہے کہ

بہت بڑے علاقوں اور انتہائی پسماندہ علاقوں کے لئے Fokker service بند ہے۔ بہانہ بنا کر یہ جو ژوب نہیں جا رہا، ذیرہ اسمیل خان نہیں جا رہا، دالبندین نہیں جا رہا جناب! اپنی اور تربت نہیں جا رہا جو بلیدی صاحب کہہ رہے ہیں۔ اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ وہاں پر ہر station پر مچاس سے زیادہ لوگ employees ہیں، ان کو فارغ کریں، ایک تو یہ بات ہے۔ جناب! رضا ربانی صاحب کی آخری بات جو انہوں نے privatization کے بارے میں کی ہے، یہ ہمارا ثبوت ہے کہ اس سے پہلے بینکوں کے لئے یہی طریقہ اختیار ہوا کہ ان سے Golden Handshake کے تحت جبری طور پر ہزاروں لوگوں کو بے دخل کیا گیا اور ان کی ملازمتیں ختم کی گئیں۔

جناب! پھر Karachi Electric Supply Corporation کا یہی ہوا، جناب! پھر PTCL کا یہ سلسلہ ہو رہا ہے، Steel Mills پر جو ڈاکا پڑا، وہ تو سب نے۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین، PIA پر focus کریں تاکہ ہم آگے بڑھیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا، یہ جو PIA سے بے دخلیوں کا سلسلہ شروع کیا ہے، یہ واضح ثبوت ہے کہ اس کو privatize کرنے جا رہے ہیں اور ایسے لوگوں کے حوالے کیا جا رہا ہے، کہ ملک کا یہ جو public sector کا منافع بخش ادارہ ہے۔ جناب! جو عوام کو روز کار دینے کا وسید، ذریعہ ہے اور اپنے عوام کو بہترین service دینے کا ادارہ ہے۔ اب ایسے لاڈلے، ایسے شہزادے جو اربوں روپے لے رہے ہوں گازیوں کے لئے تو وہ کیا خدمت کر رہے ہوں گے۔ جناب! یہ بہت ضروری ہے، یہ public importance کا مسئلہ ہے کہ اس پر یہ پورا House نہ صرف یہ کہ ان کو یقین دہانی کرانے کہ کوئی ملازم بے دخل نہیں ہو گا، اس کی service کا خاتمہ نہیں ہو گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، صحیح بات ہے۔

سینیٹر رضا محمد رضا، بلکہ یہ بھی guarantee ہو کہ اتنے بڑے خرچے پر یہ جو ملازمین رکھے گئے ہیں، ان کو ختم کیا جائے، ان کی تنخواہ ایک ordinary ملازم جو ہمارے 19، 22 grade کے قانون اور rules کے مطابق benefits ہیں جو ہم نے salaries وغیرہ رکھی ہیں، یہ رکھے جائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی شکریہ۔

سینیئر رضا محمد رضا، جناب! PIA میں کوئی اور کام نہیں ہے۔ رضا صاحب نے جو آخری بات کی کہ اس کو وقاف کا 'public sector' کا ادراہ ہونا چاہیے۔ اس میں تمام قوموں کے تمام صوبوں کے لوگ ہوں، اس میں پشتون ہوں، سندھی ہوں، سرانگی ہوں جناب! اس میں بلوچ ہوں۔ سب equal ہوں تاکہ اس کے ذریعے ہمارے عوام کو یہ یقین ہو کہ ایسے public sector ادارے میں ہماری نمائندگی ہے۔ Thank you sir۔

Mr. Acting Chairman: Thank you Raza Sahib. Safdar Abbasi

Sahib.

سومرو صاحب mover ہیں۔ یہ adjournment motion کے mover ہیں تو ان کو statement دے لینے دیں۔

سینیئر ڈاکٹر صدر علی عباسی، جناب! میں زیادہ کچھ نہیں کہوں گا۔ میں سومرو صاحب سے بھی یہ request کروں گا کہ ان تمام باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جو رضا ربانی صاحب نے آپ کے سامنے پیش کی ہیں اور جس طریقے سے ملازمین کا قتل عام کیا جا رہا ہے مختلف public sector organizations میں اور PIA prime example ہے جو کہ رضا صاحب نے آپ کو دی ہے۔ میری آپ سے request ہے بلکہ میں حکومت سے بھی یہ request کروں گا کہ اس کو oppose نہ کریں، اس کو admit ہونے دیں اور اس issue پر جو PIA کے حالات ہیں، جو وہاں پر مزدوروں کا قتل عام ہو رہا ہے، جو وہاں پر الٹے تھے اور عیاشیاں ہو رہی ہیں ان کے عہدیداروں کی طرف سے، اس پر ہم سیر حاصل بحث کریں۔ میری صرف آپ سے یہ request ہے کہ اس کو حکومت oppose نہ کرے۔ اس کو admit ہونے دیں اور اس کے بعد پھر ہم اس پر سیر حاصل بحث کریں۔

Mr. Acting Chairman: Thank you, Rukhsana Zuberi Sahiba.

سومرو صاحب mover ہیں اس لیے ان کو short statement کی اجازت ہے۔

Senator (Engr.) Rukhsana Zuberi: Thank you Chairman

Sahib.

جو Leader of the Opposition نے آپ کے سامنے بات رکھی ہے وہ بہت اہم مسئلہ ہے۔
مجھے امید ہے اس طرف بیٹھے ہوئے ساتھی اور خاص طور پر خواتین بہنیں اس کو اہمیت دیں گی۔
وہ جانتی ہیں کہ کیا problems وہاں پر ہیں

and we are sure they will help us to admit this because this is a matter of national importance and not of point scoring.

Mr. Acting Chairman: Thank you.

ایک اور mover بھی رہ گئے ہیں انور بیگ صاحب۔ آپ بھی mover ہیں۔

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, I would like to support whatever the Leader of the Opposition has said but I just like to add something that they have recruited foreign air hostesses and they are at a package of three thousand dollars to five thousand dollars.

یہ تین ہزار سے پانچ ہزار ڈالرز کی تنخواہ پر رکھی ہوئی ہیں۔ Sir, I think this is absolutely criminal اور اس طریقے سے مزدوروں کے ساتھ سلوک PIA میں انہیں نہیں کرنا چاہیے۔

That kind of salaries they are paying and of course, like the honourable Leader of the Opposition has said the Chairman's packages are known. Mr. Chairman, can I have your attention?

Mr. Acting Chairman: Always my ears are towards you.

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, I want eyes as well sir.

What I am trying to tell is this that if you check the PIA's Pay Roll, Sir,

سب سے اوپر چیئرمین پی آئی اے کا نام ہے۔ and his salary's column is missing. سب کی salaries ہیں from No.2 downwards. اور the Chairman is missing.

Why? On the Official Pay Roll of PIA, Sir, I think its a very serious matter

and I think it should be taken up.

جناب قائم مقام چیئرمین، جی نیازی صاحب۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین، جو Leader of

the Opposition نے بڑی لمبی چوڑی صورت حال اس معزز ایوان کے سامنے پیش کی ہے اور جو تنخواہیں بتائی ہیں possibly they are correct اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ کارپوریشن جتنی ہیں ان کے جو officers ہیں ان کی تنخواہیں کافی ہیں اور جو اس کے چیئرمین ہیں کرمانی صاحب، ان کے بارے میں میں نے بتایا تھا کہ اس نے تین سال کی تنخواہ آتے ہی وصول کر لی اور ----

(شیم شیم کی آوازیں)

ایک منٹ، ایک منٹ شیم کو اپنے پاس رکھیں ابھی۔ میں نے یہ کہا تھا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ضیفہ پنجم نے جب اپنے بیت المال کے داروغہ کو بلایا کہ مجھے آپ اگھے ماہ کی تنخواہ دے دیں، عید آ رہی ہے پیسے نہیں ہیں۔ مجھے بیوی press کر رہی ہے تو اس نے کہا کہ کس سے لکھوا کے لانے ہو کہ آپ اگھے ماہ زندہ رہیں گے۔ اس لیے مسلمان کی حیثیت سے یہ نہیں کہا جاسکتا لیکن مجھے بہت ساری corrections بھی کرنی پڑیں گی کہ elevator جو لگوا گیا تھا اس

for the Office of the Chairman, it is working and its worth is 28 floor پر

lakhs and 20 thousands. دوسری بات جو sticker ایک لگوا یا ہے جہاز کے runner پر وہ جے دم کہتے ہیں اتنیس لاکھ کچھ ہزار کا ایک sticker فرانس سے لگا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اتنیس ہزار ڈالرز میں؟

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، یہ rupees میں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، کیا یہ euro ہے؟

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جی۔ یہ لگا ہے۔ یہ باتیں میں نے ساری کی ساری اس

floor پر پھپائی نہیں ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر احمد علی، میں آپ کی statement نہیں مان سکتا this is in rupees.

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، میں نے rupees کہا ہے بھئی۔ وہ کہہ رہا ہو گا، میں

rupees کہہ رہا ہوں۔

(مداخلت)

Senator Mian Raza Rabbani: It is in Euro, I will show you tomorrow.

جناب قائم مقام چیئرمین، نیازی صاحب! آپ اس motion کو ---

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، ابھی رکھیں۔ پہلے بھی بہت سی باتیں ہوئی ہیں۔ ان کا بھی میں نے جواب دینا ہے۔ یہ میرے خیال میں انتہائی اعماریہ کچھ لاکھ روپے sticker کے لیے فراہم کیے گئے تھے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نیازی صاحب! آپ اسے oppose کر رہے ہیں؟

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب والا! میں تو ایک بات بتا رہا ہوں کہ یہی چیز اور جو

I brought before this august House to potentiate the question material
of breach of privilege of this august House
it is on record. اگر اس حوالے سے دیکھیں تو Rule 75 کے تحت اس کا (d) sub-rule
ہے، تو آپ کو محسوس ہو گا کہ this adjournment motion is invalid to
be discussed on the floor of this House. آپ Rule-75 sub-section (d) نکالیں۔

"It shall not revive discussion on a matter, including the discussion on

the admissibility of an adjournment motion which has been discussed in

the Senate or in the Assembly within last four months."

یہ تمام کوائف میں نے اس لیے repeat کیے ہیں کہ they were discussed and

they were given in support of breach of privilege of this august House,

therefore, substantially the same thing has been narrated in this

adjournment motion.

Senator Mian Raza Rabbani: No privilege motion against PIA.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: There was.

Senator Mian Raza Rabbani: The House is talking of the employees but where was the privilege motion? May be, the honourable Minister is mixing up the Civil Aviation motion.

ڈاکٹر شیر افغان نیازی، ہاں آپ یہ بات بتادیں۔

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان)، میرے خیال میں جناب والا آج جو اس ایوان میں سوال اٹھایا گیا ہے، اس میں جناب نے دیکھا ہو گا کہ ایک نہیں، لیکن پی آئی اے کی مجموعی کارکردگی کے بارے میں ایک سوال اٹھایا گیا ہے۔ اس میں privatization کی بات آئی ہے جو ایک علیحدہ مسئلہ ہے۔ اس میں جو چیئرمین صاحب کی part کی بات آئی ہے، وہ ایک علیحدہ مسئلہ ہے۔ اس میں higher management کے جو افسر ہیں ان کی تنخواہوں کی بات آئی ہے، وہ ایک علیحدہ مسئلہ ہے اور پھر وہ ملازمین جن کے contracts ۲۰ دسمبر ۲۰۰۶ کو ختم ہو چکے ہیں اور ان کی renewal نہیں کی گئی۔ میرا خیال ہے یہ واقعات ریکارڈ پر آنے چاہئیں کہ یہ جو ایک سو پینتیس ملازمین ہیں، ان کے contract کو terminate نہیں کیا جا رہا، ان کے contracts تیس دسمبر ۲۰۰۶ کو ختم ہو چکے ہیں اور چونکہ پی آئی اے کو اپنی ضروریات کے مطابق ان کی ضرورت نہیں ہے، ان کو renew نہیں کیا جا رہا۔ بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ آج ایوان میں جو ضابطہ، اس میں ہر ایک کی خواہش ہے کہ پی آئی اے کے معاملات پر ایک بحث ہونی چاہیے تو اس کے لیے مناسب یہ نہیں ہے کہ adjournment motion دیا جائے۔ میں رضا ربانی صاحب سے request کروں گا کہ ایک اگر motion under Rule 194 لے آئیں، جس میں ان تمام باتوں پر ایک بحث ہو جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس لیے یہ مناسب ہو گا کہ ایک 194 کا motion آج آجائے تو بے شک کل پرسوں جب بھی مناسب ہو، اس کو discuss کر لیں تاکہ سارے معاملات پر بات ہو جائے، سوائے صرف 135 employees کے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین صاحب! میں ایک بات عرض کر دوں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، دو منٹ اور۔

جناب قائم مقام چیئرمین، نیازی صاحب! آپ دو منٹ میں complete کر لیں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، میں نے ایک بات بتانی ہے۔ I will read this paper

اور ہماری خواہش یہ ہے جو ہمارے Leader of the House نے کہا ہے۔ We will discuss

really. This is a good idea about it that we should discuss entire. کیا ہوا

کیا نہیں ہوا، کتے بندے induct کیے گئے تھے، کتے نکالے گئے ہیں۔ تو پہلے مجھے

kindly let me read this thing. In this context it is stated that contract of these 126 employees expired on 31st December 2006 and in accordance with management's decision based on 2 years performance, appraisal and over and above manpower for operational requirement, these employment contracts were not renewed. However these employees were paid one month's consolidated salary in addition to other payable dues and they were duly informed in writing. Therefore, it is not correct that this contract has been terminated without notice and reason. As far as the adjournment motion is concerned, I do say that it is not admissible but I will request the honourable Chair that I beg to move a Motion under Rule 194 just to discuss entire PIA and whatsoever had happened to it, when it was flooded with more employees, where the things have been taken away, who are the corrupt, who are not corrupt. In which government something has been done good or bad, let us have a big discussion on it so that the matter should be settled once for all.

Mr. Acting Chairman: Leader of the Opposition.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, first of all there

was a point of controversy that had been raised and I have with me here the answer book of Tuesday the 16th of January 2007. This is Question No. 26 and the answer is, "yes, one PIA A310 aircraft has so far been decorated with stickers purchased from M/s. 3M France at a cost of Euro 29,500 including application charges.". So, it is euro and it is not rupees. This is the answer which has been supplied by the Ministry.

Now, sir, coming to the question of the adjournment motion, I have a great tremendous respect for the honourable Leader of the House but the matter essentially pertains to a singular question and that question is, as I said, that when this motion was filed, it was the question of 135 employees, today it is a question of 300 employees out of which 43 are permanent employees. The relationship of the salaries that has been quoted, the question of the lift or the question of privatization, these are not matters which are alien to but they were sighted in connection with that if you have funding because the reason for getting rid of these employees is that the financial health of the institution is suffering. So, in furtherance of that contention of mind I quoted and relied upon these facts which are on the ground and sir, that if you have funding for this then why is it that you do not have funding for these poor low salaried employees?

So, it essentially relates to one question, I think, if it is your discretion, if you feel that this is an appropriate and it is admissible otherwise kindly put it to the House and if 1/4th rises let the adjournment motion be taken up.

سینیٹر وسیم سجاد، جناب! میں نے یہ اس لئے offer کیا تھا تاکہ یہ جو معاملہ discuss کرنا چاہتے ہیں کر لیں۔ اس کا ایک طریقہ کار نکالا جائے۔ اگر آپ technicalities میں جائیں گے تو اس میں سب سے important requirement یہ ہے کہ it shall raise an issue of urgent public importance. اگر ایک شخص ایک یا دو سال کے لئے contract پر ملازم ہوتا ہے اور اس کو پتا ہوتا ہے کہ دو سال بعد وہ contract ختم ہوگا تو اس میں urgency کیا ہے؟ یعنی جس دن ایک شخص ملازمت میں داخل ہوتا ہے یا ایک شخص سرکاری ملازمت میں ہوتا ہے، اس کو پتا ہوتا ہے کہ ساٹھ سال کی عمر میں ریٹائر ہونا ہے، جب ریٹائر ہوتا ہے تو urgency نہیں ہوتی اور یہ ہوتا ہے کہ بیگامی طور پر کوئی ایسی چیز آگئی ہے جس کے لئے ایوان کو اس پر بحث کرنی ہے تو یہ adjournment motion کی technicality ہے۔ اس لئے میں نے technicality سے نکلنے کے لئے کہا تھا کہ کل یہ جناب کے لئے مشکل ہوگا اگر یہ کہیں کہ it is in order, تو نہیں ہے in order, so many issues being involved, there is no urgency.

لیکن میں یہ چاہ رہا تھا کہ اس معاملے پر اگر بحث کرنی ہے تو آپ بے شک بحث کر لیں۔ کل ہمایوان کے rules کو suspend کر کے بھی اس motion کو لا سکتے ہیں تاکہ بحث ہو جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، کل نہیں، میرا خیال ہے on Thursday we can suspend the rules under 194 with the motions زیر بحث لے آتے ہیں it is understood. consensus of the House, Thursday کو ۔۔۔ نہیں، نہیں غوری صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے تھے۔

سینیٹر بابر خان غوری، دیکھیں جناب! کچھ چیزیں یہاں پر ایسے thrill کی گئی ہیں، ایسی صورت حال پیش کی گئی ہے جیسے پتا نہیں PIA کے اندر کیا ہو رہا ہے، کوئی لوٹ مار مچی ہوئی ہے۔ وہاں پر جو صورت حال ہے اگر آپ دیکھیں تو دنیا کے اندر بھی وہی ہے۔ ابھی ہمارے معزز رکن نے کہا کہ جی air hostesses لائی گئی ہیں، پاکستان کی کتنی خواتین ایسی ہیں جو Emirates Airlines میں، دوسری airlines میں کام کر رہی ہیں کیا وہ غلط کر رہی ہیں؟ کیا وہ

ایئر لائن غلط کر رہی ہے کہ وہ پاکستانی نیشنل کو اپنے ہاں job دے رہے ہیں؛ یہ ہمارے لوگوں
 ماشاء اللہ پڑے لکھے لوگ ہیں، سینیٹرز ہیں ان کو یہ سمجھنا چاہیے کہ جو airlines ہوتی ہیں ان میں
 foreign passengers ہوتے ہیں، مختلف رولس پر وہ چل رہی ہوتی ہیں، مختلف sectors پر
 required ہوتی ہیں کہ وہ hire کریں تاکہ آپ کا business بڑھے۔ اگر ان چیزوں کو دیکھیں
 تو آج دنیا کہاں جا رہی ہے۔ آج اگر پاکستانی اگر ہم اپنی airlines کو بہتر بنانا چاہتے ہیں تو آپہ
 دیکھیں کہ کیا وہ صحیح ہے کہ نہیں ہے۔ آپ صرف مخالفت برائے مخالفت نہ کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میرا خیال ہے Leader of the House and

Leader of the Opposition have given a way out. Under Rule 194 on

We will suspend the rules and کریں گے - Thursday 2 hours discussion
 will discuss. Niazi Sahib is always around.

Senator Mian Raza Rabbani: It was deferred on Monday
 because he said I am not coming.

(Interruption)

Mr. Acting Chairman: Please, Mr. Wasim Sajjad is given floor
 of the House.

سینیٹر وسیم سجاد، میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہمیں چاہیے کہ جو روایات ہیں ان
 کے مطابق ہونا چاہیے۔ وہ روایات کیا ہیں؟ روایت یہ ہے کہ منسٹر صاحب جو انچارج ہیں یہاں وہ
 آئیں گے لیکن اگر کوئی وجہ مجبوری ہے تو کسی کو brief کریں گے تو جناب والا! کوئی بھی ہو
 سکتا ہے، پارلیمنٹری سسٹم میں یہاں پر تھانے داری نہ کریں، کوئی پابندی نہ کروائیں۔
 اگر گورنمنٹ غلط آدمی کو جھجھتی ہے تو گورنمنٹ کی سبکی ہوگی تو یہ حکومت پر چھوڑ دیں کہ کون
 آتا ہے، آغا صاحب آتے ہیں، ڈاکٹر صاحب آتے ہیں، منسٹر صاحب آتے ہیں۔ That is up -
 to the government, let them decide. Dr Sahib decide کریں گے۔

I think Leader of the House

جناب قائم مقام چیئرمین، ٹھیک ہے بالکل ---

سینیٹر عبد الرحیم خان مندوخیل، غوری صاحب کو بھیج دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، کوئی ذمہ دار تو آنے گا۔ جی۔ رحیم مندوخیل صاحب۔

سینیٹر عبد الرحیم خان مندوخیل، اس بارے میں کہ وزیر دفاع یہاں آئے، رانجھا

صاحب چیئرمین تھے اس ہاؤس کے، انہوں نے ہدایت دی کہ انہیں Monday کو آنا ہو گا، وزیر دفاع کو۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وزیر بے چارے، چھوڑیں Sunday کو پیار ہوا

Monday کو اقرار ہوا نہ جانے اب کیا ہو گا۔

سینیٹر عبد الرحیم خان مندوخیل، عرض یہ ہے کہ کئی دن ہونے کہ وہ چیئرمین

کی ہدایت کے باوجود نہیں آتے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ایساں بلور صاحب! پلیز کوئی اور پوائنٹ، ایساں بلور

صاحب کو سنتے ہیں کہ کیا کہتے ہیں۔ ایک منٹ نیازی صاحب، ایساں بلور صاحب۔ ایک منٹ ان کو بھی دے دیں۔

سینیٹر ایساں احمد بلور، جناب! میں بہت مشکور ہوں۔ ایک منٹ مجھے 'mike is

with me. I have the mike. Thank you very much sir. میں انور بھنڈر صاحب کی بڑی

عزت کرتا ہوں اور انہوں نے بڑی مستقول بات کی ہے کہ pre-budget پر ہمیں فروری میں کوئی

discussion کرنی چاہیے اور اس دفعہ میں آپ کو عرض کرنا چاہتا ہوں I am just telling

on the floor of the House آپ کے سامنے انڈسٹریز کا بہت برا حال ہے۔ خواہ وہ فیکٹائل

ہے خواہ وہ شوگر، مکی، لیدر ہے، سب انڈسٹری کا برا حال ہے اور اس دفعہ Export کے بارے

میں بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی بہت بری حالت ہے - export بھی down جا رہی

ہے۔ میں آپ کو یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس دفعہ ہمارا trade deficit بھی ساڑھے بارہ

بلین ہو گا تو ہمیں جیسے بھنڈر صاحب نے تجویز پیش کی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس پر

discussion کرنی چاہیے اور وہ بہت ضروری ہے۔ ایک آٹھ دن کے لیے pre-budget پر ہمیں

discussion کرنی چاہیے۔ میں اس بارے میں بھنڈر صاحب کو support کرتا ہوں ورنہ بعد میں

ہمارا برا حال ہوگا۔ ہماری انڈسٹریز کو last time بھی کچھ نہیں دیا گیا۔ اس وجہ سے آج انڈسٹریز کا پیزہ غرق ہے۔ شکر ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، سینیئر راجنجا صاحب، اس کے بعد احمد علی صاحب۔

POINT OF ORDER BUDGET-READING SESSION

سینیئر ڈاکٹر خالد راجنجا، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب! میں سمجھتا ہوں کہ رضا ربانی صاحب نے جو بات raise کی ہے وہ بڑی اہم ہے۔ اس سے زیادہ اہم بات وہ ہے جو بھنڈر صاحب نے raise کی ہے اور میں کئی دن سے پہلے بھی لیڈر آف دی ہاؤس سے کہہ رہا تھا کہ ہم لوگ یہاں بہت اکتھے ہوئے ہیں۔ میں اپنی بات کرتا ہوں مجھے بجٹ پڑھنا نہیں آتا۔ پتا نہیں ہم میں سے کتنے اس کو پڑھ سکتے ہیں۔ میں نے ماضی میں دیکھا ہے کہ یہاں پر کتنی کتابیں پڑی ہوتی ہیں اور ہم یہیں پھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو میری یہ request ہے کہ there should be a in House budget-reading session جس میں ہم سب کو آگاہ کیا جائے کہ بجٹ کیسے بنتا ہے۔ دوسرا اس کو پڑھتے کیسے ہیں؟ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ یہ exercise ہو اور جہاں پر executive parliament سے اجازت مانگتی ہے لیکن ہم اس system میں آتے ہیں جہاں پارلیمنٹ کو یہ حق پہنچتا ہے کہ اس کو تیار کرنے میں بھی پتا ہو کہ یہ ہے کیا؟ تو میں تھوڑی سی بات آگے بڑھاؤں گا جہاں بھنڈر صاحب نے قسم کی ہے کہ کوئی ایسا سسٹم بھی نکالیں۔ ایک ہفتے کا teaching session رکھیے گا۔ ہم میں سے جو بہتر لوگ ہیں جو بہتر جانتے ہیں وہ ہم سب کو آگاہ کریں کہ جی ہاں! آئندہ دو مہینے کے بعد تین مہینے کے بعد session آنے والا ہے۔ اتنا آپ کے پاس پاندہ آنے گا۔ اس کو آپ نے کیسے پڑھنا ہے یا صرف آخرین دو تین pages ہیں وہ ہم نے پڑھ کر چلے جانا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی اہم بات ہے۔

ایک دوسری بات جو میں raise کرنا چاہتا ہوں اس کا تعلق مذہبی امور سے ہے۔ کل بات ہو رہی تھی کہ مساجد کو شہید کرنے کا مجھے ایک خط ملا ہے۔ یہ ہے موضع کھمبا رائے ونڈ جس

میں قبرستان ہے - I repeat again, for the benefit of Minister for Religious

Affairs موضع کھبا، رانے ونڈ لاہور جس میں بڑا قدیمی قبرستان ہے۔ LDA جناح روڈ بنا رہا ہے جس میں ان کی یہ سکیم ہے کہ اس قبرستان کو مسمار کر کے اس میں سے سڑک گزاری جائے۔ وہاں بلوہ ہو جانے کا 'law & order' کی situation پیدا ہوگی اور اس سے بھیانک اور کوئی جرم نہیں۔ یہ مسجد گرانے کے مترادف ہے۔ I entreat you, please look into it یہ کیوں ہو رہا ہے۔ Thank you very much

جناب قائم مقام چیئرمین، احمد علی صاحب اس کے بعد ہارون صاحب۔

سینیٹر احمد علی، میرے محترم دوست کی تجویز بالکل correct ہے۔ میں یہ چاہوں گا کہ PIA کا issue میری نظر میں بہت اہم نہیں ہے۔ بجٹ اس سے کہیں زیادہ important ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دو گھنٹے دے کر اس کو بھی discuss کر لیا جائے۔

Mr. Acting Chairman: I think it will be a special session.

بجٹ کی تیاری کو ہم بھی سیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ نے جاویدا قبال کا کارٹون دیکھا ہے پبلک اکاؤنٹس کمیشن کے بارے میں وہ جو instructions کو جہاز بنا کر اڑا رہے ہیں۔ بجٹ میں بھی کتاب ہمارے سامنے رکھ دیتے ہیں we did not know what happens with them. They are so many kilos of books which we do not understand.

سینیٹر وسیم سجاد، جناب والا! اس وقت میں جناب کا کچھ وقت لینا چاہوں گا۔ دو تجاویز جناب کے سامنے آئی ہیں، ایک یہ تجویز جناب انور بھنڈر صاحب کی جو ہمیشہ بڑی سلیجھی ہوئی اور بڑی سنجیدگی سے بات کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہمارا ایک پری بجٹ سیشن ہونا چاہیے۔ مقصد یہ ہے کہ اس پری بجٹ سیشن میں وہ تمام تجاویز جو کہ ہمارے ممبران کے ذہن میں ہیں اپنے علاقے کے بارے میں، ٹیکسز کیا ہونے چاہئیں، ہمارا بجٹ deficit کتنا ہے، کیوں ہے، کم کیسے ہو سکتا ہے trade کے بارے میں کیا ہے، basically ہمارا بجٹ کیا ہوتا ہے، بجٹ میں یہ ہوتا ہے کہ ہماری آمدن کتنی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، یہ صحیح بات ہے۔

سینیٹر وسیم اس میں کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ بجٹ کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ

آئندہ سال ہمارے revenues کتنے ہوں گے اور revenues taxes سے آتے ہیں یا non taxes چیزیں ہوتی ہیں جس سے revenue آتا ہے۔ اس کے بعد اخراجات ہیں۔ اخراجات کس پر ہوتے ہیں development پر ہوتے ہیں، defence پر ہوتے ہیں، آپ کے قرضوں کی ادائیگی پر ہوتے ہیں، تنخواہوں پر ہوتے ہیں maintenance پر ہوتے ہیں یہ اخراجات ہوتے ہیں اور ہر -----

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب چیئرمین! یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے اور قائد ایوان فرما رہے ہیں۔ میں قائد حزب اختلاف سے درخواست کروں گا کہ وہ ہماری گزارش پر ہمدردانہ غور فرمائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی وسیم صاحب۔

سینیٹر وسیم سجدا، یہ جو چیز ہے کہ ایک pre-budget session ہونا چاہیے وہ تو ہوگا House کے اندر یعنی جس میں ممبران اپنی تجاویز دیں گے، دیکھیں گے کہ پچھلے سال مثلاً کیونکہ ہمارے پاس تو اس وقت پچھلے سال کا ریکارڈ ہے۔ آئندہ کیا ہونا ہے اس کے بارے میں ہم تجویز دے سکتے ہیں لیکن پچھلے سال کے جو گوشوارے ہیں یعنی آمدن کیا ہے اور اخراجات کیا ہیں، حاصل کیا ہوا۔ اب ہم اس stage پر بھی ہیں کہ پچھلے سال کے بجٹ کے بعد کیا ہمارے حالات بہتر ہوئے ہیں، کیا ہم وہ ہدف حاصل کر سکے ہیں، کیا ہماری ترقی اس رفتار سے ہے، کیا ہمارا رویہ مستحکم ہے، کیا ہماری جو economy ہے micro and macro وہ بہتر ہے ہم اس کا ایک تجزیہ کر سکتے ہیں۔ ایک تو یہ ہے جس کی میں حمایت کرتا ہوں کہ جی ہاں یہ ہونا چاہیے۔ بجٹ آنے کا جون میں مارچ میں کسی وقت آپ ایک session رکھ لیں جس میں یہ ہونا چاہیے۔

دوسری چیز یہ تھی جو جناب ڈاکٹر خالد رانجھا صاحب نے فرمائی اور وہ بھی بہت اہم ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اتنے اتنے مولے کاغذ ہمارے پاس آجاتے ہیں تو ہمیں اس کی سمجھ نہیں آتی، یہ صحیح بات ہے۔ ہم سب laymen ہیں۔ اس کے لئے House کے اندر تو وہ teaching session نہیں ہو سکتا۔ وہ ضروری بات ہے کہ جو experts ہیں یعنی ہم CBR سے حضرات کو بلا سکتے ہیں، ہم جو لوگ باہر کے ہیں جو economy کو سمجھتے ہیں وہ ہمیں بتا سکتے ہیں۔ اس کے

میں نے ایک تجویز پیش کروں گا کہ ہمارے بڑے محترم، معتبر سینئر ہیں جناب احمد علی صاحب، تجربہ بھی رکھتے ہیں اور Senate Committee کے چیئرمین بھی ہیں، ان کے زیر سایہ ایک session بلائیں out side, not inside the House کمیٹی روم میں اور جو بھی experts ہیں CBR سے بلائیں، باہر سے بلائیں، economic experts بلائیں تاکہ وہ ہمیں بریفنگ دیں۔ وہ جو sessions ہوں گے اس میں ہمیں سمجھ آ جائے گی کہ یہ کیا چیز ہوتی ہے اور اس کو کس طرح handle کرنا ہوتا ہے۔

میں چلتے چلتے آپ کو ایک قصہ بھی سناؤں گا۔ ایک دیہاتی پہلی دفعہ ایم این اے بن گیا۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین، وسیم صاحب! 65% ہم دیہاتوں سے ہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد، وہ پہلی دفعہ ایم این اے بنا۔ جب بحث اجلاس آیا تو وہ بڑا excited تھا۔ اس نے کہا میرا سوٹ یعنی شلوار قمیض کو استری کریں، پوچھا کیوں، کہنے لگا بجوٹ ہے۔ میری گاڑی پالش ہوئی ہے، کیوں جی کہ بجوٹ ہے۔ اس کی بیوی نے پوچھا سائیں بجوٹ کی شے ہے؟ اس نے کہا کہ بجوٹ یہ ہے کہ کوئی شے مانگ۔ اس نے کہا مجھے شلوار بنادو۔ اس نے کہا ایک پانچ اس سال ایک پانچ اگلے سال یہ بجوٹ ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، سینیٹر ہارون اختر صاحب۔

Senator Haroon Khan: Sir I will just take about two minutes of our time.

میں آپ کو کچھ facts بتانا چاہتا ہوں کہ United States میں ان کا fiscal year September 30th کو ختم ہوتا ہے تو فروری میں budget proposals کانگریس کو پکڑا دی جاتی ہیں اور ان کو آٹھ مہینے دیتے ہیں اس کو discuss کرنے کے لئے۔ ہمیں چودہ دن دیے جاتے ہیں اور چودہ دن میں ایک full stop اور comma بھی ہم تبدیل نہیں کر سکتے۔ No.2 so I would there is no law جس کے تحت بجٹ بنتا ہے، بجٹ discuss ہوتا ہے like India propose کہ اس law کے اوپر ایک کمیٹی بنائی جائے اور ہم باقی ممالک کی طرح

میں ہے دنیا کے ساتھ ' ستر ممالک میں budget law ہے۔ اس کے تحت ہمیں یہ بجٹ بنانا چاہیے اور اس کے بعد اس کو implement کرنا چاہیے۔ ایک اور چیز which is very surprising in Pakistan کہ ہم supplementary grants جو بڑی رقم ہوتی ہے وہ supplementary grants میں approve کی جاتی ہیں after the fact their it has been spend. Billions of rupees دنیا کے کم ممالک ہیں جن میں spending کے بعد ان کو اجازت Parliament دے سوائے ہمارے۔ So یہ جو چیز ہے یہ mid term reviews میں decide کی جاتی ہیں - Like in America a mid term, mid budget review is mandatory by the Parliament. اس کو بھی ذہن میں رکھیں کہ ایک mid term review ہونا چاہیے جس کے تحت ان کی جو over spending ہو چکی ہے یا likely ہے اس کی اجازت دی جائے اور اجازت کے بعد خرچ کیا جائے بجائے اس کے کہ خرچ کرنے کے بعد اجازت لی جائے۔ یہ میری چند تجاویز ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، سینیٹر احمد علی صاحب! آپ کے ذمے بہت ہی اہم کام کیے جا رہے ہیں you have to give us a lot of time.

سینیٹر احمد علی، جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ problem کیا ہے ' problem یہ ہے کہ اس کے اندر سینیٹرز کو interest بھی لینا پڑے گا۔ آج US aid کے تحت ہم نے سیمینار کرایا تھا اس میں ہماری کمیٹی کے صرف چار سینیٹرز آئے۔ بڑی عجیب بات تھی۔ بڑی اچھی چیزیں انہوں نے بتائیں، ہم نے انہیں سمجھا۔ جن میں سے ابھی کچھ باتیں کہہ بھی دی گئی ہیں۔ اس میں سینیٹرز کو بھی interest لینا پڑے گا۔ اس کمیٹی کو بلایا جائے گا، سیمینار بھی بلایا جائے گا لیکن جب تک آپ اپنے inputs دے کر تیاری نہیں کریں گے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

یہ بات بالکل درست ہے کہ ابھی تک ملک میں کوئی قانون نہیں ہے جس کے تحت بجٹ بنتا ہے، دنیا میں بنتا ہے، ٹھیک کہہ رہے ہیں امریکہ میں فروری میں دیا جاتا ہے، ستمبر تک آپ مطالعہ کریں پھر اس کے بعد بجٹ کی باتیں ہوتی ہیں۔ یہاں پر سترہ دن میں سارا کام تمام

کر دیا جاتا ہے چاہے آپ مانیں یا نہ مانیں۔ بہت ضروری ہے کہ اس پر بالکل بحث کی جائے اور پورے سات دن جم کر بحث کی جائے۔ let us come to some conclusion then.

Thank you.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس پر پورا consensus ہے۔ اس میں کسی سینیٹر کو اختلاف نہیں ہے۔ قائم ایوان نے مہربانی کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ اگلے مہینے میں session fix کر دیا جائے۔ آپ fix فرما دیں وگرنہ سیشن بلانے کا طریقہ آپ کو معلوم ہے، وہ شاید ہو سکے یا نہ ہو سکے، آپ decision لیں، date fix فرما دیں۔ سات دن کے لیے یا دس دن کے لیے جو بھی ایوان تجویز کرے، اس پر discussion کیجیے۔ بسم اللہ کیجیے۔ یہ چیز ہم نے innovate کرنی ہے، شروع کرنی ہے۔ آج تک یہ ہو نہیں سکی، نہ قانون سے ہو سکی ہے اور نہ کسی precedent or tradition سے ہو سکی ہے، ہم نے روایت پیدا کرنی ہے۔ ماہ فروری کی کوئی تاریخ مقرر فرمائیے قائم ایوان اور قائم حزب اختلاف کے مشورے سے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، سینیٹر رزینہ عالم۔

سینیٹر رزینہ عالم خان، بجٹ کا mid term review بہت important ہے۔ کل ہماری Education کی قائمہ کمیٹی کا اجلاس ہوگا اور وہ اس پر اپنی تجاویز دے گی۔ اگر ہمارے معزز ارکان تعلیم کے بجٹ سے interested ہیں تو وہ اس میں شرکت کے لیے لازماً میں کل صبح دس بجے تشریف لائیں۔ میری ایک اور تجویز ہے بجٹ کی April outline تک بن جاتی ہے۔ اگر وہ committees کو بھیجی جانے جو متعلقہ کمیٹیاں ہیں جیسے اگر تعلیم کا ہے تو وہ تعلیم کی کمیٹی کو، سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کا ہے تو وہ اس کی کمیٹی کو تاکہ وہ بارہ کے بارہ ممبرز بھیج کر اس کو دیکھیں اور اس میں اپنی تجاویز مرتب کریں اور وہ ان کو اپریل کے end تک بھیج دیں تاکہ پھر وہ بھی اس میں incorporate ہو سکیں۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میاں رضا ربانی۔

سینیٹر میاں رضا ربانی Sir in a lighter vein بھنڈر صاحب کی جو تجویز ہے اس

پر کسی کو کوئی اختلاف نہیں۔ I think, there is total consensus in the House. اور
 یہاں پر میں آپ کو اپوزیشن کی طرف سے ایک پیش کش کرتا ہوں کہ اگر summary move
 کرنے میں آپ کو کوئی دقت ہو تو آپ ہمیں بتا دیں، آپ کے لیے ہماری requisition
 services حاضر ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، اس کے لیے requisition کی نوبت نہیں آنے گی۔
 ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، جناب چیئرمین! میں گزارش کرتا ہوں کہ فروری میں
 National Assembly shall sit from 6th of February اور کافی دیر اس کا اجلاس رہے گا
 اس لیے فروری میں سینیٹ کا اجلاس مقرر نہ کریں، مارچ میں جب بھی چاہیں، کر لیں۔
 Requisition بھی نہ کریں۔

Mr. Acting Chairman: Leader of the House and Leader of the
 Opposition please

آپ مل کر اپنی recommendations دیں۔ Minister for Parliamentary Affairs بھی
 ان کے ساتھ مل کر date fix کریں۔ انشاء اللہ سارے سینیٹرز آئیں گے۔ میرے خیال میں فروری
 کے آخری ہفتے میں صبح رہے گا۔۔۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، نہیں، یہ requisition بھی نہ کریں اور یہ یہاں
 commit کریں، جب سارا House unanimous ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، پھر مارچ میں morning, evening sessions
 کرنے پڑیں گے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی، مارچ میں کون سی قیادت ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ایسا کریں Leader of the House and Leader
 of the Opposition, please آپ اپنی recommendations دیں اور with honourable
 Minister for Parliamentary Affairs، ساری ministry بھی اور Leaders of the
 House and Opposition بھی dates fix کریں۔ انشاء اللہ سینیٹر صاحبان بھی آئیں گے۔

فروری صبح رہے گا۔ 20 فروری کے بعد کریں کچھ۔ Last week of February, Supreme Court نے تو بسنت ویسے ہی بند کردی ہے، ہم یہ اچھا کام کریں، بجٹ کا کام کریں۔

گزارش ہے کہ عظیم طارق صاحب آئے ہوئے ہیں۔ ہم سارے سینیٹروں کو شکایت ہے کہ ہمیں اس وقت focus کرتے ہیں جب تلاوت ہو رہی ہوتی ہے۔ تلاوت کے وقت ہم سب سینیٹر ایسے بیٹھے ہوتے ہیں کہ جیسے we are doing nothing. اس وقت اللہ کو یاد کر رہے ہوتے ہیں۔ ہمارے اندر خوف خدا ہوتا ہے۔ آپ تھوڑی activity generate کریں، points of order بھی، مسئلے مسائل بھی لیں۔ عظیم طارق صاحب نے بہت کچھ کیا ہوا ہے لیکن ادھر کیا کرنا چاہتے ہیں، وہ بتائیں۔

سینیٹر طارق عظیم خان (وزیر مملکت برائے اطلاعات و نشریات)، چیئرمین صاحب! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے موقع دیا۔ کل ہی میں نے meeting call کی تھی۔ کل ایک meeting ہوئی ہے وہاں پر۔ جتنے بھی ہمارے senior producers ہیں، cameramen ہیں اور جتنے بھی editors ہیں ان کی ایک meeting call کی گئی تھی۔ دھانی کھٹنے meeting کی گئی۔ انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ کافی profound change آنے کی اس میں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، آپ طارق عظیم ہیں یا عظیم طارق ہیں؟
سینیٹر طارق عظیم خان، کل بھی ہم نے پری گل آغا صاحبہ کی تصویر دکھائی تھی۔
آج پھر دکھا دیں گے۔

سینیٹر آغا پری گل، کل بالکل نہیں دکھائی۔

سینیٹر طارق عظیم خان، اچھا ٹھیک ہے۔ I ensure that she will be on TV.

جناب قائم مقام چیئرمین، صرف یہ نہیں، سب ہوں۔ ایسا نہ ہو آپ کے shot کے بعد ان کا shot ہو اور پھر آپ کا shot ہو اور پھر ختم۔

سینیٹر طارق عظیم خان، نہیں جی، آج سب سے پہلے رضا ربانی، قائد حزب اختلاف صاحب ہوں گے، پھر پری گل آغا صاحبہ ہوں گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، لیاقت جتوئی صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ Liaquat

Jatoi sahib, please take the floor.

جناب لیاقت علی جتوئی (وفاق وزیر برائے پانی و بجلی)، میرا خیال ہے جناب! ایک تو طارق عظیم صاحب بڑے مہربان ہیں اور بھائی ہیں، جناب! یہ طارق عظیم ہیں۔ دوسرا یہ کہ آج کی شام طارق عظیم کے نام۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ہاں آج کی شام تو انہی کے نام ہے۔ I don't know

if he is prepared or not for that. OK. Let us move forward. بادیانی صاحب کو focus کریں۔ انہوں نے meeting بلالی ہے، ان کو ہدایت دے دی گئی ہے کہ اپنی performance improve کریں۔ They should not take the Senate lightly.

Senator Tariq Azceem Khan: Sir, it was a joke apart. Yesterday, the meeting was called for this specific purpose. We are fully aware of the fact that we were found wanting but Insha Allah

آپ دکھیں گے کہ it will be a mark improvement from now onwards. جناب قائم مقام چیئرمین، محمد علی درانی بھی ہمارے سینٹ سے، طارق عظیم صاحب بھی ہمارے سینٹ سے اور زیادتی بھی ہمارے ساتھ۔

سینیئر آغا پری گل، جناب! آج خبرنامہ آپ بھی دکھیں اور ہم بھی دکھیں گے۔ اگر آج کے خبرنامے میں کچھ نہ ہوا تو پھر ہم سب لوگ واک آؤٹ کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، پاکستانی پبلک خبرنامہ کم کچھتی ہے۔ وزراء اور سرکاری لوگ زیادہ دیکھتے ہیں خبرنامہ۔ جی سینیئر اسماعیل بیدی صاحب۔ ذرا tip top ہو جائیں آپ پر camera focus ہو رہا ہے۔

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بیدی، جناب چیئرمین! جتوئی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے متعلق ایک point ہے، میں اس کو raise کرنا چاہتا ہوں۔ جتوئی صاحب! آپ ذرا زحمت کریں اور سنیں، میں کچھ کہنا چاہ رہا ہوں۔ جتوئی صاحب ایک مسئلہ ہے مکران میں، میرانی ذیم مکمل ہو گیا اور اس کا افتتاح جنرل مشرف صاحب نے کیا اور وہاں انہوں نے announce کیا کہ ذریعہ

ارب روپے میں نے جو زمین اور نخل اور گھر متاثر ہو رہے ہیں ان کے لئے مختص کیے ہیں حالانکہ ابھی میں وہاں گیا تھا، لوگ وہاں احتجاج کر رہے ہیں۔ ابھی تک 36 کروڑ کی payment ہو چکی ہے اور بھایا رقم کا پتا نہیں چلتا کہ کہاں ہے۔ باقی یہ کہ جن علاقوں میں انہوں نے survey کیا ہے، میرانی ذیم کے مختلف علاقوں میں تو وہاں جو rate ہے نخل کا، نخل مکانی کا، زمینوں کا، گھروں کا، جو ایک rate ہوتا ہے، وہ ان کو نہیں دیا جا رہا ہے۔ میں نے ایک درخواست بھی جتوئی صاحب کو لکھی تھی کہ وہ اپنے چیئرمین کو پابند کریں کہ وہ site پر جائیں اور وہاں جو لوگ رستے ہیں، ابھی میرانی ذیم میں مکمل طور پر پانی نہیں ہے لیکن پھر بھی لوگ ڈر رہے ہیں کہ اگر مکمل طور پر بھر گیا تو پھر لوگوں کا کیا ہوگا۔ لہذا میں جتوئی صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کی کوئی تاریخ مقرر کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جی جتوئی صاحب۔

جناب لیاقت علی جتوئی، جناب والا! میرانی میں میرے بھائی نے جو پانی کی بات کی ہے، ہم صدر صاحب کے ساتھ وہاں پر inauguration کے لئے گئے تھے کیونکہ ground breaking بھی انہوں نے ہی کی تھی اور پھر inauguration بھی انہوں نے ہی کی ہے۔ پانی اس میں تھا لیکن I agree کہ ابھی فروری مارچ میں بھر جانے کا کیونکہ انہی بارشوں سے پانی بھرتا ہے۔ اس سے ہزاروں ایکڑ زمین آباد ہوگی۔ وہاں پر فائدے ہوں گے۔ ساری جو compensation or rehabilitation تھی یا جو بھی displacement کے پیسے تھے ہم نے صوبائی حکومت کو دے دیے ہیں، - Chief Minister is there but they have to survey, - they have to verify اس کے بعد پیسے ملیں گے۔ اگر کوئی شکایت ہو تو ہم پٹھے ہیں۔ ہم حاضر ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Thank you very much.

اچھا کامل علی آغا صاحب۔ The ordinances are being laid اس item کو لایا کریں گے۔

سینیئر کامل علی آغا، جی۔

جناب قائم مقام چیئرمین، پہلے یہ کریں۔

(مدامت)

جناب قائم مقام چیئرمین، جی جتوئی صاحب۔

Mr Liaquat Ali Jatoi: Mr. Chairman! I have my rota day tomorrow in the Senate. Here it was fixed for today but it has been now carried out for tomorrow. I will be here. I will reply all these questions.

جناب قائم مقام چیئرمین، جی کل ادھر ہی ہیں۔ Jatoi sahib is always available here.

(مدامت)

جناب لیاقت علی جتوئی، مجھے صرف اپنے ٹکے کی خبر ہے، باقی کا تو آپ کو پتا ہے مجھے پتا نہیں ہے، میں اپنے ٹکے کی خبر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، کل آرہے ہیں۔

سینیئر ڈاکٹر عبدالمالک، پہلے جو پیسے رکے ہوئے تھے وہ مل گئے ہیں لیکن 164 level کے اب جو گھر اس میں merge ہو رہے ہیں اس کا ابھی تک تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ ہے۔ جس میں چار یونین کونسل متاثر ہو رہی ہیں۔ اس کے بارے میں وہاں کا وائڈ آپ کو جو رپورٹ دے رہا ہے۔ وہاں پر پیسے پڑے ہوئے نہیں ہیں۔ ابھی فیصد بھی نہیں ہوا۔ جناب لیاقت علی جتوئی، لیکن اگر کوئی نیا issue ہے۔

سینیئر ڈاکٹر عبدالمالک، نہیں نیا issue نہیں ہے۔ پرانا ہے۔

جناب لیاقت علی جتوئی، نہیں نہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جتوئی صاحب ایسے کریں نا۔

Mr. Liaquat Ali Jatoi: Sir, can I have the floor. Sir, let me tell

you.

جناب قائم مقام چیئرمین، ان کو سنیں تو سہی، جتوئی صاحب جو سب سے زیادہ

آپ کو وقت دیتے ہیں، سب سے زیادہ آتے ہیں ہمارا حمد بھی اسی پر ہوتا ہے۔

جناب لیاقت علی جتوئی، حمد کو تو ہم مزے سے لیتے ہیں، برداشت بھی کرتے ہیں۔ دیکھیں ہم جب کوئی بھی ڈیم بناتے ہیں اس میں پورا survey کرتے ہیں، اس میں assess کرتے ہیں۔ کون سے گاؤں، کونسی یونین کونسل sub-merge ہوں گی جو بھی ہوگا۔ یہ تصور ہے کہ اس level پر یہ ہو جاتا ہے، ڈیم کا level اسی وقت بنتا ہے، اس کی ڈرائنگ ہوتی ہے۔ اس کی designing ہوتی ہے and you cannot change then or now ہم نے جو بھی پیسے compensation کے رکھے ہونے ہیں

if you give me the time because we cannot get up and reply right away for every thing. I will be here for rota day. I will bring all these things.

جناب قائم مقام چیئرمین، کل سب information دیں گے۔ میڈم وہ کل آرہے ہیں۔

سینیئر آغا پری گل، کل رانجھا صاحب نے کہا تھا اور جتوئی صاحب نہیں تھے۔ وہ subsidy جو بلوچستان کی انہوں نے ختم کی ہے اس کا بھی یہ بتادیں۔ پیڑز۔

جناب قائم مقام چیئرمین، کل وہ ہاؤس میں بھی ہوں گے، چیمبر میں بھی ہوں گے۔

سینیئر میر ولی محمد بادینی، نہیں یہ ہمیں ہاؤس میں بتایا جانے کہ subsidy پر کیا ہو رہا ہے۔

سینیئر آغا پری گل، تاکہ ساری دنیا کو پتا چلے۔ ہم کونے میں جا کر اگر میٹنگ کریں گے پھر اس کا کیا فائدہ ہوگا۔

جناب قائم مقام چیئرمین، جتوئی صاحب۔

سینیئر آغا پری گل، جتوئی صاحب بلوچستان کے بارے میں جو کہا گیا ہے کہ ہم subsidy ختم کر رہے ہیں۔ یہ پرانا issue چلا آرہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، ایک خبر آئی ہے کہ میوب ویل پر subsidy ختم کی

جانے گی۔ وہ ابھی کہہ رہی ہیں کہ ان کو بتادیں تاکہ کل۔۔۔

Mr. Liaquat Ali Jatoi: Mr. Chairman! if you would allow me because I want to satisfy honourable lady and honourable members also

subsidy کہ کوئی ختم نہیں ہوئی ہے۔ 40% from Government of Balochistan
subsidy دیتی ہے 40% Government of Pakistan subsidy دیتی ہے۔ صرف بیس فیصد وہاں کا کاشت کار دے رہا ہے۔ کوئی subsidy ختم نہیں ہوئی ہے۔
جناب قائم مقام چیئرمین، User دے رہا ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین، مجھے address کریں پلیز۔
سینیئر آغا پری گل، جناب! پندرہ بیس سال سے یہ ہو رہا ہے کہ ہر زمیندار سے
ماہانہ چار ہزار روپے لیتے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Fixed.

سینیئر آغا پری گل، Fixed ہے، ہمیں fixed چاہیے۔ یہ تو نہیں کہ کل یہ لوگ تو
چلے جائیں گے، مسند تو ہو گا نا۔
جناب قائم مقام چیئرمین، جتنی صاحب کھل جائیں گے، انشاء اللہ دوبارہ آئیں
گے۔

سینیئر آغا پری گل، نہیں اگر آپ اس طرح سے زمینداروں کو تنگ کریں گے تو
وہ ووٹ دیں گے، کبھی بھی آپ کو ووٹ نہیں دیں گے۔ چار ہزار کا جو پرانا ریٹ ہے وہی ہونا
چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین، میڈم کی بات کا دونوں angle سے جواب دیں کہ آپ
مجھے technically بھی اور politically بھی satisfy کریں۔

Mr. Liaquat Ali Jatoi: I would like to....

سینیئر آغا پری گل، نہیں جناب! اس طرح مذاق کر کے۔۔۔ جناب قائم مقام چیئرمین، نہیں، اکل وہ تیاری کر کے آئیں گے۔

سینیئر آغا پری گل، اگر آپ لوگ بوچستان کے لوگوں سے اس طرح مذاق کرتے

ہیں۔۔۔

جناب لیاقت علی جتوئی، نہیں مذاق تو نہیں کر رہے۔ مذاق کون کر رہا ہے؟

سینیئر آغا پری گل، ہمیں تو ضرورت بھی نہیں ہے۔ ہم تو آرام سے بیٹھ جائیں

گے۔ یہ تو نہیں کہ ہمارے point of order کا کوئی جواب ہی نہیں آتا۔ پھر ہم آرام سے بیٹھ

(ت ۱۱۱)

جاتے ہیں۔ ہم مذاق تو برداشت نہیں کرتے۔

(مداخلت)

Mr. Liaquat Ali Jatoi: Sir, can I draw your attention?

Mr. Acting Chairman: Yes, honourable Minister.

Mr. Liaquat Ali Jatoi: Sir, as far as the point of order is there, I think Mr. Raza Rabbani, Leader of the Opposition, the Leader of the House is there, we have never said no to the honourable Members but let me tell you sir, on a point of order, if you are raising a matter, it needs a notice.

Mr. Acting Chairman: Yes.

Mr. Liaquat Ali Jatoi: I mean you cannot provide any information, I give a long statement and let me quote you the rules also. If they find, if there is anything which is of very important and of immediate importance, adjournment motion is there. Motion is there, they can always move that.

یہ point of order کا سلسلہ چل پڑا ہے کہ دنیا کی جو بھی چیز ہے اس کو point of order پر

discuss کر لیں۔

I think the Leader of the Opposition and Leader of the House will agree and so will you also agree with me. Thank you very much.

Mr. Acting Chairman: Yes, I agree with you

بس کل بلوچستان کے ممبران کو سبڈی کے معاملے پر clarify کر دیجیے گا۔ اب آگے بڑھتے

ہیں اور کام بھی ہیں۔ بمذّر صاحب! آپ 3. Ordinance, you may move item No.

LAYING OF ORDINANCES

Ch. Shahid Akram Bhinder (Minister of State for Law): I beg to lay a National Vocational Technical Education Commission Ordinance 2006, Ordinance No. 34 of 2006. The Code of Criminal Procedure 2nd Amendment Ordinance 2006, Ordinance No. 35 of 2006. The Intellectual Property Organization Ordinance 2006, Ordinance No. 36 of 2006 before the Senate under Article 89 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan read with sub rule 1(132) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate.

Mr. Acting Chairman: Ordinance stands laid. Now we adjourn the House till tomorrow at 4:00 p.m.

اللہ حافظ۔

[The House was then adjourned to meet again on Wednesday 24th January,

2007 at 4:00 p.m.]
